یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی۔ اُردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سُنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتاب "خ"

لُغاتُ الحَدیث

تالیف

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحِیح و اضافہ لُغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْخَاءِ

خ۔ ساتواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اُس کا عدد چھ سو[عہ] ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَبْأٌ۔ ڈھانپنا، چھپانا۔

تَخْبِئَۃٌ۔ چھپانا۔

اِخْتِبَاءٌ۔ چھپنا۔

خَبْأٌ اور خَبِیْءٌ اور خَبِیْئَۃٌ۔ پوشیدہ چیز۔

قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبْأً۔ آنحضرت ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (یعنی دل میں ٹھان لی ہے دیکھیں تو بتا سکتا ہے یا نہیں)۔

ایک روایت میں خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا ہے۔

اِبْتَغُوا الرِّزْقَ فِیْ خَبَایَا الْاَرْضِ۔ کھیتی میں اپنی روزی تلاش کرو، کھیتی کو خبایا الارض اسلئے کہتے ہیں کہ بیج زمین میں ڈالکر اُسکو چھپا دیتے ہیں۔

اِزْرَعْ فَاِنَّ الْعَرَبَ کَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِھٰذَا الْبَیْتِ تَتَبَّعْ خَبَایَا الْاَرْضِ وَادْعُ مَلِیْکَھَا لَعَلَّکَ یَوْمًا اَنْ تُجَابَ وَتُرْزَقَا۔ (عروہ بن زبیر نے کہا) کھیتی کر کیونکہ عرب اس شعر کو پڑھا کرتے تھے زمین میں بیج کو چھپانا اسی کو اختیار کر اور زمین کے مالک سے دعا کرتا رہ شاید وہ ایکدن تیری دعا قبول کرے اور تجھ کو روزی دے۔

اِخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللّٰہِ خِصَالًا اِنِّیْ لَرَابِعُ الْاِسْلَامِ وَکَذَا وَکَذَا۔ (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں نے اپنے مالک کے پاس چند نیک کام جمع کر رکھے ہیں (وہی اُن کو خوب جانتا ہے اور مجھ کو اُنکا بدلہ ملنے کی پوری توقع ہے) میں وہ شخص ہوں مسلمانوں میں چوتھا شخص (مجھ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان ہوئے تھے) اور فلاں بات فلاں بات۔

وَلَفَظَتْ لَہٗ خَبِیْئَھَا۔ اور زمین نے اپنی چھپی ہوئی چیز اُن کیلئے نکالدی (یعنی کھیتی یا خزانے، یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا)۔

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَۃٍ۔ میں نے آج کے دن کی طرح (کوئی خوبصورت بدن) نہیں دیکھا پردے والی کنواری لڑکی کی بھی کھال ایسی (نازک اور خوشرنگ اور عمدہ) نہیں دیکھی۔

وَاَمَرَ الْحُیَّضَ اَنْ یَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَالْمُخَبَّأَۃَ۔ آنحضرت ﷺ نے عید کے دن حائضہ اور پردہ والی عورت کو بھی نکلنے کا (عیدگاہ میں جانیکا) حکم دیا اور حیض والی عورتوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا۔ ابن اثیر نے کہا یہ حکم اس لئے دیا کہ بے فائدہ مردوں سے کیوں ملیں نہ اس وجہ سے کہ حائضہ کو عیدگاہ میں جانا حرام ہے۔

[عہ] بتشدید با مگر محیط میں ہے کہ مُخَبَّأَۃ وہ لڑکی جس کا نکاح نہ ہوا ہو یعنی کنواری ہو ۱۲ منہ

کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے، اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو ثواب کے مجمعوں میں اور وعظ اور علم کے جلسوں میں شریک ہونا مستحب ہے۔

اَبْغَضُ كَنَائِنِي اِلَيَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَأَةُ۔ میری سب بہوؤں میں (بیٹوں کی جوروؤں میں) مجھے اُس بہو کو بہت ناپسند کرتا ہوں جو اکثر نکلے کبھی چھپ جائے۔

مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ۔ اللہ کو وہ عبادت بہت پسند ہے جو پوشیدہ ہو۔

هٰذَا مِنَ الْمُخَبَّيَاتِ مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي۔ یہ اُن پوشیدہ باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھ کو سکھلائیں۔

خِبَاءٌ۔ بروزن کِسَاءٌ خیمہ، اُس کی جمع اَخْبِيَةٌ ہے۔

ضَعُوْا الْمَاءَ فِي الْخِبَاءِ۔ میرے لئے ڈیرے میں پانی رکھو۔

اَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ۔ آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر پر آئے۔

خَبٌّ۔ لمبا ہونا، بلند ہونا، دوڑنا، روکنا، مکر کرنا، جوش مارنا بہکانا۔

تَخْبِيْبٌ۔ فریب دینا، بگاڑ دینا۔

اِخْبَابٌ۔ دوڑانا۔

خَبٌّ۔ مکار، فریبی، دغا باز۔

كَانَ اِذَا طَافَ خَبَّ ثَلَاثًا۔ آنحضرتؐ جب طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں لپک کر چلتے (ذرا دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے جس کو رمل کہتے ہیں)۔

مَا دُوْنَ الْخَبَبِ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا جنازہ لے کر کونسی چال چلیں (فرمایا) ذرا لپک سے کم۔

هَلْ تَخُبُّوْنَ اَوْ تُصِيْبُوْنَ کیا تم دوڑتے ہو یا شکار کرتے ہو (مطلب یہ کہ بکریاں چرانے والے کو پانی پلاتے وقت اُن کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا اور اونٹ والے کو دوڑنا پڑتا ہے)

لَمَّا رَكِبَ الْبَحْرَ اَخَذَهُمْ خَبٌّ شَدِيْدٌ۔ جب حضرت یونسؑ سمندر میں سوار ہوئے تو دریا کو بڑا جوش آیا۔

خِبٌّ اور خِبَابٌ۔ بکسرۂ خا جوش مارنا، حرکت اور اضطراب کرنا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَّلَا خَائِنٌ۔ بہشت میں وہ نہیں جائیگا جو مکار چغل خور یا خائن چور ہو۔

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَّالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ۔ مومن سادہ دل کریم ہوتا ہے اور بدکار مکار بخیل ہوتا ہے۔

خَبٌّ۔ بفتحۂ خا اور خِبٌّ بکسرۂ خا مکار اور فریبی اور دغا باز اور چغلخور کو کہتے ہیں۔ یعنی جزبز کو۔

مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً اَوْ مَمْلُوْكًا عَلٰى مُسْلِمٍ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص کسی مسلمان کی جورو یا لونڈی کو بہکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یہ تغلیظا فرمایا تاکہ مسلمان ایسی حرکتوں سے باز رہیں)۔

خَبَّابٌ۔ مشہور صحابی ہیں ارت کے بیٹے۔

خَبْتٌ۔ کشادہ اور نرم زمین۔ اَخْبَاتٌ اور خُبُوْتٌ اُس کی جمع ہے۔

خَبِيْتٌ۔ حقیر چیز۔

اِخْبَاتٌ۔ نرم ہموار زمین میں جانا، عاجزی اور تواضع کرنا، گڑگڑانا۔

وَاجْعَلْنِيْ لَكَ مُخْبِتًا۔ تو مجھ کو عاجزی کرنے والا گڑگڑانے والا کر دے۔

فَيَجْعَلُهَا مُخْبِتَةً مُّنِيْبَةً۔ وہ اُسکو عاجزی کرنے والی اللہ کی طرف رجوع ہونے والے بنا دے۔

اِنْ رَاَيْتَ نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّزِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيْشِ فَلَا تَهِجْهَا۔ اگر تو ایک بھیڑ دیکھے جو چھری اور آگ کی پتھری (چقماق) لئے خبت الجمیش میں جا رہی ہے (یعنی کباب لگانے کا کل سامان کے ساتھ) تو بھی اُس کو مت چھیڑ۔

(خبت الجیش ایک جنگل کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ جیش اصل میں اُس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ نہ اُگے۔)

تَغَیَّرَ وَخَبُثَ۔ (جب ابو عامر راہب کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کر لی تو اُسکا مزاج بدل گیا (جھنجلایا) اور بگڑ اُٹھا۔

خَبِیْثٌ اور خَبِیْثٌ اور خَبِیْثٌ۔ سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی حقیر اور خسیس اور ذلیل۔

اِنَّهَا سَاعَةٌ تَكُوْنُ فِیْهَا الْخَبْتَةُ۔ (مکحول نے ایک شخص کو عصر کے بعد سوتا ہوا پایا اُسکو ایک لات لگائی اور کہنے لگے) اس وقت سونے سے شیطان دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اصل میں یہ لفظ خبلۃ تھا طائے مہملہ سے لیکن مکحول کی زبان میں لکنت تھی انہوں نے طا کے بدل تا کہا، محیط میں ہے کہ خَبْتَة اور خبتہ تواضع اور عاجزی۔

خُبْثٌ اِخْبَاثَةٌ یا خَبَاثِیَةٌ۔ پلید ہونا ناپاک ہونا۔

اِخْبَاثٌ۔ پلیدوں کو یار بنانا یا پلید مال کمانا یا پلیدی سکھلانا۔

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی دو پکھال ہو جائے تو پھر نجاست نہیں اُٹھائیگا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوگا۔ جیسے دوسری روایت میں اُس کی تصریح ہے)

نَهٰى عَنْ كُلِّ دَوَاءٍ خَبِیْثٍ۔ آنحضرتؐ نے ہر پلید دوا سے منع کیا یا بدذائقہ اور بدمزہ دوا سے (پلید حرام دوا جیسے شراب، سور، مردار وغیرہ اور بدذائقہ دوا سے اس لئے منع کیا کہ بیمار کو اُس سے کراہت پیدا ہوتی ہے)

مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ جو شخص اس پلید درخت میں سے کھائے (یعنی پیاز لہسن گندنا وغیرہ سے، حافظ نے مولی کو بھی اُس پر قیاس کیا ہے) وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے (جبتک بدبو اُس کے منہ میں باقی ہے وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے)۔

مَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَّثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِیْثٌ وَّكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ۔ رنڈی کی خرچی پلید ہے کتے کی قیمت پلید ہے پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے (دوسری روایت میں نجومی اور پنڈت کی شیرینی کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح فال کھولنے والی کی اجرت ان سب کو آنحضرتؐ نے پلید یعنی حرام فرمایا لیکن پچھنے لگانے کی اجرت کو اکثر علماء نے مکروہ سمجھا ہے حرام نہیں رکھا، کیونکہ پچھنے لگانا ایک مباح کام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حجام کو اجرت دی اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اب اگر رنڈی یا نجومی اپنی کمائی کو لے جا کر اُسکے بدل کوئی چیز خریدے تو وہ کمائی بائع کے حق میں حلال سمجھی جائیگی کیونکہ تبدل ملک سے اُسکا حکم بدل جاتا ہے اسی طرح اگر رنڈی یا نجومی وہ مال کسی کو ہبہ کرے یا رنڈی اور نجومی مر جائے اور وہ مال بطور وراثت کسی کے ہاتھ آئے تب بھی حلال سمجھا جائیگا۔ البتہ اگر رنڈی یا نجومی اُس حرام کمائی میں سے کسی کو کچھ کھلانا چاہے اور کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ اُسی حرام کمائی کا ہے تو اُسکا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ حرام مال ہے اب اگر حرام مال حلال مال میں ملجائے تو اگر حرام غالب ہے تو اُسکا حکم حرام کا ہوگا۔ اگر حلال غالب ہے تو وہ مال مشتبہ ہوا اُس سے بھی پرہیز کرنا تقویٰ ہے۔ اور اگر حرام و حلال دونوں برابر ہیں تب بھی حرمت کو ترجیح ہوگی اور بعضوں نے کہا حلت کو بعضوں نے کہا وہ بھی مشتبہ ہوگا۔

مترجم۔ کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر ملک

شتبہ ہیں اور خالص حلال کمائی جس میں کوئی شبہ نہ ہو
بہت کم ہے میں تو اکثر یہ کیا کرتا ہوں کہ مشتبہ مال دائن
قرض میں دیدیا کرتا ہوں مثلاً سو روپیہ کسی سے قرض
لے لئے تو اب وہ روپیہ حلال ہیں اُس کی ادائی میں
وہ سو روپیہ دیدیئے جو بطور مشتبہ ہمارے پاس
تھے اسی طرح مال مشتبہ کو دوسرے مصارف
میں اُٹھاتا ہوں جو علاوہ کھانے پینے اور پہننے کے
پڑتے ہیں جیسے مکانات کے ٹکس کرایہ ریلوی
اجرت تار برقی اور پوسٹ اجرت اخبارات وغیرہ
میں اور حلال مال کو اپنی خوراک اور پوشاک میں
صرف کرتا ہوں اسپر بھی بہت سے اموال حرام
اور شبہ کے ہمنے اپنے اوپر خرچ کئے ہیں اور اللہ
تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کے طالب ہیں وہ ارحم
الراحمین ہے)۔

فَاَصْبَحَ یَوْمًا وَهُوَ خَبِیْثُ النَّفْسِ۔ ایکدن
صبح کو ہرقل (شاہِ روم) بدمزاج تھا (چڑچڑا
اُس کی طبیعت صاف نہ تھی)۔

لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ۔ کوئی تم میں
یوں نہ کہے میرا مزاج خبیث ہے (یعنی متلاتا اور
سست اور گراں ہے۔ آپ نے خبث کے لفظ
کو بُرا جانا گو اُسکا معنی عرب کے محاورہ میں گرانی
مزاج بھی ہے)۔

لَا یُصَلِّیَنَّ الرَّجُلُ وَهُوَ یُدَافِعُ الْاَخْبَثَیْنِ
کوئی تم میں سے پیشاب یا پائخانہ روکے ہوئے نماز
نہ پڑھے (کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں دل نہیں
لگنے کا) ایک روایت میں وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ
ہے مطلب وہی ہے۔

کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ الْخَبَثَ۔ جیسے بھٹی (سونے اور
چاندی کے) میل کو نکال ڈالتی ہے۔ بعضوں نے
اَلْخُبْثَۃُ بضمۂ خا اور سکون با پڑھا ہے۔

لَا دَاءَ وَ لَا خِبْثَۃَ وَ لَا غَائِلَۃَ۔ (آنحضرت نے
عداء بن خالد سے ایک بردہ خریدا تو آپ نے یوں
لکھا) اُس میں نہ بیماری (عیب) ہے نہ حرام فروشی
(مثلاً وہ آزاد شخص ہو یا امان لے کر آیا ہو اُس کو
زبردستی غلام بنالیا ہو) اور نہ دغا بازی (مثلاً بھاگ جانے
والا یا فسق و فجور کرنے والا ہو)

یَا خُبَثَۃُ۔ (یہ حجاج مردود نے انس کو کہا) اے
خبثہ یعنی خبیث، مردود خود تمام جہان کا خبیث تھا
بُرے اخلاق کو بھی خبثہ کہتے ہیں۔

کَذَبَ مَخْبَثَانُ۔ خبیث جھوٹ بولا، نہایہ میں
ہے کہ مخبثان مبالغہ پر دلالت کرتا ہے اور مذکر اور
مونث دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور مجمع
میں ہے کہ عورت کے لئے مخبثانہ کہتے ہیں۔

خَبَاثِ کُلَّ عِیْدَانِكِ مَضَضْنَا فَوَجَدْنَا
عَاقِبَتَهُ مُرًّا۔ (امام حسن بصریؒ نے دنیا کے
حق میں فرمایا) ارے خبیث تیری ہر ایک شاخ
کو ہم نے چبایا آخیر میں اُسکا انجام تلخ ہی پایا کیا
عمدہ اور حکیمانہ کلام ہے مجھ کو بھی ابتدائے عمر میں
ایک مدت تک یہی خیال رہا کہ دنیاوی لذات
بھی اچھے ہیں مگر بعد میں جب عمر زیادہ ہوئی اور
تجربہ اور غور و فکر میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دنیا
کی لذت اس قابل نہیں کہ اُس کو لذت کہا جائے
بلکہ ہر ایک لذت میں اندر تلخی بھری ہوئی ہے اوپر
سے ملمع کی طرح ایک لذت کا غلاف چڑھا ہوا ہے
سادہ دل نادان آدمی اُس کو لذت سمجھکر دھوکے
میں آجاتا ہے پھر جب تلخی نمودار ہوتی ہے تو نادم
اور شرمندہ ہوتا ہے دیکھو سب سے بڑھ چڑھ کر
دنیاوی لذتیں یہ ہیں عزت و دولت، عمدہ مرغن اور

شیریں کھانے، سرد اور ٹھنڈی شربت اور پانی
خوبصورت عورتیں، نشہ، اب ہر ایک کی تلخی کو
ملاحظہ فرمایئے، مرچے دار اور شیرینی اور مرغن کھانوں
سے جگر اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے آدمی قبض اور
بواسیر اور قولنج اور بخار کے عوارض میں گرفتار رہتا
ہے۔ سرد برف کے پانیوں اور شربتوں سے اخیر میں
دانت گر جاتے ہیں۔ گلے سوج جاتے ہیں معدے کی
طاقت کم ہو جاتی ہے۔ مسوڑھوں میں ہمیشہ درد اور
ورم ہوتا رہتا ہے۔ کبھی لقوہ عارض ہوتا ہے، خوبصورت
عورتیں معاذ اللہ کثرت جماع اور عیاشی بے انتہا
عوارض اور بیماریاں پیدا کرتی ہے عمر کم ہو جاتی ہے
دماغی قوی کمزور ہو کر آدمی دیوانہ اور پاگل بنجاتا ہے
سوزاک اور آتشک، جذام میں مبتلا ہوتا ہے۔
پناہ بخدا، نشہ تو تمام خرابیوں اور بیماریوں کی جڑ
ہے۔ نشہ باز آدمی کسی کام کا نہیں رہتا، ساری کمائی
اُس میں جاتی ہے جورو بچے فاقے مرتے ہیں اخیر میں
خود بھی جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر راہی عالم بقا
ہوتا ہے اور اکثر فالج اور رعشہ اور استسقاء کی
تکلیفیں اُٹھاتا رہتا ہے ایسی زندگی سے موت بھلی
(لا حول ولا قوۃ الا باللہ)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ میں تیری
پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں یعنی بھتنوں
اور بھتنیوں سے شریر دیوؤں اور شریر پریوں سے
بعضوں نے یوں پڑھا ہے مِنَ الْخُبْثِ بسکون با
ترجمہ یہ ہوگا تیری پناہ پلید کام اور پلید خصلتوں سو
(پائخانہ جاتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا اسلئے
حکم دیا کہ آدمی پائخانہ میں ذکر الٰہی نہیں کر سکتا اور
وہ مقام اکثر نجس ہوتا ہے شیطان اور پلید ایسے
ہی مقاموں میں جمع ہوتے ہیں)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ
الْمُخْبِثِ۔ تیری پناہ پلید نجس خبیث مخبث سے
مخبث وہ شخص جسکے یار و مددگار سب خبیث ہوں
یا جو لوگوں کو بُری اور خبیث باتوں کی تعلیم کرے۔

فَأُلْقُوا فِي قَلِيبٍ خَبِيثٍ مُخْبِثٍ۔ آخر بدر میں
جو کافر مارے گئے اُن کی لاشیں، ایک اندھے ناپاک
پلید کرنیوالے کنوئے میں ڈالدی گئیں۔

إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ۔ جب برائی بہت ہو جائے
(فسق و فجور کا بازار گرم ہو تو بُروں کے ساتھ اچھے
بھی تباہ ہوں گے) بعضوں نے کہا خبث سے زنا
مراد ہے یا اولاد زنا۔

أُتِيَ بِرَجُلٍ مُخْدَجٍ سَقِيمٍ وُجِدَ مَعَ أَمَةٍ
يَتَخَبَّثُ بِهَا۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا
گیا جس کے اعضاء میں نقصان تھا (سلیم الاعضاء
نہ تھا) اور بیمار تھا وہ ایک لونڈی سے بُرا کام کرتے
ہوئے دیکھا گیا۔

اُنْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيثِ۔ اس خبیث کو دیکھو
(یہ آنحضرتؐ نے حاکم وقت کو کہا جب وہ خلاف سنت
کام کر رہا تھا، معلوم ہوا کہ حاکم اگر خلاف شرع کام
کرے تو اُس پر انکار کرنا درست ہے)

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ۔ اس
کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

لَا تُعَوِّدُوا الْخَبِيثَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ۔ شیطان کو
اپنے نفسوں پر عادت مت دلاؤ (اس کے بہکانے
میں مت آؤ ورنہ اُس کو عادت ہو جائے گی وہ
ہر وقت بہکایا کریگا)۔

لَا يُبْغِضُنَا إِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهُ۔ اہلبیت
سے وہی دشمنی رکھیگا جس کی پیدائش ناپاک ہو
(کمبخت ولد الحیض ہوگا یا نطفہ شیطان)۔

خَبَجٌ - پادنا. گوز لگانا.

خَبَجٌ - پاد، گوز -

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَلّٰی الشَّیْطَانُ وَلَہٗ خَبَجٌ جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے۔ ایک روایت میں حَبَجٌ حائے مہملہ سے ہے یعنی پیٹ پھولا ہوا۔

مَنْ قَرَأَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ خَرَجَ الشَّیْطَانُ وَلَہٗ خَبَجٌ کَخَبَجِ الْحِمَارِ - جو شخص آیۃ الکرسی (اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اخیر تک) پڑھے تو شیطان گدھے کی طرح گوز لگاتا ہوا نکل جاتا ہے (اس کے پاس سے چلا جاتا ہے)

خَبْخَبَۃٌ - پیٹ لٹک جانا. فریب دینا.

خَبْخِبُوْا عَنْکُمْ مِنَ الظَّہِیْرَۃِ - (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی دوپہر کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔

اِبِلٌ مُخَبْخَبَۃٌ - موٹے اچھے اونٹ یا بہت اونٹ۔

تَخَبْخَبَ الرَّجُلُ - اس کا بدن لٹک گیا (موٹاپے کے بعد دبلا ہو گیا)

بَقِیْعُ الْخَبْخَبَۃِ - ایک مقام ہے مدینہ میں۔

خَبَرٌ - حکایت، نقل، اور اہل حدیث کی اصطلاح میں حدیث کو کہتے ہیں۔

خُبْرٌ اور خِبْرَۃٌ - آزمانا، پرکھا کرنا۔

خِبْرٌ اور خُبْرٌ اور خِبْرَۃٌ اور خُبُرَۃٌ اور مَخْبَرَۃٌ اور مَخْبُرَۃٌ - کسی چیز کی حقیقت (ماہیت) معلوم کرنا. اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا نام خَبِیْرٌ کیونکہ وہ ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے یا ما کان اور ما یکون کو خبردار ہے۔

بَعَثَ عَیْنًا مِنْ خُزَاعَۃَ یَتَخَبَّرُ لَہٗ خَبَرَ قُرَیْشٍ - آنحضرتؐ نے خزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ قریش کی خبر معلوم کرے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَبَّرَ وَاسْتَخْبَرَ یعنی خبر دریافت کی لوگوں سے پوچھی)

نَہٰی عَنِ الْمُخَابَرَۃِ - آنحضرتؐ نے بٹائی سے منع کیا (یعنی نصف یا ربع پیداوار یا اس کے ایک حصے پر معاملہ کرنا)۔

خُبْرَۃ - حصہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے مخابرہ نکلا ہے، بعضوں نے کہا یہ خیبر سے ماخوذ ہے چونکہ آنحضرتؐ نے خیبر والوں سے یہی معاملہ کیا تھا کہ آدھی پیداوار وہ لیں آدھی آپ کو دیں، بعضوں نے کہا یہ خبار سے نکلا ہے یعنی نرم زمین۔

فَدُفِعْنَا فِیْ خَبَارٍ مِنَ الْاَرْضِ - ہم ایک نرم زمین میں پھینکے گئے۔ نووی نے کہا مخابرہ اور مزارعت میں یہ فرق ہے کہ مخابرہ میں تخم عامل کا ہوتا ہے نہ مالک زمین کا، اور مزارعت میں تخم مالک زمین کا ہوتا ہے۔

لَوْ تَرَکْنَا الْمُخَابَرَۃَ - کاش ہم مخابرہ نہ کرتے (تو بہتر ہوتا) کیونکہ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا۔

لَا نَرٰی بِالْخِبْرِ یا بِالْخَبْرِ بَأْسًا - ہم مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے، نووی نے کہا بکسرۂ خا ہے۔

وَنَسْتَخْلِبُ الْخَبِیْرَ - اور خبیر (جو ایک گھانس ہے) ہم چھیل رہے تھے۔ (اِسْتِخْلَاب کرنا (مِنْجَل) سے چھیلنا اسی سے ہے، مِخْلَب یعنی کھرپا گھانس چھیلنے کا ہتھیار درانتی) نہایہ میں ہے کہ خبیر اونٹ کے بال اور کھیت وغیرہ کو بھی کہتے ہیں)۔

لَا اٰکُلُ الْخَمِیْرَ - میں سالن لگی ہوئی روٹی نہیں کھاتا۔

خُبزہ اور خبیزہ۔ نانخورش (سالن) کو بھی کہتے ہیں، بعضوں نے کہا خبیز گوشت وغیرہ۔

اُخبُزُ طَعَامَکَ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اپنے کھانے کو چکنا کر، اور کہتے ہیں اَتَانَا بِخُبزَۃٍ وَلَمْ یَاْتِنَا بِخُبزۃٍ۔ روٹی تو لے کر آیا مگر سالن ندارد۔

فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ۔ (جب تم میں سے کوئی کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھے) تو اسکو خبر کردے کہ مجھ کو تجھ سے محبت ہے (اُسکی نصیحت قبول کرے اگر وہ اسکا کوئی عیب بیان کرے تو خفا نہ ہو بلکہ خوش ہو دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو اُس کی بری بات سے خبر کردے ورنہ ہر بات کو بجا اور درست کہنے والا دوست نہیں ہے بلکہ خوشامدی تباہ کرنے والا ہے)۔

حَدَّثَنَا کُلَّہٗ بِالْخَبَرِ۔ سفیان نے ہم سے یہ ساری حدیث اخبرنا کہہ کر بیان کی نہ عن عن کے ساتھ۔

مَا اَعْلَمُ اَنَّکَ اَمَا ضَحْتَنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا نہ تو نے مجھ کو (آج تک) خبر دی، تاء تانیث کے بعد ایک یا کو بڑھا دیا ہے۔

لَا تُخْبِرْنَا۔ (ابن عاص نے پوچھا ارے حوض والے یہ تو بتا اس حوض پر درندے جانور (پانی پینے کو) آتے ہیں یا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا) ہرگز مت بتائیو۔ (چونکہ ہر پانی پاک ہے جسکا کوئی وصف نہ بدلا ہو ایسے سوالات کی ضرورت نہیں)۔

اَعْمَی اللّٰہُ عَلٰی ھٰذَا خُبْرَہٗ اللہ تعالے نے اُس کا علم اندھا کردیا (یعنی اُس کو بے علم بنادیا)۔

عَلَی الْخَبِیْرِ بِھَا سَقَطْتَ۔ تیرا سابقہ اُس شخص سے پڑا جو اُس بات سے واقف ہے (یعنی تو نے واقف کار سے پوچھا جو اُس بات کو جانتا ہے)۔

اِنَّمَا تَقْضَاہُ اللّٰہُ بِخُبْرَتِہٖ۔ اللہ تعالے نے حضرت محمدؐ کو اپنا علم دینے کے لئے پسند فرمایا۔

خَیْبَرُ۔ ایک مشہور بستی ہے مدینہ سے چار منزل پر اور درہ خیبر ایک درہ (وادی) ہے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد پر۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں اور آنحضرتؐ نے تنازع کی وجہ سے اُس سے منع کیا تھا۔

وَجَدْتُ النَّاسَ اُخْبُرْ تَقْلَہٗ۔ (یہ ابوالدرداء کا قول ہے) میں نے لوگوں کو ایسا پایا جہاں تو اُن کی آزمایش کرے اُن کو برا سمجھیگا۔

خَبْزٌ۔ مارنا، تیز ہانکنا، روٹی پکانا، روٹی کھلانا۔

خُبْزٌ۔ روٹی۔

خَبَّازٌ۔ نانبائی، نانفروش۔

اِخْتِبَازٌ۔ روٹی بنانا۔

خُبَّازی یا خُبَّازی۔ مشہور بھاجی ہے لعاب دار اُسکا پھول سفید سرخی آمیز ہوتا ہے۔

خُبْزَۃُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی روٹی جو گرم راکھ میں ڈال کر الٹ پلٹ کی جاتی ہے اللہ تعالی قیامت کے دن ساری زمین کو ایک روٹی بنادیگا جسکو مومن کھائیں گے۔

خُبْزَۃٌ وَّاحِدَۃٌ۔ ایک ٹکیا۔

یَتَکَفَّؤُہٗ خُبْزَۃً۔ وہ سر کو جھکا کر ایک روٹی کی طرح کردیں گے۔

خَبْطٌ۔ پتے جھاڑنا، زور سے مارنا، روندنا، بے راہ چلنا بے ترتیب چلنا۔

نَھٰی اَنْ یُّخْبَطَ شَجَرُھَا۔ آنحضرتؐ نے مکہ اور مدینہ کے درختوں کے پتے جھاڑنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں تک حرم ہے وہاں کے درختوں کے)

خَبَطٌ۔ نہایہ میں ہے یہ فتوبا اور خادہ پتے جو درخت سے جھاڑے جائیں جیسے مخبوط ہے۔

فَاَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَكَلُوا الْخَبَطَ۔ (ابو عبیدہ ایک لشکر لے کر نکلے راہ میں کھانے کو کچھ نہ رہا بھوک لگی تو درختوں کے پتے کھا گئے (اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا، بعضوں نے کہا خبط ایک مقام کا نام ہے جہینہ قبیلہ کا جہاں آنحضرت ؐ نے یہ لشکر بھیجا تھا)۔

لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ بِهٰذَا الْجَبَلِ اَحْتَطِبُ مَرَّةً وَ اَخْتَبِطُ اُخْرٰى۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے خود اپنے تئیں اس پہاڑ میں دیکھا کبھی تو جلانے کی لکڑیاں چنتا کبھی (چارے کیلئے) درختوں کے پتے جھاڑتا۔

فَضَرَبَتْهَا ضَرَّتُهَا بِمِخْبَطٍ فَاَسْقَطَتْ جَنِيْنًا۔ اس کی سوکن نے پتے جھاڑنے کی لکڑی سے اس کو مارا اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا (اس کا حمل ساقط ہو گیا)

هَلْ يَضُرُّ الْغَبْطُ فَقَالَ لَا اِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْعِضَاهَ الْخَبْطُ۔ آنحضرت ؐ سے کسی نے پوچھا کیا رشک سے بھی کچھ نقصان ہوتا ہے (رشک وہ کہ دوسرے کی نعمت کی تمنا کرے مگر اسکا زوال نہ چاہے، اور حسد یہ کہ اسکا زوال چاہے) آپ نے فرمایا نہیں ایسا نقصان ہوتا ہے جیسے جنگلی درخت کا پتے جھاڑنے میں (یعنی خفیف نقصان ہوتا ہے ذرا ثواب میں کمی آجاتی ہے مگر بالکل تباہی نہیں ہوتی جیسے جنگلی درخت کے پتے جھاڑ دو تو کچھ نقصان تو ہوتا ہے مگر درخت نہ مرا نہیں مٹتا پھر پتے نکل آتے ہیں۔)

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت مجھ سے کھیلے مجھ کو پاگل بنا دے (میں کلمہ توحید نہ پڑھ سکوں)۔

لَا تَخْبِطُوْا خَبْطَ الْجَمَلِ۔ اونٹ کی پاؤں پہلے نہ اٹھاؤ (یعنی سجدے سے اٹھتے وقت)

خَبَّاطُ عَشَوَاتٍ۔ اندھیروں میں چلنے والا (روشنی بھی ساتھ نہ ہو ایسا آدمی کہیں کنوئے میں گر پڑے گا یا کسی درندہ جانور پر جا پڑیگا، غرض ہلاک ہوگا)

يَخْبِطُ فِيْ عَمْيَاءَ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ اندھے پنے میں خبط کر رہا ہے جب کوئی جہالت کا کام کرے، اور کہتے ہیں يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَ يَرْكَبُ مَتْنَ عَمْيَاءَ۔ وہ اندھی اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے اور اندھے جانور کی پشت پر سوار ہے

قَدْ كُنْتَ تَقْرِي الضَّيْفَ وَ تُعْطِي الْمُخْتَبِطَ (ابن عامر سے مرض موت میں لوگ کہنے لگے) تو تو مہمان کی مہمانداری کرتا تھا اور جس شخص سے جان پہچان نہ ہو اس سے سلوک کرتا تھا (بے سابقہ معرفت لوگوں کو دینا اسکو مشابہت دی رات کے وقت پتے جھاڑنیوالے سے)۔

خَبْطٌ۔ کہتے ہیں بے انتظامی کے ساتھ کوئی کام کرنا یا بے معنی بے ترتیب بے مناسبت باتیں کرنا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خبط ہاتھوں کا مارنا جیسے خبط پاؤں مارنا، خبط ایک مقام کا بھی نام ہے جیسے ایک روایت میں كَانَ اَبِيْ يَنْزِلُ الْحَصْبَةَ قَلِيْلًا ثُمَّ يَرْحَلُ دُوْنَ خَبْطٍ وَ حَرْمَانَ۔ یعنی میرے باپ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرتے وہ خبط اور حرمان کے پاس ہے۔

خَبْلٌ۔ خراب کرنا، قید کرنا، روکنا، تقصیر کرنا، بے قرار ہونا، دیوانہ ہونا، شل ہونا۔

اِخْبَالٌ۔ عاریت دینا۔

اِنْ تَسْتَخْبِلْ يَخْبِلْ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)

اگر تو اُس سے کچھ مانگے تو وہ بخیلی کرے۔

مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اُس کے اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے (مثلاً ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالا جائے یا آنکھ پھوڑ دیجائے)

خَبَلَ الْحُبُّ قَلْبَهٗ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) عشق نے اُسکا دل بگاڑ دیا

رَجُلٌ خَبِلٌ یا مُخْتَبَلٌ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اُسکا کوئی عضو بیکار کر دیا جائے۔

بَنُوْ فُلَانٍ يُطَالِبُوْنَ بِدِمَاءٍ وَّخَبْلٍ۔ فلاں قبیلہ والے اپنے خون اور نقصان کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

خَبَلٌ اور خَبَالٌ۔ جنون اور دیوانگی۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْخَبَلُ۔ قیامت کے سامنے فساد ہوگا (کشت و خون آب و ہوا کی خرابی)

شَكَتْ اِلَيْهِ رَجُلًا صَاحِبَ خَبْلٍ يَاْتِيْ اِلٰى نَخْلِهِمْ فَيُفْسِدُهٗ۔ انصارؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ایک مفسد شخص اُن کے کھجور کے درختوں پر آتا ہے اُن کو خراب کر ڈالتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص شراب پیے (اور توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالےٰ اُس کو قیامت کے دن دوزخیوں کے پیپ لہو کی تلچھٹ (جو اُن کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائیگا۔ اصل میں خبال کہتے ہیں فساد اور خرابی کو جیسے قرآن میں ہے مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا۔ خواہ یہ فساد افعال میں ہو یا اقوال میں یا عقول میں یا اجسام میں۔

وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا۔ اور ایک ہمراز رفیق جو اُس کے خرابی میں کمی نہیں کرتا۔

جِئْتُ لِاَكْسِرَ مَسْجِدَ الْخَبَالِ۔ (دیکھو لوگوں نے خواہ مخواہ ضد سے کوفہ کے پشت پر ایک مسجد بنائی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) میں اسلئے آیا ہوں کہ فساد کی مسجد توڑ دوں (جیسے آنحضرتؐ نے مسجد ضرار کو توڑا اور جلا دیا تھا)۔

خَبْنٌ۔ یا خِبَانٌ موڑنا، سینا، چھپانا۔

مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ جو شخص (پرائی باغ میں سے) جب اُس کو حاجت ہو (مثلاً سخت بھوکا ہو) منہ سے کچھ کھالے تو اُس پر کوئی مواخذہ نہیں (اُس کو کچھ سزا نہ ہوگی مرتا کیا نہ کرتا) بشرطیکہ کپڑے میں چھپا کر کچھ نہ لیجائے (اصل میں خُبْنَہ کہتے ہیں ازار کے تہ اور کپڑے کے کنارے کو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْبَنَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص اپنی پلو میں کچھ چھپالے (ازار کا پلو ہو یا چادر کا) محیط میں ہے کہ خُبْنَہ اُس کو بھی کہینگے جو کھانا آدمی اپنے بغل یا آستین میں چھپالے۔

فَلْيَاْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ اُس میں سے (یعنی گرے پڑے میوے میں سے) کھالے لیکن کپڑے میں چھپا کر نہ لیجائے۔ (بعضوں نے اس حدیث کو عام رکھا ہے مضطر اور غیر مضطر کے لئے اور باغ میں سے کھالینا درست رکھا ہے، بعضوں نے اُسکو مضطر سے خاص کیا ہے فتنی نے کہا اگر یہ حدیث مضطر سے خاص ہوتی تو گرے پڑے کی قید بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ مضطر کو تو درخت سے توڑ کر بھی کھانا درست ہے)۔

خَبْوٌ یا خُبُوٌّ۔ ٹھہر جانا، بجھ جانا، قرآن میں ہے كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۔ جب اُس کی لو بجھ جائے گی ہم اُس کو اور بھڑکا دینگے۔

اِخْبَاءٌ۔ بجھا دینا۔

خِبَاءٌ۔ خیمہ، ڈیرہ۔

فَأَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَقُوِّضَ۔ پھر آپ نے اپنے ڈیرے کو اکھیڑنے کا حکم دیا وہ اکھیڑا گیا، نہایہ میں ہے کہ خِبَاءٌ عربوں کا گھر جو اونٹ یا بکری کے اُون کا ہوتا ہے دو چوبہ اور سہ چوبہ اُسکی جمع اَخْبِيَةٌ ہے

اَهْلُ خِبَاءٍ اَوْ اَخْبَاءٍ۔ یہ راوی کی شک ہے کہ مفرد کا صیغہ کہا یا جمع کا۔

شَهَادَةُ الْمُخْتَبِیْ۔ چھپکر گواہ بننے والے کی گواہی، باقی حدیثیں اس باب کی خبأ میں شروع باب میں گذر چکی ہیں، نہایہ اور مجمع میں ہے کہ خِبَاءٌ بالوں کا نہیں ہوتا اور مجمع البحرین میں ہے کہ بالوں کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ التَّاءِ

خَتٌّ۔ پے در پے نیزہ مارنا اور ایک مقام کا نام ہے

خَتَتٌ۔ سستی، کاہلی، بدن کی ناتوانی۔

اِنَّهٗ اخْتَاتَ لِلضَّرْبِ حَتّٰی خِیْفَ عَلَیْهِ۔ شمر نے کہا روایت یوں ہی ہے، اور مشہور اَخَتَّ ہے، اِخْتَات سے بمعنی شرم کرنا، منتہی الارب میں ہے اَخَتَّ فُلَانًا اُسکا حصہ کم کیا۔

مُخْتَتِیْ یا مُخِتٌّ۔ چھوٹا، منکسر بننے والا، یہ خِتِّیت سے ہے بمعنی خسیس، اور حقیر۔

خُتَّی۔ ایک شہر کا نام ہے باب الالیواب میں۔

خَتْرٌ۔ یا خُتُوْرٌ۔ بگڑنا، خراب ہونا، دغا کرنا۔

خَاتِرٌ اور خَتَّارٌ اور خَتِیْرٌ اور خُتُوْرٌ اور خِتِّیْرٌ دغا باز، فریبی۔

مَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ۔ جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے (دغا بازی) تو دشمن اُنپر غالب کر دیا جاتا ہے (میں نے بچشم خود معائنہ کیا ۱۸۵۷ء میں نانا راؤ تانیتا اور اُس کے ساتھیوں نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر دغا بازی سے اُن کو مار ڈالا آخر اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو اُن پر غالب اور مسلط کر دیا، اور اس کی نظیریں تاریخ میں سینکڑوں ہیں نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ نے بھی عہد شکنی کی آخر دشمن اُس پر غالب آئے)۔

اَلْعَاقِلُ غَفُوْرٌ وَّالْجَاهِلُ خَتُوْرٌ۔ عقلمند خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور جاہل دغا بازی کرتا ہے (آخر خود ذلیل اور خوار ہوتا ہے)

خَتْلٌ یا اِخْتِلَافٌ۔ فریب کرنا، مکاری کرنا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُعَطَّلَ السُّیُوْفُ مِنَ الْجِهَادِ وَاَنْ تُخْتَلَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تلواریں بیکار رکھی جائیں گی کوئی اُن سے جہاد نہیں کریگا، اور دین کے پردے میں دنیا حاصل کی جائے گی (ظاہر میں دینداری دکھلائیں گے بڑے درویش پیر مرشد مولوی مقدس بنیں گے تاکہ لوگ اُن کے معتقد ہوں اور دل میں دنیا کمانا مقصود ہوگا، ایں ہمہ شکل از برائے اکل لعنت خدا کی ایسے مولویوں درویشوں پر جو اپنی تقدس کی روٹی کھائیں اور جاہلوں کو دام فریب میں لائیں سچی فقیر اور مولوی کی میں ایک نشانی بتائے دیتا ہوں اُس سے تمیز کر لینا اگر وہ فقیر یا مولوی محنت مزدوری کر کے اپنی روٹی کماتا ہے۔ اور دنیا داروں کی ذرا بھی زیادہ خاطر داری یا اُن سے ملنے کی فکر نہیں کرتا تب تو وہ سچا مولوی اور فقیر ہے ورنہ جو فروش گندم نما ہے خدا اُس کی صحبت سے بچائے رکھے)۔

خَتَلَ الذِّئْبُ الصَّیْدَ۔ (یہ عرب لوگ کہتے

(ن) بھیڑیے نے فریب دیا یعنی جانور کو پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھا۔

يَخْتِلُ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا۔ آپ چھپ کر ابن صیاد کی کوئی بات سننا چاہتے تھے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِلْاِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ۔ کچھ طالب العلم ایسے ہیں جو علم کو زبان درازی اور فریب کیلئے سیکھتے ہیں (تاکہ لوگوں میں اپنی لیاقت ظاہر ہو جاہلوں کو دھوکا دیں بڑے مولوی کہلائیں)

يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهٗ۔ وہ چھپ کر ایک شخص کے فکر میں تھا اُس کو برچھا مارے، ابراہیم بن محمد ختلی حدیث کا ایک راوی ہے۔

خَتْمٌ۔ اخیر تک پہنچنا، ساری کتاب پڑھ یا لکھ ڈالنا، مہر کرنا، فارغ ہونا۔

اٰمِيْنَ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ آمین گویا پروردگار کی مہر ہے (جیسے خط پر مہر کر دو تو کوئی کھول نہیں سکتا، اسیطرح آمین کہنے والے کو کوئی ستا نہیں سکتا ہر آفت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ۔ آنحضرت ؐ نے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (یعنی بلا ضرورت محض زیب و زینت کے لئے) مگر اُس شخص کے لئے جو حکومت رکھتا ہو (اُسکو کاغذوں پر مہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو، طیبی نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا محمول ہے اُس شخص پر جو بے فائدہ اور بے ضرورت محض زیب و زینت کے لئے پہنے)

نَهٰى اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ هٰذِهٖ۔ آنحضرت ؐ نے مجھ کو منع کیا کہ میں اس اُنگلی (یعنی بیچ کی انگلی) اور اُس اُنگلی (اُس کے پاس والی انگلی) میں انگوٹھی پہنوں (یہ کراہت مردوں کے لئے ہے عورتوں کو ہر انگلی میں پہننا درست ہے)۔

فِيْ اَعْنَاقِهِمُ الْخَوَاتِيْمُ۔ اُن کے گردنوں میں ہار ہوں گے (نشانی کے لئے، یہاں خواتیم کے سونے وغیرہ کے وہ زیور مراد ہیں جو گردن میں پہنا جاتے ہیں)۔

يَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ۔ وہ کیا کرتا تھا ہر رکعت میں اپنی قرأت) قل ہو اللہ پر ختم کرتا (یعنی اخیر میں قل ہو اللہ پڑھ لیتا)۔

فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ آنحضرت ؐ نے اپنی انگوٹھی اُتار کر پھینک دی (یہ انگوٹھی سونے کی تھی جو پہلے آپ نے پہنی تھی پھر نکال ڈالی اور زہری نے اس روایت میں وہم کیا جو چاندی کی انگوٹھی نکال کر پھینک دینے کا ذکر کیا حالانکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی آپ وفات تک پہنے رہے جسکے نگینہ پر یہ نقش تھا۔ محمد رسول اللہ)

نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔ آنحضرت ؐ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (نووی نے کہا لیکن چاندی کی انگوٹھی بالاتفاق مردوں کے لئے جائز ہے اور بعضوں نے بے ضرورت کے اُسکا پہننا بھی مکروہ رکھا ہے لیکن بادشاہ اور حاکم کے لئے جائز رکھا ہے)

اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا۔ دیکھ ایک انگوٹھی ہی سہی۔ (وہی لے کر آ)۔

اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر کر دیگا (اُس میں ایمان کا نور نہ جا سکیگا کفر جم جائیگا)۔

لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ۔ دیکھ مہر کو ناحق نہ توڑ (یعنی حرام طور پر ازالہ بکارت مت کر)

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (بعضوں نے کہا امانت سے آدمی کے بال بچہ مال اسباب جن کو وہ وطن میں چھوڑ جاتا ہے۔ مراد ہے)۔

أُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ۔ میں جامع کلمے (جن کے لفظ تھوڑے ہیں معنی بہت) اور آخری کلمے (یعنی قرآن جو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو دنیا میں اترا) دیا گیا۔

أُعْطِيْتُ خَوَاتِيْمَ الْبَقَرَةِ۔ میں سورۂ بقر کی اخیر کی آیتیں (یعنی آمن الرسول سے اخیر تک) دیا گیا۔

فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔ میں نے مہر نبوت کو دیکھا (وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح آپ کے مونڈھے پر تھی۔ ایک روایت میں ہے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب آپ پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ کو پانی میں تین غوطے دئے پھر سفید حریر کی ایک تھیلی نکالی اُس میں ایک مہر تھی وہ آپ کے مونڈھے پر لگا دی بعضوں نے کہا یہ پیدائش کے ساتھ ہی آپ کے مونڈھے پر تھی ایک روایت میں ہے اُس میں یہ لکھا تھا توجہ ہر جا ہے اُدھر جا تجھ کو اللہ کی مدد ہے)۔

وَالْقِرَاءَةُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔ سورتوں کی آخری آیتیں پڑھنا۔

ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں۔ (یعنی ان فی خلق السموات سے اخیر تک)۔

خَاتَمٌ۔ بہ فتحہ تا اور کسرۂ تا دونوں آنحضرتؐ کے نام ہیں۔

خَتَمَ اللّٰهُ حَتّٰى لَا تَعْقِلَ وَلَا تَعِيْ شَيْئًا۔ اللہ نے مہر کردی اب نہ تجھے عقل رہے گی نہ تو اچھی بات کو یاد رکھیگا (ذہن اور حافظہ دونوں خراب ہوگئے) قَالَ لِمَنْ عَلَيْهِ خَاتَمُ شَبَهٍ مَالِيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ۔ ایک شخص کو پیتل کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ میں سے بتوں کی بو پاتا ہوں (بت اکثر پیتل کے بنائے جاتے ہیں) اور ایک شخص کو خاتم حدید یعنی لوہے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ کو دوزخیوں کا گہنا پہنے دیکھتا ہوں۔

اَلتَّخَتُّمُ بِالْيَاقُوْتِ يَنْفِي الْفَقْرَ۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننا محتاجی کو دور کرتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید یاقوت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہو کہ اس کا پہننے والا مالدار ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی والا مالدار ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ اُس کو بیچ ڈالے) میں کہتا ہوں ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اُس کے اسناد میں محمد بن عبداللہ شیبانی کذاب اور وضاع ہے ابن عدی اور ابن حبان نے کہا یہ حدیث باطل ہے اسی طرح یہ حدیث تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِيْقِ فَإِنَّهُ يَنْفِي الْفَقْرَ یہ بھی باطل اور موضوع ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَسْتَوْدِعُكَ خَاتِمَةَ عَمَلِيْ۔ یا اللہ میں اپنا آخری عمل تیرے سپرد کرتا ہوں۔

مَنْ خُتِمَ لَهُ بِقِيَامِ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا آخری کام شب بیداری اور شب میں عبادت ہو پھر وہ مرجائے تو بہشت پائے گا۔

اَسْلَمَ دَرَاهِمَ فِيْ خَمْسَةِ مَخَاتِيْمَ حِنْطَةٍ اَوْشَعِيْرٍ۔ ایک شخص نے روپیہ دیکر گیہوں یا جو کے پانچ مخاتیم کے لئے سلم کی (مخاتیم سے یہاں اناج کے تھیلے مراد ہیں جن پر مہر کر دیجاتی ہے اور اُن کا وزن معین ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت ص کی مہر نبوت ایک سیب کی طرح تھی واللہ اعلم۔

خَوَاتِيْمُ۔ اصطلاح جفر میں ان سات حرفوں کو کہتے ہیں جو ملا کر نہیں لکھے جاتے یعنی ا د ذ ر ز و لا۔

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ۔ کتاب کا آخری حصہ۔

خَتْنٌ۔ کاٹنا، ختنہ کرنا۔

خُتُوْنٌ اور مُخَاتَنَةٌ۔ دامادی کا رشتہ لگانا۔

خَاتُوْنٌ۔ شریف عورت۔ اُس کی جمع خَوَاتِيْنُ ہے۔

خِتَانٌ۔ ختنہ کرنا۔

اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں ختنے ملجائیں (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہوجائے) تو غسل واجب ہوگیا (گو انزال نہ ہو، اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضے صحابہ اس طرف گئے ہیں کہ جبتک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا) ختنہ ساتویں دن مستحب ہے، امام مالک اور اکثر علماء کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔ مرد اور عورت دونوں کا ختنہ سے مقصود یہ ہے کہ جماع کی لذت کم ہوجائے یا پیشاب کے بعد طہارت اچھی طرح ہوسکے

فَقَالَ لَهُ خَتَنُهُ اِنَّ لَكَ فِيْ غَنَمِيْ مَاجَاءَتْ بِهِ قَالِبَ لَوْنٍ۔ حضرت موسیٰ ع سے اُن کے ختن (خسر) حضرت شعیب ع کہنے لگے جو بکری ہمارے یہاں بے رنگ پیدا ہو (ماں باپ کے رنگ کے خلاف) وہ بھی تیری ہے۔ عرب لوگ ختن کہتے ہیں جورو کے رشتہ داروں کو اُس کی جمع اَخْتَانٌ آتی ہے، جیسے خاوند کے رشتہ داروں کو اَحْمَاءٌ کہتے ہیں اور صِهْرٌ اور اَصْهَارٌ دونوں کو شامل ہے یعنی سُسرالی رشتہ دار۔

خَاتَنَهُ۔ اُس سے سُسرالی رشتہ کیا

عَلِيٌّ خَتَنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت علی رض آنحضرت ص کے داماد تھے۔

اَيَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى شَعْرِ خَتَنَتِهٖ۔ کیا آدمی اپنے خوشدامن (ساس) کے بال دیکھ سکتا ہے (گو اُسکا محرم تو ہے مگر قرآن میں وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن میں داماد کا ذکر نہیں ہے، اس لئے ابن جبیر نے کہا میں اُس کی اجازت نہیں دیتا)۔

وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُوْنًا مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ۔ آنحضرت ص ختنہ کئے ہوئے آنول کٹے ہوئے پیدا ہوئے (ایک روایت ایسی ہی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ شق صدر کے وقت فرشتوں نے آپ کا ختنہ کیا تھا۔ تیسری روایت میں ہے کہ عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا۔ کعب احبار نے کہا تیرہ پیغمبر مختون پیدا ہوئے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ چودہ پیغمبر حضرت آدم ع اور حضرت شیث ع اور حضرت نوح ع اور حضرت ہود ع اور حضرت صالح ع اور حضرت لوط ع اور حضرت شعیب ع اور حضرت یوسف ع اور حضرت موسیٰ ع اور حضرت سلیمان ع اور حضرت زکریا ع اور حضرت عیسیٰ ع اور حضرت حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کے پیغمبر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الثَّاءِ

خَثْرٌ۔ مزاج بھاری ہونا، جی متلانا، غلیظ ہونا۔

خُثُوْرٌ۔ گھر میں ٹھہرے رہنا، شرم کرنا۔

اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ خَاثِرُ النَّفْسِ۔ آنحضرتؐ کا (ایک دن) صبح کے وقت مزاج بھاری تھا (یعنی خوش اور ہلکے نہ تھے)۔

مَالِیْ اَرٰی اِبْنَكِ خَاثِرَ النَّفْسِ۔ (آنحضرتؐ نے ام سلیم سے فرمایا) آج کیا ہے تیرا بچہ خوش مزاج نہیں ہے (بلکہ اداس معلوم ہوتا ہے) انہوں نے کہا اس کی چڑیا مرگئی۔

ذَکَرْنَا لَهُ الَّذِیْ رَاَیْنَا مِنْ خُثُوْرِهٖ۔ ہم نے اس کی بدمزاجی جو دیکھی تھی بیان کی۔

خُثَارَةُ النَّفْسِ۔ مزاج کی گرانی۔ محیط میں ہے کہ خثارہ بچا ہوا دودھ کا حصہ جو غلیظ ہو جاتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں ذَھَبَ صَفْوَةٌ وَ بَقِیَ خُثَارَتُهٗ۔ اچھا اچھا صاف تو ختم ہوگیا اور غلیظ تلچھٹ رہ گیا۔

خَثِلٌ۔ بڑے پیٹ والا۔

خَثَلَةٌ اور خَثْلَةٌ۔ ناف اور مثانے کے درمیان کا مقام یعنی پیڑو۔

اَحَبُّ صِبْیَانِنَا اِلَیْنَا الْعَرِیْضُ الْخَثْلَةِ۔ ہم کو بہت پسند اپنے بچوں میں وہ ہیں جن کے پیڑو اچھے کشادہ ہیں۔

خَثْیٌ۔ جانور کا پاخانہ پھرنا۔

خِثْیٌ۔ جانور کا گوہ۔ محیط میں ہے کہ خِثْیٌ گائے اور ہاتھی کے پاخانہ کو کہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ اصل میں خثی گائے کے گوبر کو کہتے تھے پھر اونٹ کی مینگنی کو بھی کہنے لگے چنانچہ ابوسفیان کی حدیث میں ہے فَاَخَذَ مِنْ خِثْیِ الْاِبِلِ فَفَتَّهٗ اونٹ کی مینگنی لی اسکو چورا کیا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْجِیْمِ

خَجٌّ۔ دھکیلنا، چیرنا، جماع کرنا، پاؤں سے مٹی اڑانا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ السَّكِیْنَةَ وَهِیَ رِیْحٌ خَجُوْجٌ فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَیْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے سکینہ کو بھیجا وہ ایک زور کی ہوا ہے (آندھی جو تیزی کے ساتھ آئے اور ٹیڑھی ہو کر نکل جائے) اس نے خانہ کعبہ کو طوق کی طرح گھیر لیا ایک روایت میں فَتَطَوَّتْ مَوْضِعَ الْبَیْتِ ہے یعنی خانہ کعبہ کے مقام کو لپیٹ لیا۔

اَلسَّكِیْنَةُ رِیْحٌ خَجُوْجٌ۔ یہ طبرانی کی روایت ہے فَكَاَنَّهٗ خَجُوْجٌ۔ گویا وہ تیز آندھی ہے۔

كَانَ فِیْ سَفِیْنَةٍ اَصَابَتْهَا رِیْحٌ لَتَخُجَّنَّهَا۔ ایک کشتی میں سوار تھا تیز ہوا نے اس کشتی کو موڑ دیا (پھرا دیا)۔

خَجَلٌ۔ شرم کرنا، دہشت پانا، چپ ہو جانا، بھاری ہونا، لمبی اور گنجان ہونا، حیران ہونا۔

اِذَا جُعْتُنَّ دَقَعْتُنَّ وَاِذَا شَبِعْتُنَّ خَجِلْتُنَّ۔ جب تم بھوکی ہوتی ہو (محتاج) تو مٹی میں منہ لگاتی ہو اور جب سیر ہوتی ہو تو سست ہو جاتی ہو یا حیران رہ جاتی ہو یا گھر اپنا کام کرنے لگتی ہو (اتراتی ہو غرور کرتی ہو)۔

فَاَتٰی عَلٰی وَادٍ خَجِلٍ۔ وہ ایک نالے میں آیا جو بہت سرسبز اور گنجان تھا وہاں گھانس خوب لمبی اور گنجان تھی)۔

خَجِیْنَ الْوَادِیْ وَالنَّبَاتُ۔ (وہ عرب لوگ اس

وقت کہتے ہیں) جب وہاں خوب گھنے جھاڑ ہوں
اور مکھیاں شور مچا رہی ہوں۔

خَجِلٌ۔ شرمندہ، نادم۔

خَجَالَةٌ۔ بمعنی شرمندگی جو عوام استعمال کرتی
ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ صواب خَجْلَةٌ یا خَجَلٌ
ہے۔

فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ۔ ایسا کرنا مہمان کو شرمندہ
کرتا ہے (یعنی مہمان سے پہلے کھانے سے ہاتھ
اٹھا لینا)۔

تَخَجُّجٌ۔ چلنے میں پاؤں سے مٹی اڑانا، شرم کرنا۔

اِخْجَاءٌ۔ بہت جماع کرنا۔

خَجْوَاءُ۔ وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

تَخْجِيَةٌ۔ جھکانا

كَانُوا مُخَجِّيًا۔ بتقدیم خا بر جیم ایک روایت میں
ایسا ہی ہے اور مشہور بہ تقدیم جیم برخا ہے جیسے اوپر
گذر چکا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَدْبٌ۔ مارنا، کاٹنا، جھوٹ بولنا۔

خِدَبٌّ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ رَاعِي غَنَمٍ۔ حضرت
عمرؓ لمبے بھاری بھرکم آدمی تھے جیسے چرواہے
ہوتے ہیں۔

وَبَيْنَ نِسْعَيْهِ خِدَبًّا مُلْبِدًا۔ اُس کی دونوں
تسموں کے درمیان ایک بھاری موٹی چیز ہے اُس
پر خوگیر پڑی ہوئی ہے (مراد اُس کا کوہان ہے یا پٹھا)

لَأُنْكِحَنَّ بَبَّهْ جَارِيَةً خِدَبَّةً۔ میں ببہ کا
(یعنی بچہ کا) ایک موٹی چھوکری سے بیاہ کر دوں گی
(یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کو کھلا رہی تھی)۔

فِي لِسَانِهِ خَدَبٌ۔ وہ زبان دراز ہے۔

سَيْفٌ خَدِبٌ۔ ڈسنے والی تلوار

خَدَّابٌ۔ بمعنی کذاب یعنی جھوٹا۔

خَدْبٌ۔ دودھ بہت دوہنا۔

خَيْدَبٌ۔ کھلا رستہ۔

أَخْدَبُ۔ لمبا۔

خِدَاجٌ۔ نقصان، مدت پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونا

خَدِيجٌ اور مُخْدَجٌ۔ ناقص اور ناتمام۔

كُلُّ صَلٰوةٍ لَيْسَتْ فِيهَا قِرَاءَةٌ فَهِيَ خِدَاجٌ۔
جس نماز میں قرأت نہ ہو وہ ناقص ہے۔

كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ
خِدَاجٌ۔ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ
ناقص ہے۔

خَدَجَتِ النَّاقَةُ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی
نے وقت سے پہلے بچہ جنا گو اُس کے اعضا پورے
ہو گئے ہوں اور اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اُس وقت کہتے
ہیں جب ایسا بچہ جنے جس کے اعضا پورے نہ ہوئے
ہوں گو حمل کی مدت پوری ہو گئی ہو۔ حدیث (كُلُّ
صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا الخ) میں ذات کا لفظ محذوف ہے
یعنی ذات خِدَاجٍ نقصان والی ہے یعنی ناقص ہے
یا مبالغہ کے طور پر مصدر کا اطلاق کر دیا، جیسے کہتے ہیں
زَيْدٌ عَدْلٌ یا فَإِنَّمَا هِيَ إِقْبَالٌ وَإِدْبَارٌ۔ اور
زکوٰۃ کی حدیث میں ہے فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً
تَبِيعٌ خَدِيجٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک برس کی
ایک گائے ہے جو ناقص الخلقت گائے کی طرح چھوٹی
ہوتی ہے یعنی بہ نسبت ثنی اور رباعی کے۔

إِنَّهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمُخْدَجٍ سَقِيمٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک
ناقص الخلقت شخص لایا گیا جو بیمار بھی تھا۔

إِنَّهُ مُخْدَجُ الْيَدِ۔ وہ ذو الثدیہ ناقص ہاتھ والا

ہوگا (لکھا ہوگا)

تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا تُخْدِجُ التَّحِيَّةَ لَهُمْ۔ تو اُن کو سلام کرے اور سلام میں کمی نہ کرے (بلکہ پورا سلام کرے)۔

خَدِیجَہ۔ آنحضرت ص کی پہلی بیوی کا نام تھا پہلے وہ ابو ہالہ کے نکاح میں تھیں اُن سے دو لڑکے پیدا ہو چکے تھے ہالہ اور عتیق، پھر آنحضرت ص نے اُن سے نکاح کیا اُس وقت اُنکی عمر چالیس برس چھ مہینے کی تھی اور آنحضرت ص کی عمر اکیس سال کی تھی، اُنکے بطن سے آنحضرت ص کی چار لڑکیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ رض تھیں اور ایک صاحبزادہ قاسم نامی پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہیں تین صاحبزادے قاسم اور طیب اور طاہر لیکن تینوں صغر سن میں گزر گئے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت علی رض ایمان لائے اور عورتوں میں حضرت خدیجہ مگر یہ صحیح نہیں ہے مردوں میں سب سے پہلے ابو بکر صدیق رض ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علی رض اور عورتوں میں حضرت خدیجہ رض۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ قاسم اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم آنحضرت ص کو نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور نبوت کے بعد طیب اور طاہر اور فاطمہ۔ ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے بعد صرف حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں واللہ اعلم۔

خَدٌّ۔ نشان کرنا، زمین میں خندق بنانا اسکو چیرنا۔

تَخْدِیدٌ۔ کم ہونا، دبلا ہونا، کر جانا، دبلا کر دینا۔

اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ کھائی والے (خندق والے) یہ نجران کے نصاریٰ تھے، ذرعہ بن کعب ذونواس حمیری جو یمن کا بادشاہ تھا اُس نے اُن سے کہا تم نصرانی مذہب چھوڑ کر یہودی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا، تب اُس نے ایک خندق کھودی اُس میں آگ روشن کی اور ایک ایک کرکے اُن کو اُس میں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُنکا ذکر سورۂ بروج میں فرمایا اور ان نصرانیوں کو مومنین فرمایا چونکہ اُس وقت مذہب عیسوی وہی سچا مذہب تھا۔ اُخدود کی جمع اخادید آتی ہے۔

اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِيْ فِيْ غَيْرِ اُخْدُوْدٍ۔ بہشت کی نہریں بن نالیوں کے بہ رہی ہیں (دنیا کی ندیوں کی طرح نہیں ہیں جو نالی کے اندر بہتی ہیں)۔

خَدُّ الْعَذْرَاءِ۔ شہر کوفہ کا لقب ہے۔

خَدٌّ۔ رخسارہ (گال) کو بھی کہتے ہیں

خُدُوْدٌ۔ (جمع ہے خد کی) یعنی طریقت اور جماعت لمبی نالی۔

خُدَّةٌ۔ لمبا گڑھا، جمع اس کی خدد ہے۔

مِخَدَّةٌ۔ تکیہ، جمع اس کی مخادّ ہے۔

يَخُدَّانِ الْاَرْضَ بِاَقْدَامِهِمَا۔ دونوں اپنے پاؤں سے زمین کو چیرتے ہوئے (یعنی منکر اور نکیر جو قبر میں آئیں گے)۔

لَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ مُضْغَةُ لَحْمٍ اِلَّا تَخَدَّدَتْ۔ شیطان کے منہ پر گوشت کا کوئی لوتھڑا ایسا نہ رہنے کا جو پھٹ نہ جائے (ترنج نہ جائے)۔

خَدَرٌ۔ حیران ہونا، گلہ سے الگ ہو جانا، پردے میں رکھنا، اقامت کرنا۔

خَدَرٌ۔ سن ہونا۔

خِدْرٌ۔ پردہ۔

تَخْدِیْرٌ۔ سن کرنا شل کرنا۔

مُخَدِّرٌ۔ وہ دوا جو تخدیر کرے جیسے افیون بھنگ تنباکو وغیرہ۔

خَدِرَتْ۔ وہ عضو جو سن ہو گیا ہو۔

خُدُور۔ شب تاریک۔

كَانَ اِذَا خُطِبَ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ اَتَى الْخِدْرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَخْطُبُ اِلَىَّ فَاِنْ طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ لَمْ يُزَوِّجْهَا۔ آنحضرت ؐ کی صاحبزادی سے نکاح کرنے کا جب کوئی پیغام دیتا تو آپ کیا کرتے کہ اُس پردے کے پاس آتے جو گھر کے ایک کونے میں پڑا رہتا ہے اور اُس میں کنواری لڑکیاں رہتی ہیں اور فرماتے فلاں شخص نے میرے پاس تیرا پیغام بھیجا ہے اگر وہ یہ سنکر پردے کے اندر بھاگ جاتی تو آپ اُسکا نکاح نہ کرتے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ پردے میں کونچا مارتی، دوسری روایت میں یوں ہے اگر وہ یہ سنکر پردے کو کونچا مارتی (گویا یہ ناراضی کی نشانی ہوتی، اگر سکوت کرتی تو رضامندی سمجھی جاتی

خادِرٌ۔ شیر جو اپنے کچھار میں رہتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَدَرَ الْاَسَدُ یا اَخْدَرَ شیر اپنے کچھار میں چلا گیا۔

اِنَّهٗ رَزَقَ النَّاسَ الطِّلَاءَ فَشَرِبَهٗ رَجُلٌ فَتَخَدَّرَ۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو طلا پلایا، طلا انگور کا وہ شیرہ جو پک کر اُسکے دو تہائی جل گئے ہوں) ایک شخص نے جو پیا اُسکو نشہ ہو گیا (یعنی اعضا میں سستی آگئی نہ وہ نشہ جو شراب میں ہوتا ہے)۔

خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لِرِجْلِكَ قَالَ اِجْتَمَعَ عَصَبُهَا قِيْلَ لَهٗ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَبَسَطَهَا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا پاؤں سُن ہو گیا لوگوں نے پوچھا تمہارے پاؤں کو کیا ہوا انہوں نے کہا اُسکے پٹھے جڑ گئے، لوگوں نے کہا تم کو جو شخص سب لوگوں میں زیادہ محبوب ہو اُسکو یاد کرو انہوں نے کہا یا محمد اُسی وقت پاؤں پھیلا دیا (پاؤں کھل گیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ غائب کی ندا مطلقاً منع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کہ بعضی تشدد والے سمجھتے ہیں، محیط میں ہے کہ عربوں کا یہ اعتقاد تھا کہ جسکا کوئی عضو سُن ہو جائے اور وہ جس سے زیادہ محبت رکھتا ہو اُسکا نام لے تو وہ عضو کھل جاتا ہے اور یہ مضمون خود حدیث میں وارد ہے جسکو جزری نے حصن حصین میں ذکر کیا ہے کہ جسکا پاؤں سُن ہو جائے وہ احب الناس کو یاد کرے دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ کا پاؤں سُن ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ؐ)۔

خَدِرُ الرِّجْلِ وَالْيَدِ۔ جس کے ہاتھ پاؤں سُن ہوں۔

اَنْ نُخْرِجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى تَخْرُجَ الْبِكْرُ مِنْ خِدْرِهَا۔ آنحضرت ؐ نے ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم دیا یہانتک کہ فرمایا کنواری لڑکی بھی اپنے پردے سے نکلے (اور عیدگاہ کو جائے تاکہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ معلوم ہو کافروں پر رعب پڑے)

اِشْتَرَطَ اَنْ لَّا يَاْخُذَ تَمْرَةً خَدِرَةً۔ انہوں نے شرط کر لی کہ سڑی ہوئی کھجور جو اندر سے کالی ہو نہیں لیں گے۔

حَتّٰى تَخْرُجَ الْحُيَّضُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ۔ (عید کے دن) حیض والی عورتیں پردہ نشین بھی نکلیں (عیدگاہ کو جائیں)۔

خُدْرَةُ۔ انصار کا ایک قبیلہ ہے اُسی میں سے ہیں ابو سعید خدری امام زین العابدین نے فرمایا کہ ابو سعید خدری رضؓ آنحضرت ؐ کے اصحاب میں سے تھے اور سیلے رستہ پہنتے۔

خَدْشٌ، چھیلنا، عیب کرنا، پھاڑنا۔

تَخْدِیْشٌ۔ خوب پھاڑنا۔

خَدْشَۃٌ۔ کھال کا چھلنا اور وہ زخم جس میں سے خون نہ بہے اور کبھی اعتراض اور شبہ کو بھی خدشہ کہتے ہیں کیونکہ وہ قلب کو چھیلتا ہے۔ تسکین نہیں ہوتی تَخْدِشُہَا ھِرَّۃٌ۔ ایک بلی اُس کو نوچ رہی تھی۔
فَخُدِشَ شِقُّہٗ یا جُحِشَ شِقُّہٗ۔ آپکے ایک جانب کا جسم چھل گیا۔
فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ وَمَکْدُوْسٌ۔ کوئی تو صحیح سالم رہکر پلصراط سے پار ہوجائے گا اور کسی کا جسم چھل جائے گا (زخمی ہوگا لیکن پار ہوجائے گا) اور کوئی دوزخ میں گر پڑے گا (وہ گیا گذرا یا اللہ بچائیو تیرا ہی آسرا ہے)۔
جَاءَتْ مَسْئَلَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خُدُوْشًا فِیْ وَجْہِہٖ۔ جو شخص پیشہ رکھکر سوال کریگا اُس کا سوال قیامت کے دن اُس کے منہ کے زخم بنیں گے (اُسکا منہ چھلا ہوا ہوگا)۔
خَدَاْدُوْش۔ جمع ہے خدش کی، مجمع البحرین میں ہے کہ خدش کدح سے زیادہ اور خمش سے کم ہے فِیْہِ کُلُّ شَیْئٍ حَتّٰی اَرْشُ الْخَدْشِ۔ اُس میں سب چیزوں کا بیان ہے یہانتک کہ کھال چھیلنے کی دیت کا بھی بیان ہے۔
فَاِذَا اَثَرُ السِّکِّیْنِ خُدُوْشًا فِیْ حَلْقِہٖ۔ (حضرت ہاجرہ نے جب سنا کہ اُن کے بیٹے اسمٰعیل کو باپ ذبح کر رہے ہیں وہ دوڑتی گئیں) دیکھا تو اُنکے حلق پر چھری کے کچھ کھونچے نمود ہیں (وہ یہ دیکھکر گھبرائیں اور بیمار ہوگئیں (ایک بیٹا تھا وہ بھی بیسا لاڈلا) اور اُسی بیماری میں گذرگئیں۔
خِدَاش۔ بکسرۂ خا ایک شخص کا نام ہے۔
خَدْعٌ یا خِدْعٌ فریب دینا، داؤں کرنا اُسی سے ہے مُخْدَعٌ خزانہ کیونکہ وہ چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ یا خُدْعَۃٌ یا خُدَعَۃٌ۔ یعنی لڑائی ایک ہی داؤں سے ختم ہوجاتی ہے جو داؤں کھاتا ہے مارا جاتا ہے اب اُس کو بچنے کا موقع نہیں رہتا یا لڑائی درحقیقت مکر و فریب کا نام ہے جس کی تدبیر غالب آئی وہی جیتا، فوج و لشکر سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تدبیر عمدہ نہ ہو، یا لڑائی لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے، فریب دیتی ہے وہ جانتے اور خیال سے ہیں وہاں مارے جاتے ہیں دل کی مراد پوری نہیں ہوتی، یہ حدیث آپنے اُسوقت فرمائی جب نعیم بن مسعود کو اسلئے بھیجا کہ وہ قریش اور غطفان اور یہود میں جو تینوں مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہوگئے تھے بگاڑ کرادے۔
افسوس کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے چودہ سو برس ہوئے جو حکمت جنگ کی بیان فرمائی اُسکو مسلمانوں نے چھوڑ دیا، دوسروں نے اختیار کرلیا وہ اسی حکمت پر چلتے ہیں انہوں نے کیا کیا اول دنیا کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی ایک ایک کے دوست بنکر اُس کو دوسرے سے علحدہ کیا پھر دونوں کو چٹ کیا ان کمبخت مسلمانوں کو عقل نہیں آتی کہ کہیں سب یہود یا پارسی ناحق بھی تمہاری دوست اور بہی خواہ ہوسکتے ہیں اور افسوس تو ان مسلمانوں پر ہوتا ہے جو یہودیوں اور پارسیوں کو اپنے گھر یا ریاست کا مختار بناتے ہیں اور بعض تو تمہارے جانی دشمن ہیں البتہ نصاریٰ غنیمت ہیں اُن کو مسلمانوں سے تعصب نہیں یا اللہ بچائیو، اور ان یہود سے مسلمانوں سے ہمیشہ الگ رکھیو۔
سَلُوْتُہَا فِیْ مُخْدَعِہَا۔ عورت کی نماز اپنے خزانہ کی کوٹھری میں (کوٹھری میں پڑھنے سے

افضل ہے)

فَیَخْدَعُوْنَ الْاَلْبَابَ۔ وہ عقلوں کو دھوکا دیں گے یعنی عقل والوں کو۔

تَکُوْنُ قَبْلَ السَّاعَۃِ سِنُوْنَ خَدَّاعَۃٌ۔ قیامت سے پہلے کچھ سال ایسے آئیں گے جو لوگوں کو فریب دیں گے (بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی یا بارش کم ہوگی یا بے ہنگام ہوگی مثلاً شروع شروع میں خوب ہوئی لوگوں نے تخم ڈالدیا اب بارش رک گئی ساری پیداوار جلکر خراب ہوگئی)۔

اِحْتَجَمَ عَلَی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاھِلِ۔ آپ نے گردن کی دونوں رگوں اور دونوں مونڈھوں کے بیچ میں پچھنے لگائے۔

قَحَطَ السَّحَابُ وَخَدَعَتِ الضِّبَابُ وَ جَاعَتِ الْاَعْرَابُ۔ ابر نے پانی نہیں برسایا اور گھوڑ پھوڑ چھپ گئے (کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے اُن کو پکڑنے کے پیچھے لگے) اور جنگل کے رہنے والے (دیہاتی لوگ) بھوکے ہوگئے۔

اِنْ دَخَلَ عَلَیَّ بَیْتِیْ قَالَ اُدْخُلِ الْمُخْدَعَ اُس نے کہا (یا رسول اللہ اگر فتنہ کے زمانہ میں جب مسلمان آپس ہی میں لڑنے لگیں) کوئی میرے گھر میں گھس آئے آپ نے فرمایا تو چور کوٹھری میں (جسمیں خزانہ مال متاع رہتا ہے) چلا جا یعنی بہر حال اپنے تئیں بچالے لیکن اُس سے مقابلہ مت کر) قتنی نے کہا جنگ میں کافروں سے مکر اور فریب کرنا بالاتفاق درست ہے (مثلاً اُن کو ایسے مقام پر گھیر کر لانا جہاں پر فوج چھپی ہوئی ہو یا سرنگ تیار ہو یا اُن کے آپس میں پھوٹ کرا دینا یا اُن کے افسران فوج اور سپاہیوں کو ملا لینا) مگر عہد کر کے عہد شکنی درست نہیں کیونکہ یہ دغا بازی ہے اور دہ کسیطرح اسلام میں جائز نہیں ہے البتہ اُن کو اطلاع دیکر کہ اب ہم میں اور تم میں عہد نہیں رہا۔ یا عہد ٹوٹ گیا جنگ کرنا درست ہے۔

اَلنَّجَاۃُ اَنْ لَّا تُخَادِعُوا اللّٰہَ فَیَخْدَعُکُمْ۔ تمہاری نجات اس میں ہے کہ اللہ تعالے سے فریب نہ کرو (ظاہر میں پرہیزگاری دل میں چوری) لوگوں نے کہا اللہ سے کیونکر فریب کریگا فرمایا اللہ تعالے نے جس کام کا حکم دیا اُس کو بجالائے لیکن اللہ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نیت ہو یعنی ریا کی اس سے بچو، ریا کیا ہے شرک ہے ریا کرنے والیکو قیامت کے دن چار ناموں سے پکارینگے یا کافر یا فاجر یا غادر یا خاسر تیرا عمل بیکار گیا تیرا ثواب مٹ گیا اب آج تجھ کو کچھ نہیں ملنے کا تو نے جس کے لئے یہ کام کیا تھا اُسی سے اپنا ثواب مانگ۔

ھَیْھَاتَ لَا یُخْدَعُ اللّٰہُ عَنْ جَنَّتِہٖ۔ بھلا یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالے کو فریب دے کر کوئی بہشت حاصل کرے (وہ تو دلوں کے حال کو بھی واقف ہے اُس سے فریب کہاں چل سکتا ہے)۔

اِیَّاکَ وَالْخَدِیْعَۃَ۔ مکر اور فریب سے بچا رہ۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ صَاحِبٍ خِبٍّ خَدِعَۃٍ۔ یا اللہ مکار سے تیری پناہ۔

اَللّٰھُمَّ خَدِّعْ عَنْھُمْ سُلْطَانَہٗ۔ یا اللہ اُس کا زور اُن پر سے پھاڑ ڈال (اُسکا زور توڑ دے)۔

رَجُلٌ خُدَعَۃٌ۔ وہ مرد جو دوسروں کو فریب دے۔

رَجُلٌ خُدْعَۃٌ۔ جس کو لوگ فریب اور چکمہ دیں

دِیْنَارٌ خَادِعٌ۔ کھوٹی اشرفی۔

اِنْخَذَعَتِ السُّوْقُ - بازار پھیکی پڑ گئی۔

خَذَّاعٌ - بڑا مکّار۔

خَدَلٌ - موٹا ہونا۔

خَدْلٌ - موٹا پر گوشت۔

وَالَّذِیْ رُمِیَتْ بِهٖ خَدْلٌ جَعْدٌ - جس شخص کے ساتھ یہ عورت بدنام کی جاتی ہے وہ پُر گوشت پنڈلیوں والا گھونگھر بال والا ہے، کرمانی نے کہا خَدِلٌ اور خَدَّلٌ بھی مروی ہے۔

خَدَلَّجٌ - موٹا پر گوشت۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ - دیکھو اگر اُسکا بچہ موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

خِدْمَةٌ - یا خَدَامَةٌ - تابعداری، اطاعت۔

خَادِمٌ - تابعدار نوکر مرد ہو یا عورت۔

خَادِمَةٌ - خدمت کرنے والی عورت۔ خُدَّامٌ اور خَدَمٌ جمع ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّ خَدَمَتَکُمْ - شکر اللہ کا جس نے تمہارا رشتۂ اتفاق توڑ دیا۔ اصل میں خدمۃ گول تسمہ جو اونٹ کے پاؤں میں باندھ دیا جاتا ہے، خدمۃ خلخال (پازیب) کو بھی کہتے ہیں۔

لَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَدَمِ نِسَاءِکُمْ شَیْءٌ - ہم میں اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔ خدم جمع ہے خدمۃ کی اسی طرح خِدَامٌ بھی۔

کُنَّ یَدْلَحْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰی ظُهُوْرِهِنَّ یَسْقِیْنَ اَصْحَابَهٗ بَادِیَةٌ خِدَامُهُنَّ - عورتیں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے لا رہی تھیں اور (جنگ احد میں) آپکے اصحاب کو پانی پلا رہی تھیں اُن کی پازیبیں کھلی ہوئی تھیں (مرد دیکھ رہے تھے)

اِنَّهٗ کَانَ عَلٰی حِمَارٍ وَعَلَیْهِ سَرَاوِیْلُ وَخَدَمَتَاهُ تَذَبْذَبَانِ - سلمان فارسی رض ایک گدھے پر سوار تھے پائجامہ پہنے تھے اُن کی دونوں پنڈلیاں (یا پائجامہ کے پائنچے) ہل رہے تھے۔

اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا - میں اُن کے پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا (یعنی اُن عورتوں کی جو مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)۔

اِسْأَلِیْ اَبَاكِ خَادِمًا یَقِیْكِ حَرَّ مَا اَنْتِ فِیْهِ - (حضرت علی رض نے حضرت فاطمہ سے کہا تم اپنے والد سے ایک لونڈی یا غلام مانگ لو وہ تم کو اُس تکلیف سے بچا دے جس میں تم ہو (یعنی گھر کا کام کاج کوٹنا، پیسنا، پکانا وہ کرے)۔

طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ - اپنی جورو کو طلاق دیا اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (متعہ سے مراد وہ سلوک ہے جو خاوند عورت سے کرتا ہے جب اسکو صحبت سے پہلے طلاق دیدے)

خِدْنٌ - یا خَدِیْنٌ دوست۔ آشنا۔

مُخَادَنَةٌ - دوستی لگانا۔

فَشَرُّ خَلِیْلٍ وَالْاَمْرُ خَدِیْنٌ - برا دوست اور کمینہ آشنا ہے۔ خِدِّیْنٌ - چغل خور۔

لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ الْغِنَاءِ الَّذِیْ یُخَادِنُ عَلَیْهِ - گویے کی گواہی درست نہیں ہوگی جو گا کر لوگوں کو دوست بناتا ہے اُن کو اپنا پاس جاتا ہے۔

خَادَنْتُ الرَّجُلَ - میں نے اُس سے دوستی کر لی۔

خَدْیٌ - دوڑنا۔

اِخْدَاءٌ - تھوڑا تھوڑا چلنا۔

تَخْذِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِيَ لَاهِيَةٌ - پاؤں پر دوڑتی ہے اور وہ غافل ہے۔

خُذَيُوِيْ - بادشاہ اور وزیر اور سردار۔ اب مصر کے حاکم کو کہتے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الذَّالِ

خَذْءٌ - یا خُذُوْءٌ یا خَذَاءٌ - عاجزی کرنا اطاعت کرنا - اِسْتِخْذَاءٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

خَذْعٌ - کاٹنا جیسے تَخْذِيْعٌ ہے۔

فَخَذَعَهُ بِالسَّيْفِ - اُس کو تلوار سے کاٹا یا تلوار سے مارا، نہایہ میں ہے کہ خَذْعٌ گوشت کا کاٹنا بغیر جدا کئے

خَذْفٌ - دونوں کلمے کی انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا، یا لکڑی کی گوپھن بنا کر اُس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا (جیسے بچے کھیلا کرتے ہیں)۔

نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ - آنحضرت ص نے خذف سے منع کیا (کیونکہ اُس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور نقصان کا ڈر ہے کسی کے آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جاتی ہے)۔

عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ - خذف کی کنکریوں کے برابر (رمی میں) کنکریاں مارو۔

لَمْ يَتْرُكْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا مِدْرَعَةً صُوْفٍ وَّ مِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ایک اُنکا کرتہ اور ایک توبرہ چھوڑا (آپ پکے درویش تھے نہ آپ نے شادی کی نہ کوئی گھر بنایا نہ دنیا کا کوئی سامان جمع کیا) مجمع البحرین میں ہے کہ خذف یہ ہے کہ کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کے جانب رکھے اور کلمے کی انگلی سے اُسکو پھینک کر اسے

امام موسیٰ کاظم سے ایسا ہی مروی ہے۔

خَذَقَ - ہگنا، بیٹ کرنا، بعضوں نے کہا باز کا بیٹ کرنا، جانور کو آنکس سے مارنا تاکہ جلدی چلے۔

مِخْذَقَةٌ - مقعد، گانڈ

اَذْكُرُ خَذْقَهُ - معاویہ سے پوچھا تم ہاتھیوں کا آنا یاد ہے جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے آئے تھے انہوں نے کہا مجھ کو ہاتھی کا لینڈ یاد ہے اس روایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ معاویہ عام الفیل ذبیس برس بعد پیدا ہوئے انہوں نے اُسکا لینڈ کہاں دیکھا، صحیح روایت یہ ہے کہ قباث بن اشیم سے پوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (ادب سے انہوں نے اپنے تئیں آنحضرت سے بڑا کہنا پسند نہ کیا) البتہ عمر میں میں آپ سے زیادہ ہوں اور میں نے ہاتھی کا لینڈ دیکھا جو سبز تھا اُسکا رنگ بدل گیا تھا۔ ایک روایت میں خَذْقُ الطَّيْرِ ہے تو مراد ابابیل کی بیٹ ہوگی جو اصحاب الفیل کو مارنے کے لئے بھیجے گئے تھے، صاحب البحار نے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

وَ اَمَّا الْمُتَخَذْلِقُوْنَ - حالانکہ یہ مسامحہ ہے صحیح اَلْمُتَخَذْلِقُوْنَ ہے مادے حلق سے۔ یہ تَخَذْلُق سے نکلا ہے بمعنی بڑ مارنا، عقلمندی دکھلانا جو چیز اپنے پاس نہیں ہے اُسکو کہنا ہے۔

خَذْلٌ - یا خُذْلَانٌ یا خِذْلَانٌ - کسی کو دشمن کے سپرد کر دینا اُس کی مدد نہ کرنا، محروم کرنا، ذلیل و خوار کرنا، پیچھے رہ جانا۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخْذُلُهُ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اُس کو چھوڑ نہ دے (بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اُس کی

مدد اور حمایت کرے)۔

اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یا اللہ جو کوئی حضرت محمدؐ کے دین کو ذلیل کرنا چاہے تو اُس کو ذلیل کر۔

لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ۔ جو کوئی اُن کو ذلیل کرنا چاہے گا یا اُن کی مدد چھوڑ دے گا تو اُنکو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا (بلکہ اللہ تعالیٰ اُنکی حفاظت کریگا مراد اہل حدیث اور اہل سنت کا گروہ ہے ہر زمانہ میں اُس گروہ کو میٹنے کے لئے مخالفوں نے بہت کوشش کی مگر یہ گروہ نہ مٹا اور قیامت تک رہیگا ہمارے زمانہ میں تو اللہ کی تائید سے اہل حدیث کی جماعت روز بروز رو بہ ترقی ہے اور مخالفین کی تعداد گھٹتی جاتی ہے)۔

خِذْلَان۔ اشاعرہ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بندے کو گناہ کرنے کی قدرت دے یا اُس کو گناہ سے نہ بچائے۔

خَذْمٌ۔ جلدی سے کاٹنا، پنجہ مارنا، کٹ جانا۔

تَخْذِیْمٌ۔ کاٹنا۔

اِخْذَامٌ۔ تھم جانا۔ نشہ کرنا۔

خُذَامَۃٌ۔ قطعہ۔ ٹکڑا۔

خَذِمٌ۔ کاٹنے والی جیسے خَذُوْمٌ ہے۔

کَاَنَّکُمْ بِالتُّرْکِ وَقَدْ جَاءَتْکُمْ عَلٰی بَرَاذِیْنَ مُخَذَّمَۃِ الْاٰذَانِ۔ گویا تم ترکوں سے مقابلہ کر رہے ہو وہ ترکی گھوڑوں پر جن کے کان کٹے ہیں سوار تم سے لڑنے کو آئے ہیں (یہ پیشینگوئی آپ کی سچی ہوئی ترکوں نے عربوں سے جنگ کی اور خلافت عباسیہ کو تباہ کیا) نہایہ میں ہر تلوار کو مِخْذَم کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹتی ہے۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَاسْتَرْسِلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاخْذِمْ۔ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ اور جب تکبیر کہہ تو جلدی جلدی' ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے حائے حطی سے۔

اُتِیَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ وَھُوَ اَمِیْرٌ عَلَی الْعِرَاقِ بِثَلَاثَۃِ نَفَرٍ قَدْ قَطَعُوا الطَّرِیْقَ وَخَذَمُوْا بِالسُّیُوْفِ۔ عبد الحمید کے پاس جو عراق کے حاکم تھے تین شخص لائے گئے جنہوں نے رہزنی کی تھی اور لوگوں کو تلوار سے مارا تھا۔

بِمَوَاسِیَ خَذِمَۃٍ۔ تیز کاٹنے والے استروں سے۔

فَضَرَبَا حَتّٰی جَعَلَا یَتَخَذَّمَانِ الشَّجَرَۃَ دونوں وار کرنے لگے اور درخت کو (جو بیچ میں حائل تھا) کاٹنا شروع کر دیا۔

مِخْذَمٌ۔ آنحضرت صؐ کی ایک تلوار کا نام تھا کذا فی مجمع البحرین۔

خَذَیٰ۔ ڈھیلا ہونا، لٹک جانا۔

اِسْتِخْذَاءٌ۔ عاجزی کرنا۔

اِذَا کَانَ الشَّقُّ اَوِ الْخَرْقُ اَوِ الْخَذَاءُ فِیْ اُذُنِ الْاُضْحِیَۃِ فَلَا بَأْسَ۔ اگر قربانی کے جانور کا کان چرا یا پھٹا ہو یا لٹکا ہو تو کوئی قباحت نہیں۔

خُذَیٌّ۔ گدھا چونکہ اُسکے کان لٹکے ہوتے ہیں۔

رَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ بِالْخَذَوَاتِ۔ میں نے ابوبکر صدیق رضؓ کو خذوات میں دیکھا وہ ایک مقام کا نام ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

خَرْءٌ یا خِرَاءَۃٌ یا خِرَاءَۃٌ یا خُرُوْءٌ۔ پاخانہ پھرنا، ہگنا۔
عرب لوگ کہتے ہیں خَرِئَتْ بَیْنَہُمُ الضَّبُعُ۔
بجو نے اُن کے درمیان ہگ دیا۔ یعنی اُن میں
آپس میں دشمنی ہو گئی۔

خُرْءٌ یا خَرْءٌ۔ گُوہ جیسے خُرْآنٌ اور خِرَاءٌ ہے۔
مَخْرَأَۃٌ اور مَخْرُأَۃٌ اور مَخْرُأَۃٌ۔ پاخانہ
یا مقعد (گانڈ)۔

اِنَّ نَبِیَّکُمْ یُعَلِّمُکُمْ کُلَّ شَیْئٍ حَتَّی الْخِرَاءَۃَ
تمہارے پیغمبر تم کو ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک
کہ ہگنا بھی۔ ایک روایت میں بہ فتحہ خا وارد ہے۔ لوزی
نے کہا خِرَاءَۃٌ بکسرۂ خا ہے کے ساتھ پاخانہ پھرنا
اور بغیر ہا کے یعنی خِرَاءٌ یا خُرَاءٌ گُوہ۔

یُدَہْدِہُ الْخُرَاءَ بِاَنْفِہٖ۔ اپنی ناک سے گُوہ
ڈھکیلتا ہے (کھانے کے لئے بل میں لیجاتا ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ مَخْرُوْءَۃٌ اور مَخْرَءَۃٌ
اور مَخْرُوْءَۃٌ۔ پاخانہ کا مقام (مقعد)۔

اَمَرَ بِرَجُلٍ فَلُوِّثَ فِیْ مَخْرُوْءَۃٍ۔ ایک شخص
کو حکم دیا اُس پر گُوہ پھینکا گیا۔

خَرْبٌ۔ گانڈ پر مارنا، یا گانڈ مارنا، سوراخ کرنا، چیرنا۔
ویران کرنا، چور ہونا، چرانا، ویران ہونا۔

خَرْبٌ۔ کان چیرنا۔

تَخْرِیْبٌ اور اِخْرَابٌ۔ خراب کرنا، ویران کرنا،
برباد کرنا۔

اَلْحَرَمُ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ
یا خُرْبَۃٍ یا خِزْیَۃٍ۔ حرم اُس کو پناہ نہیں دیتا جو
مجرم ہو یا عیب یا چوری یا قصور کر کے بھاگا ہو،
ایک روایت میں بِخَزْیَۃٍ ہے یعنی شرم اور
رسوائی کا کام کر کے یا بِخِزْیَۃٍ یعنی ایک برائی
کا کام کر کے۔ ایک روایت میں بِخُرْبَۃٍ ہے یعنی
قصور کر کے۔ اصل میں خَرْبَۃٌ اور خُرْبَۃٌ اونٹ کی
چوری کو کہتے تھے پھر ہر چوری اور قصور کو کہنے
لگے۔

خَرِبُ الْمَدِیْنَۃِ یا خَرْبُ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ
کے کھنڈر۔

مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَۃِ اِخْرَابُ الْعَامِرِ
وَعِمَارَۃُ الْخَرَابِ۔ قیامت کی ایک نشانی
یہ ہے کہ آباد مقاموں کا ویران ہونا اور ویران کا
آباد ہونا، یا اچھے آباد مقام کو ویران کرنا ویران
کو آباد کرنا جیسے مُسرف اور عیش پسند امیروں کی
عادت ہوتی ہے کہ مکان ہوتے ہوئے اپنے
بزرگوں کے آباد گھروں کو منحوس سمجھ کر خالی اور
ویران کر دیتے ہیں اور ویران مقاموں کو آباد،
وہاں نئے نئے گھر بناتے ہیں۔

کَانَ فِیْہِ نَخْلٌ وَّقُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ
خِرَبٌ یا خَرِبٌ یا خِرَبٌ یا حَرْثٌ۔ اُس جگہ
کھجور کے درخت تھے مشرکوں کی قبریں تھیں کھنڈر
تھے یا کھیت تھے۔

فِیْ اَیِّ الْخُرْبَتَیْنِ اَوْ فِیْ اَیِّ الْخُرْزَتَیْنِ اَوْ فِیْ
اَیِّ الْخُصْفَتَیْنِ۔ ایک شخص نے پوچھا
عورتوں کے دبر (گانڈ) میں جماع کرنا کیسا ہے
فرمایا جس سوراخ میں دونوں سوراخوں میں سے
تو چاہے (یعنی خواہ فرج میں دخول کر یا دبر میں
اپنی بیوی یا لونڈی سے ہر طرح اختیار ہے، ایک
سُنّی صاحب شیعہ صاحب سے کہنے لگے تمہارے
یہاں وطی فی الدبر درست ہے انہوں نے کہا
خود قرآن میں ہے فاتوا حرثکم انی شئتم، سُنّی
صاحب کہنے لگے حرث کے لفظ سے خود معلوم
ہوتا ہے کہ فرج مراد ہے اور دبر تو فرث یعنی پلیدی

ہے، شیعہ صاحب نے کہا اچھا تو بقول یاران جو کوئی جماع کرے تو اس کو بھی کیا حرام کہیں گے کیونکہ وہ حرث نہیں ہے، تب سنی صاحب لاجواب ہو گئے ہمو گئے:۔ کہتا ہے امام شافعی رح جو پہلے وطی فی الدبر کے قائل تھے انہوں نے بھی امام محمدؒ کو اسی تقریر سے الزام دیا، اور اصل یہ ہے کہ جیسے جمہور اہل سنت کے نزدیک وطی فی الدبر ناجائز ہے اسی طرح جمہور امامیہ بھی اسکو ناجائز کہتے ہیں اور سنیوں کا یہ اعتراض شیعوں پر کہ ان کے نزدیک وطی فی الدبر جائز ہے محض لغو ہے کیونکہ بعض اکابر اہل سنت اور صحابہ سے بھی اسکا جواز منقول ہے)۔

کَاَنِّیْ بِحَبَشِیٍّ مُخَرَّبٍ۔ گویا میں ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں جسکا کان چھیدا ہوا ہے (اسکے کان میں سوراخ ہے)۔

یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ۔ کعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کریگا۔

کَاَنَّہٗ اَمَۃٌ مُخَرَّبَۃٌ۔ جیسے وہ لونڈی ہے کان چھیدے ہوئی، نہایہ میں ہے کہ کان میں جو سوراخ کیا جائے یعنی ثقبہ اسکو خُرْبَہ کہتے ہیں بضمۂ خائے معجمہ۔

یُقَلِّدُ ھَا خُرَّابَۃً۔ (عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی قربانی کے جانور کی تقلید کرنا چاہے اور جوتی لٹکانے میں بخیلی کرے) انہوں نے کہا نوشادان کا چھلا لٹکا دے۔

خُرَّابَہٗ یا خُرَّابَہ۔ جو چھلا پتھر اور خرما کی چھال سے گول بنایا جاتا ہے اُس میں ایک سوراخ کرکے رسی باندھ دیتے ہیں اور ہر گول سوراخ

کو خربہ کہیں گے۔

ذَلَا سَتَرْتِ الْخَرَبَۃَ۔ اُس نے عیب نہیں چھپایا (یعنی ستر)۔

اَنَا الْخَرُّوْبَۃُ وَسَکَتَتْ (حضرت سلیمانؑ جہاں نماز پڑھتے وہاں ہر روز ایک درخت اُگا ہوا پاتے اُس سے پوچھتے تو کونسا درخت ہے وہ کہتا میں فلانا درخت ہوں فلانے ملک میں اُگتا ہوں بیماری کی دوا ہوں جب آپکے حکم سے وہ درخت کاٹا جاتا اور ایک تھیلی میں رکھ کر اُس پر لکھدیا جاتا کہ یہ فلاں بیماری کی دوا ہے اخیر میں خرنوبہ اُگا خشخاش کا درخت۔ بعضوں نے کہا اور ایک درخت ہے اُسکا پھل سیب کی طرح بکٹھا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا خرنوب کا درخت منتہی الارب میں ہے کہ خرنوب ایک خاردار درخت ہے اُسکا پھل سیب کی طرح ہوتا ہے لیکن بدمزہ آپ نے اُس سے پوچھا تو کونسا درخت ہے کہنے لگا میں خرنوبہ ہوں اور خاموش ہو رہا حضرت سلیمانؑ نے کہا اب یہ مسجد ویران ہوگی، اور میری بادشاہت جاتی رہے گی، اُس کے چند روز بعد ہی حضرت سلیمانؑ کی وفات ہوئی)۔

خُرَیْبَہٗ۔ ایک محلہ ہے بصرے میں۔

خَرِبَتْ خَیْبَرُ۔ خیبر ویران ہوا یا ویران ہو (یہ پیشنگوئی ہے یا بددعا۔ کرمانی نے کہا بطور تفاؤل کے آپ نے یہ فرمایا کیونکہ یہودی لوگ سبل پھاوڑے کدال وغیرہ لیکر نکلے تھے جو گرانے کے سامان ہیں)۔

وَیَمُرُّ بِالْخَرِبَۃِ۔ ویرانے سے گذریگا

خِرْبِزٌ۔ خربوزہ جس کو بطیخ کہتے ہیں۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَجْمَعُ بَيْنَ الرُّطَبِ وَ الْخِرْبِزِ۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ تازی کھجور اور خربوزہ ملا کر کھاتے (یہ عین حکمت تھی کھجور خربوزہ کی اصلاح کر جیسے منقی سیب کی)۔

خَرْبَشَۃٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا۔

كَانَ كِتَابُ فُلَانٍ مُخَرْبَشًا۔ اُس کا لکھا ہوا بگڑا ہوا تھا، نہایہ میں ہے کہ خَرْبَشَہ اور خَرْمَشَہ بگاڑنا، سوش کرنا۔

خُرْبُصَۃٌ۔ خوب چرنا، لیجانا، ایک چیز کو دوسری چیز سے تمیز دینا، جوان عورت پر گوشت۔

مَنْ تَحَلَّی ذَهَبًا اَوْ حَلَّی وَلَدَهُ مِثْلَ خَرْبَصِيصَةٍ۔ جو شخص سونا پہنے یا اپنے لڑکے کو پہنائے گو خربصیصہ کے برابر۔ (خربصیصہ ریتی میں جو چھوٹا ذرہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے ٹڈے کی آنکھ کیطرح)

إِنَّ نَعِيمَ الدُّنْيَا اَقَلُّ وَ اَصْغَرُ عِنْدَ اللهِ مِنْ خَرْبَصِيصَةٍ۔ دنیا کی نعمتیں اللہ کے نزدیک خربصیصہ سے بھی زیادہ کم اور حقیر ہیں، خیط میں ہے کہ خربصیصہ زیور کا ایک دانہ، جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا عَلَيْهَا خَرْبَصِيصَةٌ اُس عورت کے جسم پر ایک خربصیصہ بھی نہیں ہے یعنی کچھ زیور نہیں ہے، اردو میں یوں کہتے ہیں ایک چاندی کا چھلہ تک نہیں ہے۔

خَرْبَقَۃٌ۔ جلدی چلنا، گوز لگانا، چیرنا، کاٹنا، بگاڑنا۔

خَرْبَقٌ۔ کٹکی۔

خِرْبَاقٌ۔ ایک صحابی کا نام تھا جن کو ذوالیدین بھی کہتے تھے۔

خَرْتٌ۔ سوراخ کرنا، پہچاننا،

خِرِّيتٌ۔ ملک کو خوب پہچاننے والا۔

خُرْتَۃٌ۔ سوراخ۔ روزن۔

كَأَنَّمَا اَتَنَفَّسُ مِنْ خُرْتِ اِبْرَةٍ۔ (عمرو بن عاص مرتے وقت کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے) جیسے میں سوئی کے ناکے میں سے سانس لے رہا ہوں، یعنی سانس کا رستہ ایسا تنگ ہو گیا ہے سانس اٹک رہی ہے۔

وَاسْتَأْجَرَ رَجُلًا هَادِيًا خِرِّيتًا۔ ایک شخص کو اجرت پر ٹھہرایا جو رستہ بتانے والا جنگل کے رستے خوب پہچاننے والا تھا، بعضوں نے کہا کہ سوئی کے ناکے برابر جو رستہ تھا اُسکو بھی پہچاننے والا اور یہ شخص بنی دیل قبیلے کا تھا ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے وقت اُس کو رستہ بتانے کے لئے مقرر کیا تھا)۔ مجمع البحرین میں ہے اُس کی جمع خراریت ہے۔

سَمِيعٌ لَا بِخُرُوتٍ۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا ہے بغیر سوراخ کے (یعنی اُس کے کان اور کان کے سوراخ ہماری طرح نہیں ہیں)۔

خُرْثِیٌّ۔ گھر کا سامان

خَرْثَاءُ۔ مرغی گوشت لٹکی ہوئی۔

خُرْثَاءُ۔ لال چیونٹی۔

جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ وَ خُرْثِیٌّ۔ آنحضرتؐ کے پاس قیدی آئے اور گھر کے سامان (چکی چولھا چوکی وغیرہ)

خَرْجٌ یا خَرَاجٌ۔ پیداوار، محصول جو بادشاہ یا زمین کا مالک لیتا ہے آمدنی، جیسے خَرَاجٌ یا خِرَاجٌ یا خُرَاجٌ بحرکات ثلثہ برخائے جمہ۔

خُرَاجٌ بضمہ خاء دنبل یا ورم

خَرْجٌ۔ خورجی، اور خرجیہ کو بھی کہتے ہیں۔

خُرُوْجٌ اور مَخْرَجٌ۔ نکلنا۔

تَخْرِیْجٌ اور اِخْرَاجٌ۔ نکالنا۔

مُخَارَجَةٌ۔ وہ معاملہ جو مالک غلام سے کرتا ہے کہ ہر مہینے اتنا ادا کرے۔

خَارِجٌ۔ نکلنے والا اور جس کا قبضہ جائداد پر نہ ہو۔

اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔ آمدنی اُسی کو ملے گی جو جائداد کا ضامن اور جواب دار ہے مثلاً ایک غلام خریدا اُس کو کام میں لگایا کچھ منفعت کمائی اب اُس میں ایسا عیب نکلا جو بائع نے مشتری کو نہیں بتلایا تھا اور مشتری نے اُس عیب کی وجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر دیا تو مشتری اپنی قیمت بائع سے واپس لے لے اور غلام کی کمائی جو مشتری کے پاس ہوئی وہ مشتری ہی کی ہوگی، کس لئے کہ وہ اُس غلام کا ضامن اور جواب دار تھا اگر وہ ہلاک ہو جاتا تو اُسی کا نقصان ہوتا، شریح جو کوفہ کے قاضی تھے، انھوں نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا کہا عیب دار غلام کو پھیر دے اور جو کچھ اُس نے کمائی کی ہے وہ ضمان کی وجہ سے تیری ہوا ہے۔

طَيِّبٌ رِيْحُهَا طَيِّبٌ خَرَاجُهَا۔ ترنج کی بو بھی عمدہ ہے اور اُسکا مزہ بھی عمدہ ہے، مزے کو گویا خراج سے تشبیہ دی جو زمین سے حاصل ہوتا ہے۔

يَتَخَارَجُ الشَّرِيْكَانِ وَاَهْلُ الْمِيْرَاثِ۔ کسی جائداد کے شرکا جو تقسیم نہ ہوئی ہو اسیطرح ترکہ کے وارث جو تقسیم نہ ہوا ہو آپس میں اپنا حصہ دوسرے شریک یا وارث کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں گو اپنے حصے کی مقدار معلوم نہ ہو یا اُس پر قبضہ نہ ہوا ہو مگر اجنبی شخص کے ہاتھ اُس وقت تک نہیں بیچ سکتے جبتک جائداد کی مقدار معلوم اور معین اور اُس پر قبضہ نہ ہو جائے، عطا نے اُس کی تفسیر یوں روایت کی ہے کہ شرکا تخارج کر سکتے ہیں مثلاً مال شرکت میں سے ایک شریک دس دینار نقد لے لے اور دوسرا دس دینار کا مقابلہ لے لے جو کسی پر قرض ہوں۔

فَاَخْتَرِجُ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ۔ کئی کھجوریں اپنے تیردان میں سے نکالیں۔

اِنَّ نَاقَةَ صَالِحٍ كَانَتْ مُخْتَرَجَةً۔ حضرت صالح ؑ کی اونٹنی (جو اُن کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی) مخترجہ تھی (یعنی بختی اونٹ کی طرح)۔

دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ يَوْمَ الْخُرُوْجِ فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاثُوْرٌ عَلَيْهِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ وَصَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَمِلْبَنَةٌ۔ سوید ابن غفلہ نے کہا میں عید کے دن حضرت علیؓ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں اُن کے سامنے ایک خوان دھرا ہے اُس پر گیہوں کی روٹی بن چھنے آٹے کی دھری ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں خطیفہ ہے (حریرہ دودھ اور آٹے کا) اور ایک چمچہ ہے۔ (سبحان اللہ کیا حکیمانہ غذا تھی آنحضرت ؐ اور صحابہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے، جسکو خشکار کہتے ہیں، طبًّا یہی روٹی سریع الہضم اور عمدہ غذا ہے۔ اور خوّاری یعنی میدہ کی روٹی سخت مضر اور مسدد اور باعث قولنج اور بواسیر ہے مگر ہمارے زمانہ کے امیر اور امرا جاہل محض وہ میدہ کی روٹیاں گلگلے اور پوڑیاں بڑے مزے سے اُڑایا کرتے ہیں، کھا لینا آسان ہے لیکن فضلہ نکالنا مشکل ہے۔ بقول شیخ

تواں بحلق فرو بردن استخوان درشت

ولے شکم بدرد چوں بہ پیچد اندر ناف

قدم الخزرج قبل الزلوج پر ان کو کچھ التفات نہیں ہے، چوہے کی طرح جو ہے دان میں پھنس جاتی ہیں پھر اپنی بے عقلی پر روتے اور چلاتے اور بلبلاتے ہیں)۔

لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ۔ (طاعون جہاں ہو وہاں سے نکلنا اُس حالت میں منع ہے) جب بھاگنے کی نیت سے نکلے (اگر کوئی اور ضرورت کی وجہ سے نکلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا)۔

کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ۔ ابو بکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا وہ اُن کو روزانہ آمدنی دیا کرتا (انہوں نے اُس پر تین صاع غلہ یا کھجور کے روزانہ مقرر کر دئے تھے ایک بار وہ کاہن کی اجرت میں جو کھانا ملا تھا لے کر آیا ابو بکرؓ نے اُسکو کھا لیا جب اُن کو معلوم ہوا کہ یہ کھانا کاہن کی اجرت کا تھا تو قے کر کے نکال ڈالا)۔

بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت مدینہ کی طرف نکلے۔

خَوَارِجُ۔ ایک فرقہ ہے گمراہ فرقوں میں سے۔ اُن کی سات شاخیں ہیں اباضیہ اور محکمیہ، اور جلیسیہ، اور ازارقہ، اور بخدات، اور صفریہ، اور عجاردہ یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں، عبداللہ بن عمرؓ انکو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے، کیونکہ انہوں نے اُن آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں، مسلمانوں پر چیپ دیا اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اُس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔

مُتَخَرِّفٌ۔ کہتا ہے جو کوئی شرک اصغر کے کاموں پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا اُن کو قتل کے لائق سمجھ یا اُن کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے گو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرے۔ شرک اصغر یہ ہے کہ آدمی توحید کا عقیدہ رکھ کر بعضے ایسے کام کرے جو مشرک کیا کرتے ہیں مثلاً باپ دادا کی قسم کھانا قبروں پر روشنی کرنا۔ قبر کو بوسہ دینا۔ قبر پر غلاف چڑھانا، تعزیہ بنانا، عبدالحسین یا عبدالنبی، یا عبدالغوث، اس قسم کے نام رکھنا، غیر خدا کی ندا کرنا مثلاً یا رسول اللہ، یا علی، یا حیدر کرار بشرطیکہ اُن کو قادر مختار نہ جانے بلکہ صرف محبت کیوجہ سے پکارے وغیرہ وغیرہ۔

اَوَ مُخْرِجِیَّ۔ کیا وہ مجھکو نکال دینے والے ہیں

یَاْخُذُ عَلَیْہَا خَرْجًا۔ وہ اس پر اجرت لے۔

کَذَّابَیْنِ یُخْرِجَانِ بَعْدِیْ۔ دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی میرے بعد اُن کو عروج ہوگا ورنہ وہ آپ کی حیات میں نکل چکے تھے)۔

مِنْ بِئْرٍ خَارِجَۃٍ یا مِنْ بِئْرِ خَارِجَۃَ یا مِنْ بِئْرِ خَارِجَۃَ۔ یعنی اُس کنوے سے جو باغ کی باہر تھا، یا خارجہ کے کنوے سے (جو ایک شخص کا نام ہے)۔

خَرَجَ بِہٖ خُرَاجٌ۔ اُس کو ایک پھوڑا نکل آیا۔

یَخْرُجُ مِنْ اَصْلِہِمَا النَّہْرَانِ۔ اُس کے جڑ میں سے دو نہریں نیل اور فرات کی نکلتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی دنیا کے نیل اور فرات کیطرح دو نہریں ہیں جنکا نام یہی ہے، بعضوں نے کہا ان نہروں کا مادہ سدرۃ المنتہی سے آکر پہاڑوں میں رکھا گیا اور یہ نہریں اُن میں سے پھوٹیں)۔

نُرِیْدُ اَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَی النَّاسِ۔ ہم نے یہ چاہا حج کریں پھر خارجی مذہب اختیار

کریں۔

فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ فَأَخْرِجْ۔ جس کے دل میں گیہوں کے ایک دانہ برابر ایمان ہو اُس کو بھی دوزخ سے نکال لے۔

مَا تَقَرَّبَ عَبْدٌ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ۔ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بندے کے لئے اُسکے کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہے جو اُس میں سے نکلا ہے (یعنی تلاوت قرآن سب سے بڑا ذریعہ تقرب خداوندی کا ہے، بعضوں نے کہا منہ کی ضمیر بندہ کی طرف پھرتی ہے یعنی جو بندے کی زبان سے نکلتا ہے مراد ذکر الٰہی اور قرآن ہے۔

وَأَخْرِجَتْنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةً۔ ہماری خورجیاں اُس سے بھری ہوئی تھیں۔

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ۔ چار آدمی دوزخ سے نکلیں گے (اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر حکم ہوگا ان کو دوزخ میں لے جاؤ)۔

خَارَجَ غُلَامَهٗ۔ اُس نے اپنے غلام پر ایک محصول مقرر کیا (کہ روزانہ یا ماہانہ اتنا دیا کرے)۔

خَرَجَ فَظَنَّ أَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ۔ آپ صفوں میں سے نکلے اُسوقت آپ کو خیال آیا کہ عورتوں کو میری آواز نہیں پہنچی۔

مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا۔ اب اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے۔

فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ۔ جب (جمعہ کے دن) امام باہر نکلے (خطبہ سنانے کو) اُسوقت (لکھنے والے فرشتے) بہیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کو ایک علیحدہ مقام میں رہنا مستحب ہے اور صرف خطبہ شروع کرتے وقت مسجد میں آنا چاہئے)۔

خَارِجَةُ بْنُ حُذَافَةَ۔ ایک شخص کا نام تھا جو عمرو ابن عاص کے مشابہ تھا صورت میں وہ اُن کے دھوکے میں مارا گیا (عمرو بن عاص بچ گئے اسیطرح معاویہ بھی کچھ زخمی ہوکر بچ گئے، لیکن حضرت علیؑ کی قضا آن پہنچی تھی آپ شہید ہوئے، یہ تین مردود خارجیوں نے صلاح کی تھی کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور علی رضؓ کو مار ڈالیں تو قصہ جھگڑا تمام ہو)۔

خَرَاجُ مُقَاسَمَةٍ۔ بٹائی جس کا رواج اگلے زمانہ میں تھا۔

خَرَاجُ تَوْظِيفٍ۔ نقدی ٹھہراؤ اسکا رواج اب اکثر حکومتوں میں ہے۔

يَوْمُ الْخُرُوْجِ۔ قیامت کو بھی کہتے ہیں۔

فَخَارَجَهُمْ عَلٰى أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ لَهُمْ۔ آپ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ کیا کہ زمین وہی رکھیں (اُس میں جوتے بوئیں) اور آدھا حصہ پیداوار کا دیا کریں۔

إِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ۔ جب تو پاخانہ جائے

رَجُلٌ مَاتَ فِي بِئْرِ مَخْرَجٍ۔ ایک شخص پاخانہ کے سنڈاس میں گر کر مرگیا۔

ذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَ عَلِيٍّ۔ حضرت علی رضؓ کے سامنے خارجیوں کا ذکر آیا، کیا وہ کافر ہیں؟ فرمایا کفر سے بھاگ کر تو انہوں نے خروج اختیار کی ہے پھر کہا کیا منافق ہیں فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں یہ تو اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں، صبح اور شام اُسی کی یاد میں رہتے ہیں نہیں ان لوگوں پر آفت آئی شیطان نے بہکا دیا اندھے اور بہرے ہوگئے (کسی کی بات نہیں سنتے، بس جو اپنے لوگ کہیں اُسی کو مانتے ہیں، دوسرے مسلمانوں کی نہ تقریر سنتے ہیں نہ اُن کی کتابیں

دیکھتے ہیں یہ بھی ایک جہالت اور بے عقلی ہے۔

خَرْدَلَۃٌ ۔ کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھینکنا، گرنا، رائی کا دانہ۔
فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ یا اَلْمُخَرْدَلُ یا اَلْمُجَرْدَلُ ۔ (پلِ صراط پر) گذرنے والوں سے کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ ہلاک ہوگا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا یا دوزخ میں گرا دیا جائیگا، کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَادِيْلُ ۔ لوگوں کا گوشت جو مٹی میں لا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ یا يُخَرْدَلُ یا يُجَرْدَلُ یعنی کوئی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا کوئی ہلاکت کے قریب ہو جائیگا۔ جَرْدَلَۃٌ ہلاکت کے قریب پہنچنا۔

مِثْقَالُ حَبَّةٍ اَوْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ ۔ ایک دانہ یا ایک رائی کے برابر ایمان، طیبی نے کہا یہ قلت کی تمثیل ہے حقیقتاً وزن مراد نہیں ہے کیونکہ ایمان جسم نہیں ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں قیامت میں ایمان بھی اور اعمال کی طرح اگر جسم ہو تو کیا بعید ہے۔ ایمان سے یہاں ثمرۂ ایمان مراد ہے یعنی یقین، اور اطمینان قلبی۔

خُرْدِیْقٌ ۔ شوربا یہ معرب ہے خورد یگ کا۔
دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ كَانَ يَبِيْعُ الْخُرْدِيْقَ ۔ آنحضرت ﷺ کو ایک غلام نے دعوت دی جو شوربا بیچا کرتا تھا (وہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کی دعوت کیا کرتا آپ قبول فرماتے) فراء شاعر کہتا ہے قَالَتْ سُلَيْمٰى اشْتَرِ لَنَا دَقِيْقًا ۔ وَاشْتَرِ شَحِيْمًا نَتَّخِذْ خُرْدِيْقًا ۔ سلیمی نے کہا تھوڑا آٹا ہمارے لئے اور چربی مول لے ہم شوربا بنائینگے۔

خَرٌّ ۔ یا خُرُوْرٌ اوپر سے نیچے گرنا۔

خَرِيْرٌ ۔ آواز کرنا، خراٹے لینا۔
بَايَعْتُهٗ عَلٰى اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا ۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ جب گرونگا تو (اسلام پر قائم رہ کر) یعنی ایمان ہی پر مرونگا یا ہر معاملہ درستی کے ساتھ کروں گا نہ میں غبن کرونگا نہ کسی کو غبن کرنے دونگا۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ ۔ اُس کے گناہ گر جائینگے ایک روایت میں جَرَتْ خَطَايَاهُ ہے یعنی وضو کے پانی کے ساتھ بہ جائینگے۔

خَرَرْتَ مِنْ يَّدَيْكَ ۔ تو اپنے ہاتھوں آپ گرا یعنی قصور کیا اس کی وجہ سے ذلیل ہوا سزا پائی، بعضوں نے کہا تو شرمندہ تھا، جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَرِرْتُ عَنْ يَّدِيْ ۔ یعنی میں شرمندہ ہوا۔

مَنْ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ سَمِعَ خَرِيْرَ الْكَوْثَرِ ۔ جو شخص اپنی انگلیاں کانوں میں گھسیڑے وہ کوثر کی آواز سنیگا یعنی کوثر کے جوش کی آواز کی طرح ایک آواز اُس کے کان میں آئیگی۔

وَاِذَا اَنَا بِغَدِيْرٍ خَرَّارٍ ۔ میں یکایک ایک جوش مارنے والے چشمے پر پہنچا۔

خَرَّارٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے قریب۔ وہاں آنحضرت ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ ۔ حضرت ایوب پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک بڑا گچھا اوپر سے آگرا۔

يَخِرُّ بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
(قرآن کی ایک آیت تاویل آدمی اپنی رائے اور
خواہش سے کرتا ہے اور) اُس کی وجہ سے اتنا نیچے
گر جاتا ہے اُس سے بھی زیادہ جتنی زمین آسمان
سے نیچے ہے۔
خَرْخَرَۃٌ۔ خراٹا جو سوتا ہوا آدمی نکالتا ہے یا
جسکا گلا گھونٹا جاتا ہے۔
خَرْزٌ۔ ستالی ڈال کر سینا۔
يَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ۔ ایک گھر میں جوتے سی
رہے تھے یا موزہ۔
خَرَزَۃٌ۔ نگینہ الماس کا ہیرا یا قوت کا یا عقیق کا۔
یا اور کسی جواہر کا یا کانچ کا۔
خُرْنَاۃٌ۔ لشکر، اُس کی جمع خُرْنٌ ہے۔
خُرَيْزٌ۔ ایک درد ہے جس میں سوئیاں کی چبھن
سا معلوم ہوتا ہے۔
مِخْرَزٌ۔ ستالی، جوتہ سینے کا آلہ۔
سَافِرْ بِمِخْرَزِكَ۔ اپنے جوتے سینے کا
آلہ سفر میں ساتھ رکھ۔
خَرَسٌ۔ گونگا ہونا، خاموش ہونا۔ ابر کا بن آواز ہونا
اسی طرح پہاڑ کا۔
هِيَ صُمْتَةُ الصَّبِيِّ وَخُرْسَةُ مَرْيَمَ۔ کھجور
بچوں کو چپ کرنے کی چیز ہے (جب وہ روئے
ایک کھجور دیدی تو خاموش ہو رہتے ہیں) اور حضرت
مریم کی اچھوانی ہے (اچھوانی وہ کھانا جو زچہ
کو زچگی کے بعد دیا جاتا ہے)۔
خُرْسٌ۔ وہ کھانا زچگی کے وقت لوگوں کو کھلایا
جائے۔
أَفِي عُرْسٍ أَوْ خُرْسٍ أَوْ إِعْذَارٍ۔ (حضرت
حسان بن ثابت رض کو جب کوئی دعوت دیتا تو

پوچھتے) کیا شادی کی دعوت ہے یا زچگی کی یا
ختنہ کی (بس ان تینوں میں سے کوئی دعوت ہوتی
تو قبول کرتے ورنہ قبول نہ کرتے)۔
لَا وَلِيمَةَ إِلَّا فِي خُرْسٍ وَعَدَّ مِنْهَا
الْخُرْسَ۔ دعوت پانچ طرح کی ہے اور ان
میں سے ایک زچگی کی دعوت کو بیان کیا۔
وَلَوْ شِئْتَ لَأَخْرَسْتَنِي۔ اگر تو چاہتا تو مجھ کو
گونگا بنا دیتا (میں زبان کے گناہ نہ کر سکتا)۔
خُرَاسَانُ۔ ایک مشہور ولایت ہے بلاد عجم میں۔
خُرْسِيٌّ یا خُرَاسِيٌّ یا خُرَاسَانِيٌّ تینوں طرح
نسبت آئی ہے۔ محیط میں خُرَاسِيٌّ اور
خُرَسَنِيٌّ کو بھی زیادہ کیا ہے۔
خَرَسٌ۔ مشہور۔
خَرَّاسٌ۔ مشہور بیچنے والا یا بنانے والا۔ خُرُوسٌ
جمع ہے خَرَسٌ۔
خَرْشٌ۔ کھونسا دینا، مارنا، کھانا۔
إِنَّهُ أَفَاضَ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ
ابوبکر صدیق رض (عرفات سے) اپنے اونٹ
کو ٹیڑھے منہ کی چھڑی سے مار رہے تھے۔
لَوْ رَأَيْتُ الْعِيرَ تَخْرِشُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
مَا مَسِسْتُهَا۔ اگر میں گورخر دیکھوں جو مدینہ
کے دونوں کناروں میں کھانا ڈھونڈ رہا ہو تو میں
اُس کو ہاتھ نہ لگاؤں (کیونکہ مدینہ حرم ہے مکہ کی
طرح)۔ بعضوں نے کہا خَارِشَۃٌ خراشا کرنا اخذ
بمعنی لینے اور حاصل کرنے کے ایک روایت
میں تَجْرُشُ جیسے اوپر گذر چکا۔ حربی نے کہا
میں سمجھتا ہوں یہ تَخْرِشُ ہے جرس سے بمعنی
کھانے کے۔
كَانَ أَبُو مُوسَى يَسْمَعُنَا وَنَحْنُ نُخَارِشُهُمْ

فَلاَ یَنْھَانَا۔ ابو موسیٰ اشعری سنتے رہتے۔ ہم گاؤں والوں سے اپنی مہمانی کا کھانا زبردستی لیتے وہ ہم کو منع نہ کرتے۔

مِخْرَشَۃٌ اور مِخْرَاش۔ وہ لکڑی جس سے موچی چمڑے پر لکیر کرتا ہے اُسکو مخط بھی کہتے ہیں اور مخرش اور مخراس ٹیڑھے منہ کی لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرَبَ رَأْسَہٗ بِمِخْرَشٍ۔ اُس کے سر پر ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے مارا۔

خُرْشٌ۔ گھر کا کم قیمت سامان، جمع خُرُوْشٌ ہے خُرَاشَۃٌ۔ چورہ جو کسی چیز کے چھیلنے یا رگڑنے میں گرے۔

تَخَارَشَتِ الْکِلَابُ۔ کتے ایک دوسرے پر بھڑک اٹھے (لڑنے کے لئے چلے)

خَرْصٌ۔ جھوٹ بولنا۔ گمان سے ایک بات کہنا۔ اندازہ کرنا، اٹکل کرنا، بند کر دینا، درست کرنا۔

خَرَصٌ۔ بھوکا ہونا سردی کے ساتھ۔

تَخْرِیْصٌ۔ سوراخ کرکے جوڑنا۔

اِخْتِرَاصٌ۔ جھوٹ بولنا۔

خِرْصٌ۔ چھلا، نیزہ، تھیلی۔

خَرَّاصٌ۔ جھوٹا، کذاب۔

خُرْصٌ۔ شاخ، نیزہ، چھلا، اُس کی جمع خِرْصَانٌ ہے۔

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ جَعَلَتْ فِیْ اُذُنِھَا خُرْصًا مِّنْ ذَھَبٍ جُعِلَ فِیْ اُذُنِھَا مِثْلُہٗ خُرْصًا مِّنَ النَّارِ۔ جو عورت اپنے کان میں سونے کا بالا ڈالے تو اتنا ہی بالا آگ کا اُس کے کان میں پہنایا جائے گا (نہایہ میں ہے کہ یہ اُس وقت کی حدیث ہے جب عورتوں کو بھی سونا پہننے کی ممانعت تھی بعد اُس کے یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اور عورتوں کو سونا پہننا درست ہوگیا، بعضوں نے کہا وہ عورت مراد ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

مُؤَلِّفٌ۔ کہتا ہے یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے دوسرے اگر آنحضرتؐ کا یہ مطلب ہوتا تو سونے کی تخصیص کیوں فرماتے، تو صحیح یہی ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے، بعضوں نے کہا مراد وہ عورت ہے جو فخر اور تکبر کی راہ سے پہنے، اس صورت میں حدیث منسوخ نہ ہوگی۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَۃُ تُلْقِی الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ۔ کوئی عورت چھلا اور انگوٹھی (صدقہ کے طور پر) ڈالنے لگی (جب آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو صدقہ کی ترغیب دی)۔

اِنَّ جُرْحَ سَعْدٍ بَرَأَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْہُ اِلَّا کَالْخُرْصِ۔ سعد کا زخم چنگا ہوگیا ایک چھلہ کے برابر باقی رہا۔

اَمَرَ بِخَرْصِ النَّخْلِ وَالْکَرْمِ۔ آنحضرتؐ نے کھجور اور انگور کا اٹکل کرنے کا حکم دیا (یعنی اندازہ کرنے کا کہ کس قدر میوہ درختوں پر سے نکلیگا)۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں کَمْ خِرْصُ اَرْضِکَ۔ تیری زمین کے پیداوار کا کیا تخمینہ ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَاْکُلُ الْعِنَبَ خَرْصًا۔ آنحضرتؐ انگور کو خرص کے طور پر کھاتے (یعنی گچھہ منہ میں رکھ لیتے پھر باریک ٹہنیاں اُسکے منہ سے نکال کر پھینکتے) ایک روایت میں خرطًا ہے معنی وہی ہے یا یہ معنی ہے کہ سونت کر کھاتے اُسکو ٹہنیوں

سے جدا کرکے۔

بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ۔ اس باب میں کھجور کے اٹکل کا بیان ہے۔

رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔ آپ نے اٹکل کرکے عرایا کی اجازت دی (عرایا یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک یا دو یا چند درخت کھجور کے کسی مسکین کو دے پھر بار بار اُسکے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر اُن درختوں کے میوے کا اٹکل کرکے اتنے ہی خشک میوے کا بدل اُن درختوں کے میوہ کو مسکین سے خرید لے)۔

تُخْرَصُ ثَمَرَتُهُ ذَكُوتُهُ زَبِيبًا۔ انگور کا اٹکل کر لیا جائے پھر جتنا اٹکل کیا جائے اُسی حساب سے منقی (سوکھا انگور) زکوۃ میں دیا جائے۔

اُخْرُصُوهَا یا اِخْرِصُوهَا۔ اُسکا اٹکل (انداز) کر لو (کہ کتنی کھجور نکلے گی)۔

كُنْتُ خَرِصًا۔ میں بھوکا تھا سردی کا مارا ہوا۔

خَارِصٌ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ۔ جب تم اندازہ کرو تو جتنا زکوۃ کا مقدار ٹھہرے اُس سے) دو تہائی لو ایک تہائی مالک مال کو چھوڑ دو (یہ احتیاطاً ہے کس لئے کہ شاید انداز میں غلطی ہوئی ہو اور حنفیہ نے مطلق اٹکل کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں سود حرام ہونے سے پہلے کی ہیں اور عتاب کی حدیث جسمیں اٹکل کا ذکر ہے انکار د کرتی ہے کیونکہ عتاب فتح مکہ کے دنوں میں اسلام لائے تھے اور سود اس سے پہلے حرام تھا۔

خَرْطٌ۔ سونتنا، چھیلنا، چھوڑنا، جماع کرنا، گوز لگانا۔

دست لانا، خوشہ منہ میں ڈال لینا پھر ٹہنیاں منہ سے نکال کر پھینکنا۔

كَانَ يَأْكُلُ الْعِنَبَ خَرْطًا۔ اسکے معنی ابھی گذر چکے ہیں۔

إِنَّكَ لَخَرُوطٌ۔ (ایک شخص کو حضرت علیؓ کے پاس لے کر آئے جس کی امامت سے لوگ ناراض تھے مگر وہ امام بن جاتا تھا آپ نے فرمایا) تو بڑا اجڈ جاہل آدمی ہے۔

خَرُوطٌ۔ اصل میں اُسکو کہتے ہیں جو حماقت کے ساتھ بہادری کرے، خواہ مخواہ ہر بات میں کود پڑے ہر شخص مشکلات میں پھنسائے۔

فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ۔ اپنی تلوار سونت لی (میان سے نکال لی)۔

خُرِطَ عَلَيْنَا الِاحْتِلَامُ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے کپڑے میں منی دیکھی تو فرمایا) ابھی یا احتلام تو ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَرَطَ دَلْوَهُ فِي الْبِئْرِ۔ اپنا ڈول کنوے میں چھوڑ دیا۔

خَرَطَ الْبَازِيَ۔ باز چھوڑا۔

خَرَطْتُ الْعُودَ۔ میں نے لکڑی کو سونتا۔

خَرَّاطٌ۔ لکڑی کو تراشنے والا برابر اور چکنا کرنے والا، اردو میں خرادنا کہتے ہیں۔

خَرْطُ الْقَتَادِ۔ قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اُسکا سونتنا مشکل ہے، اسیطرح مشکل کام کو خرط القتاد کہتے ہیں۔

خَرِيطَةٌ۔ تھیلی۔

خَرْطٌ۔ جھوٹ کو بھی کہتے ہیں۔

خَرْطَمَةٌ۔ سونڈ پر یا ناک پر مارنا، ناک بھوں چڑھانا، غصہ ہونا۔

خَرْطُوْمٌ - سونڈ ناک، تیز شراب جو جلدی نشہ کرے۔

خِفَافُھُمْ مُخَرْطَمَۃٌ - دجال کے ساتھی جو لوگ ہونگے اُن کے جوتوں کی نوکیں مڑی ہوئی ہونگی ایسے جوتے پہنے ہوں گے جیسے بعض ملکوں میں بنتے ہیں اُن کے سرے مڑے ہوئے)

خَرَاطِیْمُ الْقَوْمِ - قوم کے سردار اور عمائد۔

خَرْعٌ - چیرنا۔

خَرَعٌ - ضعیف ہونا، دہشت پانا، ٹوٹ جانا

خَرَاعَۃٌ اور خُرُوْعٌ - جوڑوں کا ڈھیلا اور نرم ہونا، پھٹ جانا، چر جانا، ریزہ ریزہ ہوجانا۔

اِخْتِرَاعٌ - چیرنا، نئی نکالنا، پیدا کرنا۔

اِنَّ الْمُغِیْبَۃَ یُنْفَقُ عَلَیْھَا مِنْ مَالِ زَوْجِھَا مَالَمْ تَخْتَرِعْ مَالَہٗ - جس عورت کا شوہر غائب ہو (اُسکا پتہ نہ معلوم ہو کہاں ہے) تو خاوند کی جائداد میں سے اُسکو خرچہ دیا جائیگا جب تک وہ اُس کو تباہ نہ کرے یا اُس میں خیانت نہ کرے۔

لَوْ سَمِعَ اَحَدُکُمْ ضَغْطَۃَ الْقَبْرِ لَخَرِعَ اگر تم میں سے کوئی قبر کا دبوچنا سُنے تو دہشت میں آجائے۔

لَوْلَا اَنَّ قُرَیْشًا تَقُوْلُ اَدْرَکَہُ الْخَرَعُ لَقُلْتُھَا - (ابو طالب مرتے وقت کہنے لگے) اگر قریش کے لوگ یہ نہ کہیں کہ ابو طالب ڈر گیا (دہشت پا گیا) تو میں کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہہ لیتا۔

لَا یُجْزِیْ فِی الصَّدَقَۃِ الْخَرِعُ - زکوٰۃ میں ناتواں کمزور جانور دینا درست نہیں (یا دودھ پیتا ہوا کم عمر)۔

خِرْوَعٌ - ایک درخت ہے اُس کا پتہ چکنا اُسکے پھل میں سے تیل نکلتا ہے، شدہ اور قولنج کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ وہ مسہل اور مزلق ہے (ہندی میں اسکو ارنڈی اور فارسی میں بیدانجیر کہتے ہیں)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِخْتَرَعَ الْخَلْقَ بِمَشِیَّتِہٖ - شکر اُس اللہ کا جس نے مخلوقات کو اپنی مشیت سے پیدا کیا۔

خَرْفٌ - چننا جیسے مَخْرَفٌ اور خِرَافٌ .... اور خَرَافٌ - بوناس (خریف) کا پانی پڑنا سٹھیا جانا، بیوقوف ہوجانا۔

خَرَفٌ اور خَرَافَۃٌ - بڈھا ہونا، دہشت پانا سٹھیا جانا۔

اِخْرَافٌ - کھجور کاٹنے کا وقت آجانا۔

مُخَارَفَۃٌ - فصل خریف پر معاملہ کرنا۔

تَخْرِیْفٌ - بیوقوف بنانا۔

عَائِدُ الْمَرِیْضِ عَلٰی مَخَارِفِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَرْجِعَ - بیمار پرسی کرنے والا جبتک لوٹے گویا وہ بہشت کے میوے کے باغوں میں ہے۔

مَخَارِفُ - جمع ہے مَخْرَفَۃٌ کی وہ روش جس کے دونوں طرف کھجور کے درخت ہوں بعضوں نے کہا مَخْرَفَۃٌ رستہ تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بہشت کے رستوں پر ہے، دوسری روایت میں یوں ہے اگرچہ شام کو عیادت کرے، اس سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جنہوں نے شام کو عیادت کرنا مکروہ جانا ہے۔

تَرَکْتُکُمْ عَلٰی مِثْلِ مَخْرَفَۃِ النَّعَمِ - میں نے تم کو اونٹوں کے چلنے کے رستے پر چھوڑا ہے (یعنی صاف اور کشادہ

رستے پر)۔

إِنَّ لِي مَخْرَفًا وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ صَدَقَةً۔ میرا ایک باغ ہے کھجور کا میں نے اُس کو خیرات کر دیا (اللہ کی راہ میں دے ڈالا)

فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا۔ میں نے اُس کے بدل کھجور کا ایک باغ مول لیا، بعضوں نے مُخْرَفًا روایت ہے، کرمانی نے کہا مَخْرَفْ اور مَخْرَفَۃٌ باغ۔

عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ۔ بیمار پرسی کرنے والا بہشت کے میوے چن رہا ہے ایک روایت میں عَلَىٰ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ ہے ایک روایت میں لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ ہے یعنی اُس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا

اَلنَّخْلَةُ خُرْفَةُ الصَّائِمِ۔ کھجور روزہ دار کا میوہ ہے۔ (روزہ اُسی پر کھولنا مستحب ہے)

إِنَّهُ أَخَذَ مِخْرَفًا فَأَتَى عِذْقًا۔ آپ نے ایک کھلیان لیا (جہاں میوہ کاٹ کر اکٹھا کیا جاتا ہے) اور عذق کے پاس آئے (عذق کھجور کی ڈالی)۔

إِنَّ الشَّجَرَ أَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ۔ درخت میوہ چننے والے سے دور ہے۔

وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ۔ اُس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملیگا۔

مِخْرَفْ۔ زنبیل کو بھی کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے۔

خُرْفَةُ الْجَنَّةِ۔ بہشت کا باغ۔

بُوعِدَ مِنَ النَّارِ سِتِّينَ خَرِيفًا۔ وہ دوزخ سے ساٹھ برس کے رستہ پر دور کیا جائے گا (پہلے عرب لوگ فصل خریف سے سال کا حساب کیا کرتے تھے یہانتک کہ حضرت عمرؓ نے سنہ ہجری قائم کیا۔

فُقَرَاءُ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔ میری اُمت کے محتاج لوگ مالداروں سے چالیس برس پہلے بہشت میں چلے جائیں گے (مالداروں پر حساب وکتاب ہوتا رہے گا، معاذاللہ مال کیا ہے وبال جان ہے دنیا میں الگ فکر اور تشویش رہی اور آخرت میں اُسکا محاسبہ دینا پڑا)۔

إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَدْعُونَ مَالِكًا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔ دوزخ والے مالک کو (جو دوزخ کا داروغہ ہے) چالیس برس تک پکارتے رہیں گے (وہ جواب نہ دیگا)۔

مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْخَازِنِ مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ خَرِيفٌ۔ دوزخ پر جو فرشتے مقرر ہیں، اُنکے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک برس کی راہ ہے (اتنے جسامت رکھتے ہیں)۔

لَكِنْ غِذَاؤُهَا اللَّبَنُ خَرِيفٌ۔ اُس کو چکنے دودھ کی غذا ملی ہے، دودھ اکثر فصل خریف میں چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کو ہرا چارہ ملتا ہے بعضوں نے کہا خریف سے تازہ دودھ مراد ہے۔

إِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا خَرَفُوا فِي حَائِطِهِمْ۔ جب تو لوگوں کو دیکھے میوہ چننے کے وقت وہ اپنے باغ میں رہ گئے ہیں جیسے صَافُوا، گرمی میں رہ گئے اور شَتَوْا، سردی میں رہ گئے، اور أَخْرَفَ اور أَصَافَ اور أَشْتَىٰ کے معنی یہ ہیں کہ خریف میں گیا یا گرمی میں یا سردی میں۔

ذَوْدٌ نَأْتِي عَلَيْهِنَّ فِي خُرُفٍ۔ وہ اونٹنیاں جو خریف کی فصل میں ہم اُن کو پکڑ لیتے ہیں اُن کی بابت پوچھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا مسلمان کی گمی ہوئی

چیز دوزخ کی چنگاری ہے)۔
اِنَّمَا اَبْعَثُکُمْ کَالْکِبَاشِ تَلْتَقِطُوْنَ خِرْفَانَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا) میں تم کو مینڈھے (عالم فاضل) بنا کر بھیجتا ہوں تاکہ تم بنی اسرائیل کے نوجوان اور نادانوں کو چن لو۔

مَا اُحَدِّثُکِ حَدِیْثَ خُرَافَۃَ۔ (حضرت عائشہ رض سے کسی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو انھوں نے کہا) کیا حدیث بیان کروں خرافہ کی حدیث بیان کروں (خرافہ ایک شخص تھا بنی عذرہ کا اس کو جن اٹھا کر لیگئے تھے وہ جنوں کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا لوگ اسکو جھٹلاتے، جب سے عربوں کا محاورہ یہ ہو گیا کوئی لغو اور واہی دور از قیاس بات کہے تو اس کو حدیث خرافہ کہتے ہیں، اسی سے ہے خرافات یعنی واہی اور بے معنی اور نامعقول باتیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ خرافہ کا واقعہ سچا تھا، معانی الاخبار میں ہے کہ خریف ستر برس کا ہوتا ہے، ایک روایت میں ہے کہ خریف ہزار عام کا اور ہر عام ہزار برس کا، ایک روایت میں ہے میں نے آپ سے پوچھا خریف کیا ہے فرمایا ایک کونا ہے بہشت کا جہاں سوار چالیس برس تک چلتا رہے گا۔

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر خریف کی راہ دوزخ سے دور کر دیگا۔

خُرُوْفٌ۔ بھیڑ کا نر بچہ اس کی جمع خِرْفَانٌ۔

خُرْفُجَۃٌ۔ کسی چیز کو بہت لے لینا۔

خَرْفَجٌ اور خَرْاَفِجٌ اور خَرْفَاجٌ۔ چین اور آرام، عیش، عشرت۔

خُرْفُجٌ۔ موٹا۔

اِنَّہٗ کَرِہَ السَّرَاوِیْلَ الْمُخَرْفَجَۃَ۔ انہوں نے کشادہ ازاروں کو برا سمجھا (جن کے پائینچے پشت قدم تک آ جائیں) عرب لوگ کہتے ہیں عَیْشٌ مُخَرْفَجٌ۔ بڑی کشادہ اور آرام کی زندگی۔

خَرْقٌ۔ جھوٹ بولنا، مخراق سے کھیلنا، جھوٹ بنانا، طے کرنا، پھاڑنا، چیرنا، تراش لینا۔

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِشَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ۔ آنحضرت ص نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان پھٹا ہو یا اس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

کَاَنَّہُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ۔ یا خِرْقَانِ یا خِزْقَانِ۔ (سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی) جیسے پرندوں کے دو جھنڈ قطار باندھے ہوئے۔

فَجَاءَتْ خِرْقَۃٌ مِّنْ جَرَادٍ۔ ٹڈیوں کا ایک جھنڈ آن پہنچا (اس نے انکا شکار کیا انکو بھونا)

اَلرِّفْقُ یُمْنٌ وَّالْخُرْقُ شُؤْمٌ۔ نرمی اور ملایمت مبارک ہے اور جہالت اجڈ پنا منحوس ہے۔

تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔ تو کسی کاریگر کی مدد کرے یا ایسے شخص کے لئے کچھ بنادے جو کوئی کام ہنر نہ جانتا ہو محض گاؤدی ہو بے ہنر۔

فَکَرِھْتُ اَنْ اَجِیْئَھُنَّ بِخَرْقَاءَ مِثْلِھِنَّ۔ مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ایک اور عورت ان کی طرح پھوہڑ بے ہنر لے کر آؤں (جیسے میری بہنیں تھیں)

فَجَاءَتْ خَرِقَةً مِّنَ الْحَيَاءِ۔ (جب حضرت فاطمہ رض کا آنحضرت صلعم نے حضرت علی رض سے نکاح کر دیا تو اُنکو بلایا) وہ شرماتی ہوئیں یا دہشت زدہ حیران پریشان ہو کر آئیں، دوسری روایت میں ہے مارے شرم کے وہ اپنی چادر میں الجھتی اور گرتی آئیں۔

فَوَقَعَ فَخَرِقَ۔ وہ گر کر مر گیا۔

اَلْبَرْقُ مَخَارِيْقُ الْمَلٰئِكَةِ۔ بجلی کیا ہے فرشتوں کے کوڑے ہیں۔ یہ مخراق کی جمع ہے مِخْرَاقٌ۔ کپڑے کو لپیٹ کر اُسکا کوڑا بنا کر بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں، ابن عباس نے کہا بجلی نور کا کوڑا ہے جس سے فرشتے بادلوں کو ڈانٹتے ہیں (کہ اِدھر چلو اُدھر چلو جہاں حکم ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ السَّيْفَ وَالشَّتْمَ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ (جاہلوں کا قاعدہ ہے جب حجت اور دلیل اور بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو مار دھاڑ پر مستعد ہوتے ہیں تلوار اٹھاتے ہیں گالیاں دیتے ہیں) تلوار اور گالی کھیلنے والے کا مخراق ہے۔

اِنَّ اَيْمَنَ وَفِتْيَةً حَلُّوْا اُزُرَهُمْ وَجَعَلُوْهَا مَخَارِيْقَ۔ ایمن اور چند نوجوانوں نے کیا کیا اپنی ازاریں کھول کر اُنکو کوڑے بنائے (اور لگے ایک دوسرے کو مارنے) آنحضرت صلعم نے فرمایا (یہ کیسے بے شرم ہیں) نہ انکو اللہ سے شرم ہے نہ اُس کے رسول سے انہوں نے پردہ کیا، ام ایمن (جو آپکی کھلائی تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ اِن کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیے (اللہ تعالٰی اُن کا گناہ بخشدے) آپ نے کچھ دیر کے بعد اُنکی بخشش کی دعا فرمائی۔

عِمَامَةٌ خُرْقَانِيَّةٌ۔ کپڑا لپیٹ کر جو عمامہ باندھا جائے جیسے گاؤں والے باندھتے ہیں ایک روایت میں حُرْقَانِيَّةٌ ہے بہ فتحہ و ضمہ حائے حطی۔

خَرْقَاءُ۔ ایک عورت ریطہ بنت سعد کا لقب ہے۔

مَعَهٗ مَخَارِيْقُ۔ اُس کے ساتھ ریشمی کپڑا تھا۔

مُخَارِقٌ۔ بڑا گویّا تھا مشہور ہارون رشید کے زمانہ میں۔

اَخْرَقُ۔ احمق۔

خَرْمٌ۔ کاٹنا، کم ہونا، کم کرنا، تجاوز کرنا، سوئی کا ناکہ توڑنا، وعدہ خلاف کرنا۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَةٍ خَرْمَاءَ۔ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا آپ لوگوں کو ایک اونٹنی پر بیٹھے خطبہ سنا رہے تھے جسکا کان چھدا ہوا تھا۔

اَخْرَمُ۔ وہ جس کے کان میں سوراخ ہو یا اُس کے ناک کی نوک کاٹ ڈالی گئی ہو۔ خرماء اُس کا مؤنث ہے۔

كَرِهَ اَنْ يُّضَحّٰى بِالْمُخَرَّمَةِ الْاُذُنِ۔ آپ نے کنکٹی بکری کی قربانی کرنا مکروہ سمجھا یہاں مخرمہ سے کنکٹی مراد ہے یا وہ بکری جسکے کان میں بہت سوراخ ہوں یا جسکا کان کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہو۔

فِی الْخَرَمَاتِ الثَّلٰثِ مِنَ الْاَنْفِ الدِّيَةُ فِیْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهَا ثُلُثُهَا۔ ناک کے تینوں پردوں میں پوری دیت لازم ہوگی ہر

ایک میں تہائی دیت۔

مَا خَرَمْتُ مِنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا۔ (جب کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے سعد کے نماز کی شکایت کی تو انہوں نے کہا) میں نے تو آنحضرتؐ جیسی نماز پڑھتے تھے اُس میں کوئی کمی نہیں کی۔

لَمْ اَخْرِمْ مِنْہُ حَرْفًا۔ میں نے ایک حرف بھی اُس میں سے کم نہیں کیا۔

لَا اَخْرِمُ عَنْہَا۔ میں اُس میں کمی نہیں کرنے کا۔

یُرِیْدُ اَنْ یَّنْخَرِمَ ذٰلِکَ الْقَرْنُ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائیگا (یعنی اس زمانے والے سب گذر جائیں گے) سو برس پر اُن میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا، (آپکا مطلب یہ نہیں تھا کہ سو برس کے آخر پر دنیا میں کوئی نہ رہیگا قیامت آجائے گی)۔

کِدْتُ اَنْ اَکُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرَمَ۔ میں تو قریب تھا اُس گروہ میں ہو جاؤں جو تباہ اور برباد ہو گیا۔

خَرِیْمٌ۔ ایک ٹیلہ ہے مدینہ اور روحاء کے درمیان آپ بدر سے لوٹتے وقت اُسی پر سے ہو کر آئے تھے۔

حَیْثُ تَعَلَّقَ مِنْ مَّخَارِمِ الطُّرُقِ۔ (ہجرت کے سفر میں اباوس اسلمی آپ پر سے گذرے، انہوں نے آپ کو اور ابوبکرؓ کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور ایک رستہ بتلانے والا ساتھ کر دیا اُس سے کہدیا) تو جو رستے پہاڑوں اور ریتوں کے جاتا ہے اُن میں سے انکو لے جا۔ یہ مخارم بکسرۂ راکی جمع ہے، بعضوں نے کہا مخرم وہ مقام ہے جہاں پر پہاڑ کی بینی ختم ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ۔ اللہ کا شکر اُس نے مجھ کو برباد شدہ گروہ میں سے نہیں کیا۔

لَا یَاْمَنُ الْاِنْسَانُ اَنْ یَّخْتَرِمَ۔ آدمی موت یا تباہی سے بیڈر نہیں ہو سکتا (موت کا کھٹکا ہر وقت لگا ہے مگر غفلت کا پردہ چھایا ہوا ہے اسی میں کچھ اللہ تعالے کی حکمت ہے ورنہ دنیا کا قائم رہنا دشوار ہو جائے)۔

خُرَّمِیَّۃٌ۔ وہ گروہ جو تناسخ کا اور اباحت کا قائل ہے یہ ماخوذ ہے خُرَّمٌ سے یعنی جو عیش و عشرت میں خوش ہو۔

خَرْنَبَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے ملک مصر میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الزَّاءِ

خَزَبٌ۔ موٹا ہونا، سوج جانا۔

خَزَجٌ۔ موٹا ہونا۔

خُزَخُزٌ۔ سخت چپٹنے والا۔

خُزَخِزٌ اور خُزَاخِزٌ۔ قوی اور زور آور۔

خَزْخَزَ الْمَاءُ۔ پانی پر سبزی آگئی (کائی چھا گئی)۔

خَزْرٌ۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا، بھاگنا۔

خَزَرٌ۔ آنکھ کا چھوٹا ہونا۔ احول ہونا۔

تَخْزِیْرٌ۔ تنگ کرنا۔

حَبَسَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَزِیْرَۃٍ۔ (عتبان نے) آنحضرتؐ کو حلیم کھانے کے لئے روک رکھا، خزیرہ گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پانی میں ڈال کر چھوڑ دیں جب وہ پک جائے تو اُس پر آٹا چھڑک دیں

اگر گوشت نہ ہو تو اُس کو عصیدہ کہیں گے بعضوں نے کہا خزیرہ آٹے اور چربی کا حریرہ، بعضوں نے کہا اگر آٹا ہو تو حریرہ ہے اگر بھوسی ہو تو وہ خزیرہ ہے۔ بعضوں نے کہا خزیرہ دودھ سے بنتا ہے۔

کَاَنِّیْ بِهِمْ خُنْسُ الْاُنُوْفِ خُزْرُ الْعُیُوْنِ۔ گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں چپٹی ناکیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

فَصَعِدَ عَلٰی خَیْزُرَانِ السَّفِیْنَةِ (شیطان حضرت نوح ع کی کشتی میں گھس گیا، آپ نے فرمایا ارے دشمن خدا کے نکل) آخر وہ کشتی کی سکان پر چڑھ گیا، ہر جھکی ہوئی مڑی ہوئی شاخ کو بھی خیزران کہتے ہیں، محیط میں ہے کہ خیزران ایک ہند کا درخت ہے اُس کی جمع خیازر ہے اور خیزران ہر نرم لکڑی اور نیزے اور کرچی اور نرکل کو بھی کہتے ہیں، اُسی سے شاعر کہتا ہے کَاَنَّ عِظَامَهَا مِنْ خَیْزُرَانٍ۔ اُس کی ہڈیاں (ایسی نرم ہیں) جیسے خیزران کی ہیں، اور فرزدق شاعر نے امام زین العابدین ع کی ہتھیلی کی تعریف میں کہا ہے خَیْزُرَانٌ رِیْحُهٗ عَبِقٌ۔ اُن کے ہتھیلی خیزران ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے (خیزران بید کے درخت کو بھی کہتے ہیں)

خَیْزُوْرٌ۔ بھی وہی خیزران۔

خَزُوْرٌ۔ جوان، قوی، سخت۔

خِنْزِیْرٌ۔ سور، خنازیر اُس کی جمع۔

خَنَازِیْر۔ ایک بیماری بھی ہے جو حلق میں ہوتی ہے۔

خَرَجَتْ بِجَارِیَةٍ لَهَا خَنَازِیْرُ فِیْ عُنُقِهَا۔ ایک لونڈی لے کر نکلی اُس کے گلے میں خنازیر کے زخم تھے۔

لَا تُنَاکِحُوا الزِّنْجَ وَالْخَزَرَ۔ زنگیوں اور خزر سے نکاح نہ کرو۔ خزر ایک قوم ہے ترکوں کی یافث بن نوح کی اولاد میں۔

اِلْحَظُوا الْخَزْرَ وَاطْعَنُوا الشَّزْرَ۔ (یہ حضرت علی رض نے جنگ صفین میں فرمایا) یعنی گوشۂ چشم سے یا آنکھ کو چھوٹا کر کے دیکھو اور داہنے بائیں برچھے چلاؤ،

خَیْزُرَان۔ مہدی باللہ خلیفہ کی ماں کا بھی نام تھا جو لونڈی تھی اور امام محمد بن علی جواد کی والدہ کا بھی نام تھا وہ بھی ام ولد تھیں قبطیہ میں سے جہاں کی ماریہ قبطیہ آنحضرت ص کی حرم تھیں۔

خَزٌّ۔ ٹھونسنا، مارنا، اور ایک کپڑا ہے جو اُون اور ریشم ملا کر بُنا جاتا ہے، اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

نَهٰی عَنْ رُکُوْبِ الْخَزِّ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْهِ آپ نے خز پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے سے منع فرمایا، نہایہ میں ہے کہ اگر خز سے وہ کپڑا مراد ہو جس میں اُون اور ریشم دونوں ہوتے ہیں تب تو یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ اُس خز کا پہننا مباح ہے صحابہ اور تابعین نے اُس کو پہنا ہے اور جو خز سے نرا ریشمی کپڑا مراد ہو تب یہ نہی حرمت کے لئے ہوگی اس لئے کہ خالص ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ اُس میں وہی خالص ریشمی کپڑا مراد ہے ایک روایت میں یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ ایک روایت میں یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرْحَ ہے۔ یعنی شرمگاہ کو حلال کر لیں گے (مطلب یہ ہے کہ زنا کو عیب نہ سمجھیں گے)

بُرْنُسًا مِنْ خَزٍّ۔ ایک لمبی ٹوپی خز کی۔

مجمع البحرین میں ہے کہ خزّ ایک دریائی جانور ہے، اُس کے اُون سے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔
حدیث میں ہے اَلْخَزُّ كِلَابُ الْمَاءِ۔ خز پانی کے کتے ہیں۔
خُزَزٌ۔ نر خرگوش۔ جمع خِزَّانٌ خَزَّازٌ۔ خز بیچنے والا جیسے بزّاز کپڑا بیچنے والا۔
مَخَزَّةٌ۔ خرگوشوں کا مقام۔
خَزْعٌ۔ کاٹنا۔ پیچھے رہ جانا۔
تَخْزِيعٌ۔ کاٹنا۔
تَخَزُّعٌ۔ پیچھے رہ جانا۔
اِنَّ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ عَاهَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُقَاتِلَهُ وَلَا يُعِيْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ غَدَرَ وَتَخَزَّعَ مِنْهُ هِجَاءَهُ لَهُ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ۔ کعب بن اشرف نے (جو یہودیوں کا سردار تھا) آنحضرتؐ سے یہ عہد کیا کہ آپ سے نہیں لڑنے کا اور نہ آپ کے مقابلہ میں دشمن کی مدد کریگا) لیکن اُس نے عہد شکنی کی اور آنحضرتؐ کی ہجو کرنے لگا (یا اُس کی ہجو نے جو اُس نے آنحضرتؐ کی کی اُسکا عہد کاٹ دیا) آخر آپ نے اُس کے قتل کا حکم دیا۔
فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ تَخَزَّعُوْهَا۔ انہوں نے اُس کو بانٹ لیا ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، اِسی سے خُزَاعَة جو ایک قبیلے کا نام ہے کیونکہ وہ مکہ میں جدا جدا رہتے تھے۔ اور جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَزَّعْنَا الشَّيْءَ ہم نے اُس کو بانٹ لیا تقسیم کر لیا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ پہلے جرہم قبیلہ مکہ میں آباد تھا انہوں نے شرارت شروع کی تو اللہ تعالٰی نے اُن پر بیماری بھیجی اور خزاعہ قبیلہ کو اُن پر غالب کیا انہوں نے جرہم کو مار کر نکال دیا اُس کے بعد خزاعہ قبیلہ کا قبضہ بیت اللہ پر رہا یہاں تک کہ قصی بن کلاب پیدا ہوا اُس نے خزاعہ والوں کو حرم سے نکالا اور بیت اللہ پر اپنا قبضہ کیا۔
خُزَعْبِلٌ یا خُزَعْبَلٌ یا خُزَعْبِيلٌ۔ باطل اور لغو۔
خُزَعْبِيلَةٌ۔ مسخرہ پن کی بات کرنے والا۔
خَزْعَلَةٌ۔ لنگڑانا جیسے خَزْعَالٌ۔
خَزْفٌ۔ ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔
خَزَفٌ۔ ٹھیکرا۔
خَزَّافٌ۔ کمہار۔
اَلتَّدَلُّكُ بِالْخَزَفِ يُبْلِي الْجَسَدَ۔ ٹھیکرے سے بدن کا ملنا بدن کو پرانا کرتا ہے۔
خَزْقٌ۔ کونچنا۔ مارنا، گھس جانا، پار نکل جانا۔
كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔ (عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم بن گانسی کا تیر جس میں لوہے کی نوک نہیں ہوتی عربی میں اُس کو معراض کہتے ہیں) اُس سے شکار مارتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ جانور میں نوک کی طرف سے گھس جائے تو اُس کو کھا اور اگر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اُس کی چوٹ سے مر جائے تو اُس کو مت کھا۔
سَهْمٌ خَازِقٌ یا خَاسِقٌ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) تیر گھس جانے والا۔
فَاِذَا كُنْتُ فِي الشَّجْرَاءِ خَزَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ۔ جب میں گنجان جھاڑی میں ہوتا تھا اُن کو تیر مارتا۔
لَا تَاْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ اِلَّا اَنْ يَّخْزِقَ۔ معراض کا شکار مت کھا مگر جب وہ

جانور میں (نوک کی طرف سے) گھس جائے۔

خَزَقَ الطَّائِرُ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) پرندے نے بیٹ کی۔

اِخْتَزَقَ السَّيْفَ۔ تلوار سونت لی۔

خَزْلٌ۔ کاٹنا، روکنا۔

خَزَلٌ۔ پیٹھ ٹوٹ جانا۔

تَخَزُّلٌ۔ بھاری ہو کر چلنا۔

اِخْتِزَالٌ۔ اپنی اکیلی رائے پر چلنا، کاٹنا، چوری کرنا۔

وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْتَزِلُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا۔ تم میں سے ایک گروہ نکلا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہم کو جڑ سے کاٹ دے یعنی اکیلا کر دے ہماری جماعت سے ہم کو الگ لیجائے۔

اَرَادُوْا اَنْ يَّخْتَزِلُوْهُ دُوْنَنَا۔ اُن کا مطلب یہ تھا کہ اُس کو ہم سے جدا کر کے اکیلا کر دیں۔

اِنْخَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مِّنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔ عبداللہ بن ابی اس جگہ سے اکیلا ہو کر نکل گیا۔

اَلَّذِيْ مَشٰى فَخَزَلَ۔ جو شخص چلا بھاری پن کے ساتھ (یعنی اتراتا ہوا)۔

مِشْيَةُ الْخَيْزَلٰى يَا مِشْيَةُ الْخَوْزَلٰى۔ ناز و انداز کی چال اترا کر چلنا۔

لَا تَخْتَزِلْ حَوَائِجَهُمْ دُوْنَكَ۔ ان کی حاجتیں تجھ تک پہنچنے سے مت کاٹ (یعنی اُن کی مرادیں اور حاجتیں پوری کر)۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الدُّنْيَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اخْتَزَلَ لَهَا مِنْ اَيَّامِ السَّنَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر اُن چھ دنوں کو تین سو ساٹھ دنوں میں سے سال نکال لیا (تو سال کے تین سو چون دن رہ گئے)۔

اِخْتَزَلَ مَنْزِلَهَا مِنْ دَارِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ۔ اُسکا گھر امام ابو عبداللہ کے محل سے علیحدہ کر دیا۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اِنْخَزَلَ الشَّيْءُ یہ چیز ٹکڑا علٰحدہ ہو گئی۔

اِنْخَزَلَ عَنَّا وَاخْتَزَلَ۔ ہم سے علحدہ اور جدا ہو گیا۔

خَزْمٌ۔ سوراخ کرنا، پرونا، اونٹ کی ناک میں چھلا ڈالنا۔

تَخْزِيْمٌ۔ اونٹ کی ناک میں چھلا ڈالنا یا سوراخ کرنا چھلا ڈالنے کے لئے۔

لَا خِزَامَ وَلَا زِمَامَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں ناک میں چھلے ڈالنا یا نتھل میں سوراخ کرنا (جانوروں کو تکلیف دینا) نہیں ہے (جیسے بنی اسرائیل کیا کرتے تھے جب جانوروں کی ناک چھیدنا منع ہوا تو آدمی کی ناک چھیدنا کہاں سے جائز ہو گا۔ جیسے ہندو کی عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

وَاِنَّهٗ خُزِمَ اَنْفُهٗ بِخِزَامَةٍ۔ اُن کی ناک میں ایک چھلا ڈالا جاتا۔

يَاْمُرُهُمْ اَنْ يَّخْزِمُوا الْقُرْاٰنَ بِخِزَامِهِمْ۔ اُن کو حکم دے کہ اپنی ناک کے چھلے قرآن کو دیدیں (یعنی ہر بات میں قرآن کی پیروی کریں، ایک روایت میں يَخْطِمُوْا بہ فتح یا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا قرآن کو جس طرح پورے طور سے سنبھال لیں جیسے اونٹ نکیل پکڑ کر تھاما جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَصْنَعُ صَانِعَ الْخَزَمِ وَيَصْنَعُ كُلَّ صَنْعَتِهٖ۔ اللہ تعالیٰ خزم کے درخت کی جو رسی بنائی جاتی ہے اُسکے بنانے والے کا بنانے والا ہے اور ہر کاریگری اور صنعت کا

بھی بنانے والا ہے، خزم ایک درخت ہے جسکی
ڈاڑھی یا پتوں سے رسیاں بناتے ہیں اور مدینہ
میں ایک بازار کا نام بھی، محیط میں ہے کہ خزم
کوگل کی پتوں بولتے ہیں۔

سُوْقُ الْخَزَّامِيْنَ ۔ وہاں رسیاں بٹنے
والے رہتے ہوں گے۔ مطلب حدیث کا یہ
ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی بندوں کا خالق ہے اور
بندوں کے افعال کا بھی وہی خالق ہے اور
رد ہے معتزلہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا
خالق جانتے ہیں۔

يَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامِهٖ ۔ ایک آدمی کو رسی
میں کھینچ رہا تھا (جیسے اونٹ کو کھینچتے ہیں)

خَزْنٌ ۔ جوڑنا، جمع کرنا، بدبودار ہونا جیسے خُزُوْنٌ ۔

خَازِنٌ ۔ خزانچی

خِزَانَہ ۔ جوڑنا، اور دل عیال الطفان عوام
اصطلاح میں جہاں پر کوئی چیز محفوظ رکھی جائے
جیسے مخزن، گودام۔

خِزَانَةٌ ۔ جہاں پر روپیہ اشرفی وغیرہ رکھے
جائیں، خزائن اس کی جمع ہے

مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ ۔ رات کو کیا کیا
خزانے اترے یعنی رحمت کے یا عذاب کے یا
کسریٰ اور قیصر کے خزانے مراد ہیں۔

اُوْتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ ۔ میں زمین کے
خزانے دیا گیا۔

خَزَائِنُ اللّٰهِ ۔ اللہ کے اسرار اور پوشیدہ
علوم۔

يَخْزُنُ لِسَانَهٗ اِلَّا مِمَّا يَعْنِيْهِ ۔ اپنی زبان
کو محفوظ رکھے مگر اس بات سے جو کام آئے
(یعنی وہی بات زبان سے نکالے جس میں فائدہ
ہو)۔

خَازِنٌ ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔

خَزَنَ لِسَانَهٗ ۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھا (لوگوں
کے عیب بیان کرنے سے)

خِزْيٌ ۔ رسوائی ذلت جیسے خزی ہے۔

خَزَايَةٌ اور خزی ۔ شرمندگی، ندامت۔

مُخَازَاةٌ ۔ ذلیل اور خوار اور شرمندہ کرنا۔
جیسے اِخْزَاءٌ ہے۔

مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى ۔ اے
قاصدو تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے نہ ذلیل ہوئے
نہ شرمندہ (یعنی اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے قید
اور قتل کی رسوائی سے بچ گئے)۔

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ ۔ نہ رسوا نہ شرمندہ

لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِخَزْيَةٍ ۔ حرم
مجرم قصوروار کو پناہ نہیں دیتا نہ اس کو جو شرم کا کام
کر کے بھاگا ہو۔

فَاَصَابَتْنَا خَزْيَةٌ لَمْ نَكُنْ فِيْهَا بَرَرَةً اَتْقِيَآءَ
وَلَا فَجَرَةً اَقْوِيَآءَ ۔ ہم کو ایسی رسوائی ہوئی (ہم
ایسے خصلت کے مرتکب ہوئے) نہ اس میں ہم
نیک پرہیزگار رہے نہ بالکل بدکار زوردار۔

وَلَا تُخْزُوا الْحُوْرَ الْعِيْنَ ۔ بڑی آنکھوں
والی حوروں کو شرمندہ نہ کرو (جہاد میں کوتاہی
کر کے کیونکہ حوریں تم کو دیکھ رہی ہیں، اگر نامردی اور
بوداپن کرو گے تو تمہاری حوریں جو بہشت میں
تمہارے لئے رکھی گئی ہیں دوسری حوروں میں
شرمندہ ہوں گی)

خِزْيٌ ۔ کا معنی ہلاکت اور بلا میں پڑنا بھی آیا
ہے۔

اَخْزَاهُ اللّٰهُ ۔ اللہ اس کو ذلیل و خوار کرے۔

ایک روایت میں خزاہ اللہ یعنی اللہ اُس پر قہر کرے (یعنی شراب پینے والے پر)۔
مَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی فضیحت نہیں کرنے کا ایک روایت میں مَا یُحْزِنُكَ اللّٰهُ ہے اللہ تعالےٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کریگا۔
اَلسِّلْمُ الْمُخْزِیَةُ۔ ذلت کی صلح (جو دشمن کو دب کر ہو)۔
اَللّٰهُمَّ اَخْزِ عَبْدَكَ فِیْ بِلَادِكَ۔ یا اللہ اپنے بندے کو اپنے شہروں میں فضیحت کر یا ہلاک اور تباہ کر۔
وَلَمْ یُخْزِهِمْ فِیْ بُعُوْثِهِمْ۔ اُن کو اُن کے لشکروں میں ذلیل نہیں کیا (یعنی پورے سامان اور مناسب تعداد میں اُن کو روانہ کیا نہ کہ بے سرو سامان یا کم تعداد میں اور دشمن سے لڑ کر ذلت اٹھانی)۔
مُخْزِیَةٌ۔ بری خصلت، مُخْزِیَاتٌ اُس کی جمع اسی طرح مَخَازِیْ بری خصلتیں اور بُری عادتیں۔
ذُوْ مَخْزِیَةٍ فِی الدِّیْنِ۔ دین میں بُری خصلت والا۔
اَلْكَاذِبُ عَلٰی شَفَاةِ مَخْزَاةٍ۔ جھوٹا شخص ذلت کے کنارے کھڑا ہے (اب ذلیل ہوا اب خوار ہوا)۔
خَزِیْنٌ۔ بدبودار گوشت۔
خَزْنَةٌ۔ جو جوڑ کر رکھا جائے جیسے روپیہ پیسے وغیرہ۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ السِّیْنِ

خَسْأٌ یا خُسُوْءٌ۔ تھک جانا، دور ہونا، ذلت کیساتھ چپ رہنا، ڈانٹنا، دھتکارنا، ہش ہش کرنا۔
مُخَاسَاةٌ۔ آپس میں پتھر بازی۔
اِنْخِسَاءٌ۔ دور ہونا۔
خَسَأْتُ الْكَلْبَ۔ میں نے کتے کو للکارا ڈانٹا دور کیا۔
اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ۔ چلو کمبختو اس میں پڑے رہو بات نہ کرو (چپ رہو خبردار)۔
خَاسِئٌ۔ ذلیل راندہ درماندہ۔
اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ۔ اب جا تو اپنے قدر سے بڑھ نہیں سکتا (یہ آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا تھا، بعضوں نے اخسا کو اب چپ یا دُرْ)۔
وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ۔ میرے شیطان کو ہانک دے (مجھسے دور کر دے)۔
خَسْرٌ۔ یا خَسَرٌ یا خُسْرٌ یا خُسُرٌ یا خُسْرَانٌ یا خَسَارٌ یا خَسَارَةٌ۔ رستہ گم کرنا، ہلاک ہونا، سوداگری میں ٹوٹا ہونا، تول کم کرنا، ضایع کرنا۔
تَخْسِیْرٌ۔ نقصان دینا راستہ بھلا دینا ہلاک کرنا۔
اِخْسَارٌ۔ تول میں فرق کرنا۔
خَنَاسِرَہ۔ کمینے، پاجی لوگ۔
خِنْسِیْرٌ۔ بخیل، کمینہ۔
خَسٌّ۔ حقیر کرنا، حقیر ہونا، کم کرنا، کم ہونا۔
اَرَادَ اَنْ یَّرْفَعَ بِیْ خَسِیْسَتَهٗ۔ (ایک جوان عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا) وہ چاہتا ہے کہ اُس کا کمینہ پن میری وجہ سے رفع کرے (یعنی اُس کو میری وجہ سے عزت اور شرافت پیدا ہو)
خَسِیْسٌ۔ دنی اور حقیر کمذات کو کہتے ہیں۔

خَبِیْسَہ اور خَسَاسَۃ ۔ پاجی پن جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعْتُ خَسِیْسَتَہٗ یا رَفَعْتُ مِنْ خَسِیْسَتِہٖ ۔ میں نے اُسکا پاجی پن اٹھا دیا یعنی اُس کو شرف اور بزرگی دی۔

اِنْ لَّمْ تَرْفَعْ خَسِیْسَتَنَا ۔ اگر ہماری حقارت کو تم نے رفع نہیں کیا۔

مَنْ اَخَسِّ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔ بہشتیوں میں ادنیٰ درجہ والے۔

خَشٌّ ۔ ایک خوشبودار گھانس ہے مشہور۔

اِسْتَخَسَّہٗ ۔ اُس کو خسیس سمجھا۔

خَسْفٌ ۔ زمین میں گھس جانا، دھس جانا، سورج اور چاند یا صرف چاند کا گہن ہوجانا، پھاڑنا، کاٹنا، گرجانا، کم ہوجانا، دبلا ہوجانا۔

خَسَفَتِ الشَّمْسُ ۔ سورج گہنایا۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ ۔ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِھَادَ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ وَسِیْمَ الْخَسْفَ ۔ جو شخص جہاد چھوڑ دیگا، اللہ تعالیٰ اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور نقصان اُس کے لئے لازم ہوجائے گا (کہتے ہیں حدیث ہے جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑ دیا ذلیل اور خوار ہوگئے)

خَسَفَ لَھُمْ عَیْنَ الشِّعْرِ ۔ امرءالقیس نے شاعروں کے لئے شعر کا چشمہ کھودا، اُسی نے شعر گوئی کا رستہ آسان کردیا تو سب شاعروں میں اُسکا درجہ بڑا ہے)

اَخْسَفْتَ اَمْ اَوْشَلْتَ ۔ تونے خوب گہرا پانی نکالا یا تھوڑا سا پانی۔

خَسِیْفٌ ۔ کہتے ہیں اُس کنوے کو جس میں خوب گہرا پانی ہو اور پتھروں میں کھودا جائے۔

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْسِفَ بِقَوْمٍ اَوْحٰی اِلَیْہِ اَنْ قَلِّبْ ذٰلِكَ الْعِرْقَ ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دھنسانا چاہتا ہے تو اُس فرشتے کو (جو کوہ قاف کی رگ پر متعین ہے) حکم دیتا ہے کہ اُس رگ کو اُلٹ دے (تب وہ ملک دھنس جاتا ہے)۔

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ ۔ میری امت میں دھنسنا اور صورت بدلنا اور پتھر برسنا ہوتا رہے گا۔

سَامَہٗ خَسْفًا ۔ اُس کو ذلیل کیا مغلوب کیا۔

خَسًا ۔ طاق۔

ھٰذَا خَسًا وَّھٰذَا زَكًا ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) یہ طاق ہے اور یہ جفت ہے۔

مَا اَدْرِیْ كَمْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَسًا اَمْ زَكًا ۔ میں نہیں جانتا میرے باپ نے مجھ سے آنحضرت ﷺ کی کتنی حدیثیں بیان کیں طاق عدد میں یا جفت عدد میں۔

اَلْعَدَدُ اِمَّا خَسًا وَّاِمَّا زَكًا ۔ جیسے العدد اما فرد و اما زوج، عدد یا طاق ہے یا جفت۔

خَسًا ۔ اصل میں خَسْوٌ تھا، یہ ناقص وادی سے اُس کی جمع اَخَاسِیْ ہے لیکن خَسِیٌّ ناقص یائی ہے اس سے تَخَاسِیْ ہے یعنی کنکریاں ایک دوسرے کو مارنا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشِّیْنِ

خَشْبٌ ۔ ملانا، صاف کرنا، تیز کرنا، صیقل کرنا، بے سوچے شعر کہنا۔

خَشَبٌ۔ لکڑی اُس کی جمع خَشَبٌ اور خُشُبٌ اور خُشْبَانٌ ہے۔

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لَہٗ اِنْ شِئْتَ جَمَعْتُ عَلَیْہِمُ الْاَخْشَبَیْنِ فَقَالَ دَعْنِیْ اُنْذِرُ قَوْمِیْ ۔ (جب آنحضرتؐ کو قریش کے لوگوں نے بہت ستایا تو) حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ سے کہنے لگے اگر آپ کہیں تو میں مکہ کے دونوں طرف کے دو پہاڑوں (یعنی جبل ابو قبیس اور جبل احمر) کو اُن پر چپکا دوں (وہ اُس میں پچی ہو کر رہ جائیں) آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں مجھ کو اپنی قوم کو ڈرانے دو (سبحان اللہ آپ کی ذات رحمۃ للعالمین تھی۔

اَخْشَبٌ۔ (نہایہ میں ہے کہ) ہر غلیظ سخت پہاڑ کو کہتے ہیں۔

لَا تَزُوْلُ مَکَّۃُ حَتّٰی یَزُوْلَ اَخْشَبَاھَا۔ مکہ مٹنے والا نہیں (قیامت تک آباد رہیگا) یہانتک کہ اُس کے دونوں طرف کے پہاڑ نہ سرکیں۔

عَلٰی حَرَاجِیْجَ کَاَنَّہَا اَخَاشِبُ۔ لمبی اونٹنیوں پر سوار گویا وہ پہاڑیاں تھیں۔

کَاَنَّہَا اَخَاشِبُ بِالْحَزْمَۃِ۔ گویا وہ سخت زمین کی پہاڑیاں ہیں۔

اَلْوُضُوْءُ فِی الْمِخْضَبِ وَفِی الْخَشَبِ یا فِی الْخُشُبِ۔ کونڈے میں یا لکڑے کے برتن یا برتنوں میں وضو کرنے کا بیان۔

عُمُدُہٗ خُشُبُ النَّخْلِ۔ اُس کے ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے۔

لَا یَمْنَعُ جَارَہٗ اَنْ یَغْرِزَ خُشُبَہٗ یا خَشَبَۃً کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں گاڑنے سے (اُس پر چھت ڈالنے سے) منع نہ کرے (اکثر لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن طحاوی کی روایت میں یوں ہے لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے کیونکہ اُس میں مکان کا کوئی نقصان نہیں بلکہ دیوار کی اور زیادہ حفاظت ہے اب مسلمانوں میں ایسی نفسانیت پھیل گئی ہے کہ معاذ اللہ اگر کوئی ہمسایہ دیوار کے پیچھے مکان بنانا چاہتا ہے تو اُس بیچارے کو اپنی دیوار پر عمارہ نہیں رکھنے دیتے۔ کہتے ہیں سیری (حد فاصل) چھوڑ تم دوسری دیوار اُٹھاؤ حالانکہ سیری چھوڑنے میں دونوں کو خرابی ہے اکثر وہاں کچرا کوڑا جمع ہوتا ہے، اور عفونت پھیلتی ہے دوسرے پانی برابر نہیں بہتا اور دونوں کی دیواروں کو ضرر ہوتا ہے)۔

خُشُبٌ بِاللَّیْلِ صُخُبٌ بِالنَّہَارِ۔ (ان منافقوں کا حال یہ ہے) رات کو لکڑیوں کیطرح پڑے رہتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں) دن کو (بازاروں اور رستوں میں) چلاتے پھرتے ہیں۔

خُشُبٌ۔ ایک وادی کا بھی نام ہے، مدینہ سے ایک رات کی راہ پر، بعضے اُس کو ذوخُشُب کہتے ہیں۔

وَکَانَ یُسَمِّی الْخَشَبَ الْخُشْبَانَ (کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی کی زبان بوجہ اُن کے عجمی ہونے کے سمجھ میں نہیں آتی تھی) وہ خَشَب کو خُشْبان کہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ خُشْبان خَشَب کی جمع عربوں کی زبان میں مستعمل اور صحیح ہے، اس صورت میں سلمانؓ کا کہنا فصیح ٹھہرا نہ غیر فصیح)۔

کَانَ یُصَلِّیْ خَلْفَ الْخَشَبِیَّۃِ عبد اللہ بن عمرؓ خشبی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے۔

خشبیہ ایک فرقہ ہے، شیعوں میں سے جو مختار بن

کیا تھا کہ مجھ کو صاف شفاف بڑا موتی دیگا۔
دُرَّۃٌ خَضِلَۃٌ۔ ایک صاف چکدار موتی۔
خَضْمٌ۔ کاٹنا، کھانا۔ بعضوں نے کہا خضم منہ بھر کر کھانا اور قضم اُس سے کم ہے، چنانچہ ایک اعرابی نے کہا ھٰذَا بَلَدٌ مُقْضِمٌ وَّ لَیْسَ بِبَلَدٍ مُّخْضِمٍ۔ یہ شہر منہ بھر کھلانے والا نہیں ہے بلکہ اُس سے کم (یعنی یہاں ارزانی نہیں ہے۔) بعضوں نے کہا خضم ہری اور تر چیز کا کھانا جیسے ککڑی کھیرا، اور قضم سوکھی چیز کا۔
فَقَامَ اِلَیْهِ بَنُوْ اُمَیَّةَ یَخْضِمُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمَ الْاِبِلِ نَبْتَةَ الرَّبِیْعِ۔ بنو امیہ اُس طرف کھڑے ہوئے اور اللہ کے مال کو اسطرح منہ بھر کر کھانے لگے جیسے اونٹ ربیع کی پیداوار کو کھاتا ہے خوب منہ بھر بھر کر۔
تَاْکُلُوْنَ خَضْمًا وَّ نَاْکُلُ قَضْمًا۔ تم تو منہ بھر بھر کھاتے ہو اور ہم تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں۔
وَاخْضَمُوْا فَسَنَقْضِمُ۔ (ابو ہریرہ مروان پر سے گذرے وہ ایک عمارت بنوا رہا تھا انہوں نے کہا خوب مضبوط عمارتیں بنوا ؤ اور لمبی لمبی آرزوئیں کرو) اب منہ بھر بھر کر کھاؤ قریب ہے وہ زمانہ جب تھوڑا تھوڑا کھائے گا (یعنی تمہاری سلطنت جاتی رہے گی، ایسا ہی ہوا بنی امیہ کا خاتمہ کچھ اوپر ایک سو سال میں ہو گیا اور سلطنت عباسیوں کو ملی رہے نام اللہ کا کسی قوم کی بادشاہت دنیا میں ہمیشہ نہیں رہی)۔
بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ زَوْجُ الْمَرْاَۃِ الْمُسْلِمَۃِ خُضَمَۃٌ حُطَمَۃٌ۔ عورت کا وہ خاوند بُرا ہے جو منہ بھر کر کھانے والا پیٹو ہو یا جو منہ بھر کر کھانے والا ہو اور اپنے کاموں کا بندوبست نہ کر سکے

(نالائق ہو)۔
اَلدَّنَانِیْرُ السَّبْعَةُ نَسِیْتُهَا فِیْ خُضْمِ الْفِرَاشِ میں سات اشرفیاں بچھونے کے کونے میں بھول گیا۔
میں:۔ کہتا ہوں لغت میں خُضم کے معنی کونے کے نہیں آئے اور یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خصم بصاد مہملہ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔
نَقِیْعُ الْخَضِمَاتِ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں۔
خِضَمٌّ۔ سخی، سردار یا بڑا دریا۔
یَاْکُلُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمًا۔ اللہ کا مال خوب منہ بھر بھر کر ڈ سٹتے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الطَّاءِ

خَطْأٌ۔ پھینکنا، پینا۔
خَطَأٌ۔ چوک جانا، اُسکی ضد صواب۔
خِطْأٌ اور خَطَاءَۃٌ۔ گناہ کرنا، غلطی کرنا۔
تَخْطِئَةٌ۔ کسی کی خطا بیان کرنا۔
اِخْطَاءٌ۔ خطا کرنا۔
قَتِیْلُ الْخَطَاءِ۔ جو شخص خطا سے مارا جائے اُس کی دو صورتیں ہیں ایک خطا فی الفعل مثلاً ایک شیر کو مارنا چاہتا تھا اتفاق سے گولی ایک آدمی کو لگ گئی یا ایک شخص کو جس کے قتل کرنے کی نیت نہ ہو ایک تھپڑ یا گھونسہ یا بید لگائے اتفاق سے وہ مرجائے یا چلتے چلتے نادانستہ اُس پر پیر رکھے وہ مرجائے دوسری خطا فی المحل وہ یہ کہ آدمی کو دور سے شیر یا بھیڑیا سمجھ کر مارے یہ قتل خطا ضد ہے قتل عمد کی یعنی دیدہ و دانستہ بقصد قتل کسی کو مارنا اور اُسکا ہلاک ہو جانا، اب خواہ

یہ قتل آلہ جارحہ مثلاً تلوار تیر جیسے بندوق وغیرہ سے ہو یا
پتھر اور لوہے اور موٹی لکڑی وغیرہ سے ہو جس
سے آدمی غالباً مرجاتا ہے خواہ کنوئے میں گرا کر یا
آگ میں جلا کر یا زہر دے کر مارے ہر حال میں
وہ قتل عمد ہے اور چونکہ نیت ایک مخفی امر ہے
اس لئے علماء نے قاتل کے فعل کو اُس کی نیت
پر دلیل قرار دیا ہے مثلاً جب آلہ جارحہ تیر یا تلوار
یا برچھے یا بندوق یا بھاری پتھر یا موٹے لٹھ سے
کسی پر حملہ کرے تو یہی سمجھا جائیگا کہ قاتل کی نیت
قتل کی تھی اور وہ قتل عمد ہوگا اور اگر بید یا کوڑے
یا جوتے یا لات یا پتلی چھڑی سے کسی پر حملہ کرے
اور اتفاق سے وہ مرجائے تو یہ قتل خطا گنا
جائے گا اور امام ابو حنیفہؒ نے دوسرے تمام اماموں
کے برخلاف عمد اور خطا کے بیچ میں ایک قتل
شبہ عمد نکالا ہے اور وہ پتھر یا بھاری چیز مثلاً
موٹی لکڑی وغیرہ سے مارنے کو عمد نہیں کہتے بلکہ
شبہ عمد کہتے ہیں لیکن بندوق یا توپ یا تفنگچہ وغیرہ
سے جو قتل ہو وہ بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک
قتل عمد ہے اس لئے کہ بندوق اور توپ اور
تفنگچہ آلہ جارحہ ہے جو گوشت کو چیر دیتا ہے اور
پھاڑ ڈالتا ہے صرف وزن کے سبب سے نہیں
مارتا البتہ غلیل سے اگر مارے تو وہ حنفیہ کے نزدیک
قتل عمد نہ ہوگا اور دوسرے اماموں کے نزدیک
اگر غلّہ اتنا بھاری ہو جس کے ضرب سے آدمی
غالباً مرجاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا ورنہ قتل خطا ہوگا
امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ شبہ عمد
کیا ہے قتل دو ہی طرح کا ہے یا عمد یا خطا۔
عرب لوگ کہتے ہیں خَطِئَ فِي دِينِهِ خِطْأً۔ جب
کوئی گناہ کی بات کرے۔ اور اَخْطَأَ فُلَانٌ جب
کسی شخص سے غلطی ہو جائے اُسکا قول یا فعل سہواً
نہ ہو، بعضوں نے کہا خَطِئَ جب کہیں گے جب
عمداً غلط بات کہے یا کرے اور اَخْطَأَ جب عمداً نہ
کہے بلکہ اُس کو صواب سمجھ کر کہے یا کرے۔
تَلِدُهٗ اُمُّهٗ فَيَحْمِلْنَ النِّسَاءُ بِالْخَطَّائِيْنَ
دجال کو اُس کی ماں جب جنے گی اُس وقت عورتیں
گنہگاروں کو اپنے پیٹ میں اٹھائیں گی (جو پیدا
ہو کر دجال کی پیروی اختیار کرینگے یہ اُس لغت
پر ہے جیسے کہتے ہیں اکلونی البراغیث)۔
خَطَّأَ اللّٰهُ نَوْءَهَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَهَا۔ (ایک
شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا اگر کوئی اپنی
عورت کو اختیار دے (چاہے اپنے تئیں طلاق
دے لے چاہے خاوند کے پاس رہنا اختیار کرے)
وہ کیا کرے اپنے خاوند سے یوں کہے تجھ پر تین
طلاق ہیں ابن عباس رضؓ نے کہا) اللہ تعالیٰ
نے اُس کی کارتی غلط کردی اُس نے اپنے
تئیں کیوں نہیں طلاق دے لیا (اصل میں نوء
کہتے ہیں ستاروں کے جمع آنے کو جن سے عرب
لوگ بارش کی پیشنگوئی کیا کرتے تھے۔
عرب لوگ کہتے ہیں اَخْطَأَ نَوْءُكَ۔ تمہاری کارتی
نے غلطی کی (یعنی تمہارا قیاس غلط نکلا، پانی وانی
کچھ نہ پڑا)، یہ کلمہ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی
شخص اپنے مقصود میں کامیاب نہ ہو اُس کی
کوشش بیکار جائے، ایک روایت میں خَطَّأَ
اللّٰهُ نَوْءَهَا ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔
اِنَّ اللّٰهَ خَطَّأَ نَوْءَهَا۔ (حضرت عثمانؓ
سے بھی کسی نے یہی مسئلہ پوچھا انہوں نے بھی
کہا جو ابن عباسؓ نے کہا) اللہ نے اُس کی
کارتی غلط کردی (یعنی اُسکا جو مطلب تھا

خاوند سے الگ ہو جانا وہ اللہ تعالیٰ نے پورا ہونے نہ دیا)۔

وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِهَا كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَبْلِهِمْ۔ (لوگوں نے کیا کیا ایک شخص کی مرغی ہی اُس کو نشانہ بنایا اور) مرغی والے سے کہا کہ جو تیر ہمارا نشان پر نہ لگے وہ تیرا ہے۔

فَاخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ۔ آنحضرتؐ نے سورج گہن کے دن (گھبراہٹ میں) کسی بی بی کا کرتہ اپنی چادر کے بدل لے لیا چوک کر، پھر آپ کے پاس آپ کی چادر لے کر گئے (کرتہ واپس لائے۔ ایک روایت میں فَخَطَأَ بِدِرْعٍ ہے یہ خطو سے ہے یعنی کرتہ لے کر چلے۔

اِلْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ خَصْلَتَانِ سَرَفٌ وَّمَخِيْلَةٌ۔ جو تیرا جی چاہے وہ پہن بشرطیکہ دو خصلتیں تجھ سے دور رہیں ایک تو اسراف دوسری تکبر (اگر تکبر اور غرور نہ ہو تو عمدہ لباس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بہتر ہے تاکہ لوگ درویش اور زاہد نہ سمجھیں بقول شخصے درویش صفت باش وکلاہ تتری پوش)۔

اِغْفِرْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ۔ میرے وہ گناہ جو بھول چوک سے ہوئے اور جو قصداً کئے سب کو بخش دے۔

اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَأْتَ بَعْضًا۔ (آنحضرتؐ نے ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمایا جب انہوں نے خواب کی تعبیر بیان کی) تم نے کچھ تعبیر ٹھیک دی کچھ غلط۔ (وہ غلطی یہ تھی کہ انہوں نے گھی اور شہد دونوں کی تعبیر قرآن سے کی حالانکہ ایک سے قرآن دوسرے سے حدیث بیان کرنا چاہیے تھا یا غلطی یہ تھی کہ انہوں نے جلدی کر کے خود تعبیر کرنا شروع کر دی چاہئے یہ تھا کہ آنحضرتؐ کو تعبیر بیان کرنے دیتے پھر آنحضرتؐ نے باوصف ابوبکر صدیق رضؓ کے اصرار اور قسم دینے کے اُن کی غلطی بیان نہیں کی کیونکہ ایسے امور کا افشا مناسب نہ سمجھا اور قسم کھلانے والے کی قسم کو سچا کرنا اُس وقت بہتر ہے جب اُس میں کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو۔ بعضوں نے کہا ابوبکر رضؓ کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے تیسرے شخص کی نسبت یہ بیان کیا کہ پھر وہ رسی جڑ گئی اور وہ اوپر چلے گئے حالانکہ حضرت عثمانؓ کی جو خلافت ٹوٹی پھر نہیں جڑی بلکہ وہ شہید ہوئے اور جناب علی مرتضیٰ خلیفہ ہوئے۔

میں :۔ کہتا ہوں یہ غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت عثمان رضؓ خلافت کی رسّی توڑنے والے تھے۔ اُنکا یہ قصد ہو گیا تھا کہ خلافت سے اپنے تئیں الگ کر لیں مگر انہوں نے صبر کیا اور خلافت نہ چھوڑی یہاں تک کہ شہید ہوئے تو رسی جڑ جانے سے یہی مراد ہے)۔

مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ جو شخص غلہ خرید کر روک رکھے (یعنی مہنگائی اور گرانی کے وقت میں اس نیت سے کہ جب اور مہنگا ہو گا تو بیچوں گا) تو وہ گنہگار ہے۔

يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ۔ میرے بندو تم گناہ کرتے ہو۔

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا۔ جس گناہ کیطرف آنکھ سے دیکھا وہ نکل گیا۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ۔ مگر اُس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

اُخْطِئَهَا رَجُلٌ۔ ایک شخص کو چوک سے کھجور نہ ملی۔

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاؤُنَ۔ سب آدمی خطادار ہیں۔

لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کریگا جو گناہ کرینگے (پھر اُس سے بخشش چاہیں گے وہ بخشیگا کیونکہ بغیر اُس کے صفت غفاری کا ظہور نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ اُس کی تمام صفات کا ظہور ہو اور اسی لئے دنیا میں اسلام اور کفر دونوں قدم بقدم چل رہے ہیں اور ہادی اور مضل دونوں کا ظہور ہو رہا ہے)۔

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ ہر آدمی خطادار ہے اور بہتر خطاوار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں (خطا کے بعد اپنے مالک کی طرف رجوع ہوتے ہیں اُس سے گڑگڑا کر معافی مانگتے ہیں، بزرگوں نے کہا ہے کہ جو عبادت اور نیکی غرور اور تکبر پیدا کرے اُس سے سو درجہ وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد عاجزی اور نیاز اور توبہ اور استغفار ہو)۔

کُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَتَوَارَیْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَاءَنِیْ فَحَطَانِیْ حَطْوَةً۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک دروازے کی آڑ میں چھپ گیا، آپ میرے پاس آئے اور ایک مار میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لگائی یا ایک چپت لگائی (یہ صاحب مجمع البحار کا سہو ہے اس کو خطو میں ذکر کرنا تھا جو ناقص وادی ہے)۔

مَنْ قَالَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی عقل سے کوئی بات کہی (اور آنحضرت ؐ اور صحابہ کی تفسیر کا خیال نہ کیا) اُس نے اگر ٹھیک بھی کہا جب بھی غلطی کی (کیونکہ اُس کا اصول سرے سے غلط تھا اور جو چیز غلط پر مبنی ہو وہ غلط ہے تمام گمراہ فرقوں کا یہی قاعدہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرکے خراب ہو رہے ہیں اگر حدیث شریف اور صحابہ کی پیروی تفسیر میں لازم جانیں تو کبھی گمراہ نہ ہوں)۔

اَلرَّجُلُ یَاْتِیْ جَارِیَتَهٗ وَهِیَ طَامِثٌ خَطَاً۔ کوئی چوک کر اپنی لونڈی سے اُس حالت میں صحبت کرلے جب وہ حائضہ ہو۔

خَطْبٌ ۔ یا خِطْبَةٌ یا خِطِّیْبٰی۔ شادی کا پیغام دینا تقریر کرنا، خطبہ سنانا۔

خَطَابَةٌ ۔ خطیب ہونا۔

نَهٰی اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ۔ آنحضرت ؐ نے اس سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام بھیجے (یعنی جہاں اُس نے شادی کا پیغام دیا ہو وہاں پیغام بھیجے البتہ اگر اُس کا پیغام نامنظور ہو گیا ہو تو پھر اپنا پیغام بھیج سکتا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت اُس حال میں ہے جب مرد اور عورت دونوں ایک پیغام پر راضی ہو گئے ہوں مہر بھی ٹھہر گیا ہو اب صرف عقد باقی ہو لیکن اس سے پہلے اگر پیغام بھیجے تو قباحت نہیں۔

خِطْبَہ ۔ بکسرۂ خا شادی کا پیغام اور خُطْبَہ بضمہ خا لکچر اور تقریر۔

اِنَّهٗ لَحَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّخْطَبَ وہ تو اس لائق ہے کہ اگر کہیں شادی کا پیغام بھیجے تو اُس کا پیغام منظور کیا جائے خَطَبَ اور اَخْطَبَ۔ دونوں کا معنی پیغام قبول کیا۔

مَاخَطْبُكَ یا مَاشَأْنُكَ - تمہارا مطلب کیا ہے
کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو۔
جَلَّ الْخَطْبُ - یہ تو بڑا کام ہو گیا بڑی شان
والا کام ہے۔
اَلْخَطْبُ یَسِیْرٌ - (حضرت عمرؓ نے ابر کے دن میں
یہ سمجھ کر کہ غروب ہو گیا روزہ کھول لیا فرمایا) یہ
مقدمہ سہل ہے، آسان ہے کچھ مشکل نہیں،
صرف ایک روزہ قضا کا رکھ لیں گے۔
اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَالْمَخَاطِبِ - کیا
تو محفل والوں میں اور خطبہ سنانے والوں
میں سے ہے (یعنی تو اُن لوگوں میں ہے جو لوگوں
کو جمع کرتے ہیں اُن کو لکچر سنا کر فتنہ اور فساد
پر برانگیختہ کرتے ہیں)۔
خَطَبَ عَلِیٌّ - حضرت علی رضؓ نے ابو جہل کی بیٹی
سے نکاح کا پیغام دیا۔
تَرَكَ عَلِیٌّ الْخِطْبَةَ - (جب آنحضرت صؐ نے
اس پیغام سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی) تو حضرت
علی رضؓ نے یہ پیغام چھوڑ دیا۔
فَمَا كَانَ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ
ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے (آنحضرت
کی وفات پر) جو خطبہ دیا اُس سے فائدہ ہی فائدہ
ہوا (حضرت عمر رضؓ بڑے سیاسی اور پولیٹیکل
سردار تھے انہوں نے پہلے اس خیال سے کہ
کہیں اسلام کے مخالفین ایکدم کوئی فساد نہ
کر بیٹھیں، آنحضرت صؐ کی وفات کو چھپا لیا اور
فرمایا کہ آپ زندہ اور عنقریب اُٹھ کر منافقوں
کی گردنیں اڑائیں گے جب ایک گونہ اطمینان
ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضؓ نے اصل حال لوگوں کو
کھولدیا، اور آنحضرت صؐ کی وفات ظاہر کر دی)۔
بَابُ تَفْسِیْرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ - پیغام چھوڑ دینے کے
نسبت عذر بیان کرنا (تاکہ عورت کے ولی کے
دل میں کوئی رنج نہ رہے)۔
وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ - آپ نے اس سے
بھی منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام
دے (تو لا زائد ہے اگر لا یخطب برفعہ باپڑھیں
تب معنی یہ ہوگا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر
پیغام نہ بھیجے اگر بہ جزم پڑھیں تب نہی کا صیغہ
ہوگا معنی وہی ہے)۔
لَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ
يَتْرُكَ - کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر
پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ اُس کا نکاح ہو جائے
(پھر تو پیغام بھیجنے کا موقع ہی نہیں رہا) یا وہ پیغام
چھوڑ دے (تب یہ پیغام بھیج سکتا ہے (بعضوں
نے یوں ترجمہ کیا ہے کوئی شخص اپنے بھائی کے
پیغام پر اس لئے پیغام نہ بھیجے کہ خود اُس سے نکاح
کرے یہاں تک کہ وہ اُس پیغام کو چھوڑ دے تو
حَتّٰی کَیْ کے معنی میں اور اِذْ اِلٰی کے معنی میں ہے۔
وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا - میں لوگوں کی
طرف سے اُس وقت بات کروں گا جب (وہ
مارے ڈر کے) خاموش ہوں گے (یعنی قیامت
کے دن اُن کی طرف سے پروردگار کی بارگاہ میں
عذر معذرت اور عرض معروض کروں گا دوسری
کسی کو اُس کی جرأت نہ ہوگی۔
خِطْبَةٌ - بکسرہ خا مرد کی طرف سے شادی کا
پیغام اور اِختِطاب عورت کے ولی کی طرف
سے پیغام۔
خَطَبَ عَلَی الْمِنْبَرِ خُطْبَةً - آپ نے منبر پر

خطبہ پڑھا۔

عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ۔ آنحضرتؐ نے ہم کو نکاح کا خطبہ یوں سکھلایا الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ اخیر تک، علماء نے کہا ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے کیونکہ آنحضرتؐ سے کوئی خطبہ بیٹھ کر پڑھنا منقول نہیں ہوا البتہ حج میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ سنایا کیونکہ اونٹ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں، اب تک مہذب لوگوں میں یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ لکچر کھڑے ہو کر دیا کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کی سنت بھی یہی ہے اور جن لوگوں نے اُس کو نصاریٰ کا طریق سمجھا ہے وہ جاہل ہیں۔

اَخْطَبَ الرَّجُلُ۔ وہ خطیب ہو گیا (مجمع)۔

خَطِیْبُ وَفْدِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مسلمانوں کی طرف سے جو پیغام لاتے ہیں اُن کے سردار۔ اصل میں خطیب القوم وہ شخص جو کسی جماعت میں بڑا ہو اور بادشاہ اور حاکم سے وہی غرض معروض کرے۔

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہم کو آنحضرتؐ نے وعظ سنائی۔

خَطِیْبُ الْاَنْبِیَاءِ۔ حضرت شعیبؑ کو کہتے ہیں وہ بڑے فصیح اور بلیغ شخص تھے۔

خَطَّابِیَّۃ۔ ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں میں سے جو اپنے ہم مذہب لوگوں کے فائدے کے لئے جھوٹی گواہی دینا درست جانتا ہے۔

سَاَلَہٗ رَجُلٌ اُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ فَقَالَ خَطَّابِیَّۃٌ۔ ایک شخص نے پوچھا کیا میں مغرب میں اتنی دیر کروں کہ تارے گھن جائیں کیا تو خطابیہ میں سے ہے۔

خَطْرٌ یا خَطَرَانٌ یا خَطِیْرٌ۔ دم اٹھانا اور گرانا داہنی بائیں رانوں پر مارنا (یہ اونٹ اُس وقت کرتا ہے جب خوب کھا پی کر سیر ہوتا ہے) برچھا اُٹھانا اور جھکانا مارنے کے لئے، مٹک کر چلنا۔

خُطُوْرٌ۔ دل میں کوئی بات گذرنا، یا بھولنے کے بعد یاد آنا۔

وَاللّٰہِ مَا یَخْطُرُ لَنَا جَمَلٌ۔ قسم خدا کی کوئی اونٹ ہمارا دم نہیں ہلاتا تھا (ایسا سخت قحط تھا کہ جانور سب دُبلے ہو کر اُن کی دُمیں لٹک گئی تھیں)۔

وَاللّٰہِ لَقَدْ قَتَلْتُہٗ وَاِنَّہٗ لَاَعَزُّ عَلَیَّ مِنْ جِلْدَۃٍ مَّا بَیْنَ عَیْنَیَّ وَلٰکِنْ لَا یَخْطُرُ فَحْلَانِ فِیْ شَوْلٍ۔ (عبدالملک بن مروان نے جب عمرو بن سعید کو قتل کیا تو کہنے لگا) قسم خدا کی میں نے اُس کو مار ڈالا اور وہ مجھ کو اُس پوست سے بھی زیادہ عزیز تھا جو میرے دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ دو نر اونٹ ایک اونٹنی پر دم نہیں ہلا سکتے (اُس سے جماع کرنے کے لئے بلکہ جو زبردست ہوگا وہ دوسرے کو مار کر ہٹا دیگا)۔

فَخَرَجَ یَخْطُرُ بِسَیْفِہٖ۔ مرحب یہودی اپنی تلوار ہلاتا ہوا (بڑے ناز اور تکبر سے) نکلا (اُس کو دعویٰ تھا کہ مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا آخر شیر بیشۂ شجاعت حضرت علی مرتضیٰؓ نے اُس مردود کو ایک ہی ضرب میں واصل جہنم کیا)۔

خَطَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ ۔ (یہ حجاج مردود نے اُس منجنیق کی تعریف میں کہا جو اُس نے کعبہ پر لگائی تھی) ایسی جلد داہنے بائیں مارتی ہے جیسے زبردست ذات والا اونٹ اپنی دُم جلدی جلدی ہلاتا ہے۔

(میں) :۔ کہتا ہوں اگر حجاج مردود کوئیک فائرنگ مشن گنس کو دیکھتا جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئی ہیں تو اپنی منجنیق کو بازیچہ اطفال خیال کرتا)۔

حَتّٰى يَخْطِرَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ ۔ یہاں تک کہ شیطان اُسکے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے ایک روایت میں یُخْطِرُ ہے اِخْطَار سے یعنی آدمی اور اُسکے دل کے بیچ میں آکر اُسکو دوسرے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے۔

فَيُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۔ پھر اپنی جان اور مال دونوں کو خطرے میں ڈالا اور کوئی چیز لیکر نہ لوٹے (یعنی جان اور مال دونوں اللہ کی راہ میں تصدق ہوں)۔

اَلَا رَجُلٌ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ ۔ کیا کوئی شخص ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈالے (یعنی جہاد کے لئے نکلے)۔

لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ ۔ کیونکہ اس میں خطرہ ہے (پیداوار ہو یا نہ ہو)۔

دُرَّةٌ خَطِيْرَةٌ ۔ قدر والا موتی، یہ خطر سے نکلا ہے بہ معنی قدر و منزلت۔

قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ ۔ ایک دن آنحضرت ص نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تھے اتنے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا منافق کیا کہنے لگے آپ کے دو دل ہیں (اللہ تعالٰے نے قرآن میں اُن کی تکذیب کی)۔

اَلَا هَلْ مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا ۔ دیکھو بہشت حاصل کرنے کے لئے کون مستعد ہوتا ہے (کمر باندھتا ہے اپنا کپڑا اُٹھا کر) اس لئے کہ بہشت کی ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہے (کوئی نعمت یا کوئی دولت بہشت کا بدلہ نہیں ہو سکتی اگر ساری دنیا کا مال واسباب جمع کریں تو بہشت کے ایک کوزے کی قیمت نہ ہوگا کیونکہ دنیا فانی ہے اور بہشت ہمیشہ باقی ہے)

فَكَانَ لِعُثْمَانَ مِنْهُ خَطَرٌ وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَطَرٌ ۔ حضرت عثمان رض کو بھی اُس میں حصہ ملا اور عبدالرحمن بن عوف کو بھی (دونوں کو فائدہ ہوا)۔

اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمَجُوْسَ قَدْ اَخْطَرُوْا لَكُمْ رِثَّةً وَمَتَاعًا وَاَخْطَرْتُمُ الْاِسْلَامَ فَنَافِحُوْا عَنْ دِيْنِكُمْ ۔ ان پارسیوں نے تمہارے پاس ذلیل مال واسباب (دنیا کا) گرو رکھا اور تم نے اپنا دین اسلام اُن کے پاس گرو کر دیا تو اپنے دین کی حمایت کرو (اس کو بچاؤ مال واسباب پر لات مارو)۔

جُرُّوْا لَهُ الْخَطِيْرَ مَا انْجَرَّ ۔ عمار کے لئے رسی کھینچو جہاں تک کھینچ سکے (یعنی جہاں تک ممکن ہو اُن کی پیروی کرو)۔

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ قَدْرًا الَّذِيْ لَا يَرٰى لِلدُّنْيَا خَطَرًا ۔ سب لوگوں میں بڑی قدر والا وہ ہے جو دنیا کی کچھ قدر نہ سمجھے (بلکہ دنیا کو

حقیر اور بے حقیقت سمجھے دنیا داروں کی وقعت اُس کی آنکھ میں بالکل نہ ہو سچے فقیر کی بھی پہچان یہی لکھی ہے کہ وہ دیندار عالموں اور درویشوں کی تو تعظیم و تکریم اُن کے مرتبہ کے موافق کرے پر دنیا دار امیروں اور نوابوں کی طرف ذرا بھی اُس سے زیادہ مخاطب نہ ہو جتنا عام محتاج لوگوں کی طرف ہوتا ہے نہ دنیا کی وجہ کر اُن کی کچھ بھی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری کرے)

مَا اَجَلَّ خَطَرَكُمْ۔ تمہارا درجہ کتنا بڑا ہے۔

مَا اَنَا وَمَا خَطَرِیْ۔ میں کیا اور میرا مرتبہ کیا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے میں کیا چیز ہوں)۔

لَيْسَ لِلْمَرْاَةِ خَطَرٌ وَلَا لِصَالِحَتِهِنَّ۔ عورت کی قدر و منزلت نہیں ہے نہ اُس کی جو اُن میں نیک بخت ہے اُس کی قدر یہی سونا اور چاندی ہے۔

اَحَبُّ الْخَطْرِ فِيْمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَاَبْغَضُ الْخَطْرِ فِي الطُّرُقَاتِ۔ اکڑ کر ناز کے ساتھ چلنا جنگ کے صفوں میں عمدہ ہے اور رستوں میں اس طرح چلنا برا ہے۔

مَنْ زَارَ اَخَاهُ فِي اللهِ وَلِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَخْطِرُ بَيْنَ قَبَاطِيَّ مِنْ نُوْرٍ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات اللہ کی راہ میں اور اللہ کے واسطے کریگا (نہ دنیا کی غرض سے) وہ قیامت کے دن نور کے سفید کپڑوں میں اتراتا ہوا اور مٹکتا ہوا آئے گا۔

اَلْخَطَرَاتُ لَا تَحُدُّهٗ۔ اللہ تعالےٰ کو خطرے اور خیالات نہیں گھیر سکتے وہم بھی نہیں گھیر سکتا (بلکہ اُس کی شان یہ ہے اسے برتر از خیال و قیاس گمان زدیم ۞ وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم)

اَوْ خَطَرَ بِهَا مِنِّيْ خَطَرَاتٌ۔ یا جو میرے دل میں اُس کے سبب سے وسوسے گذرے۔

خَاطَرَ بِنَفْسِهٖ۔ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا یا اپنی رائے پر نازاں ہوا جیسے اِسْتَبَدَّ بِرَاْيِهٖ بس اپنی عقل پہ چلا۔

بِئْسَ الْخَطَرُ لِمَنْ خَاطَرَ اللهَ۔ اُس شخص کے لئے بڑا خطرہ ہے جس نے اللہ کے مقابل میں اپنی تئیں خطرے میں ڈالا (شرک اور کفر میں مبتلا ہوا اُس کی عبادت سے غافل رہا)

رَجُلٌ خَطِيْرٌ۔ شریف اور مرتبہ والا آدمی۔

خَطَرٌ۔ قدر اور منزلت۔

خَطْرَفَةٌ۔ جلدی چلنا، یا قدم بڑھا کر رکھنا مارنا لٹک جانا۔

وَاِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَالتَّخَطْرُفَ مِنَ الْاِنْقِحَامِ وَالتَّكَلُّفِ۔ سیدھے چلے جانا بڑے بڑے قدم رکھ کر یا حد سے گذر کر اپنے تئیں ...... آفت میں جھونکنا اور تکلیف میں ڈالنا عرب لوگ کہتے ہیں تَخَطْرَفَ الشَّيْءَ۔ جب کوئی اُس سے بڑھ جائے گذر جائے۔ جوہری نے کہا خَطْرَفَ الْبَعِيْرُ۔ نہائے مجمع سے ایک لغت خَذْرَفَ میں اُسکا معنی جلدی جلدی چلا بڑے بڑے قدم رکھ کر۔

خَطٌّ۔ لکھنا، جماع کرنا، تھوڑا کھانا، نشان کرنا سبزہ رخسارے پر آنا کھودنا۔

تَخْطِيْطٌ۔ لکیریں کرنا، تھوڑا کھانا۔

اِخْتِطَاطٌ۔ سبزہ گالوں پر آنا، لکیریں پڑنا

خَاطٌّ۔ جادوگر، رمال کیونکہ وہ لکیریں کرتا

كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهٖ ۔ دوسری روایت میں یوں ہے فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ ۔ پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام) لکیریں کیا کرتے (یعنی ریتی میں اس لئے اس علم کو علم رمل کہتے ہیں) اب جو کوئی اُن کی طرح لکیریں کرے تو وہ اُن کی طرح (آئندہ ہونے والی بات) جان لے گا یا اُس کی لکیریں صحیح ہوں گی (لیکن اُنکی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں رہا اور یہ علم دنیا سے اُٹھ گیا اس لئے ہم کو ایسا کرنا جائز نہیں۔ حربی نے کہا یہ علم بھی کہانت کی ایک قسم ہے جو ہماری شریعت میں حرام ہو گئی ۔ ابن اثیر نے کہا علم رمل تو ایک مشہور علم ہے (جیسے علم تکسیر اور جفر) اور لوگوں نے اس علم میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جو ابتک موجود ہیں اور اکثر اس علم سے دل کی بات پہچان لیتے ہیں اور دوسری ہونے والی باتیں اور اُنکا پہچاننا ٹھیک ہوتا ہے، ابن عباسؓ نے کہا خط سے حدیث میں مراد یہ ہے جو عربوں میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے وہ یہ تھا کہ کوئی بھی حاجت والا آتا اور اس علم والے کے سامنے شیرینی کے طور پر کچھ رکھتا (نقد یا جنس) وہ کہتا بیٹھ میں تیرے لئے لکیریں کرتا ہوں پھر ایک لڑکا سلائی لے کر آتا اور نرم زمین میں بے گنتی جلدی جلدی لکیریں کرتا پھر اُن کو ایک سرے سے مٹانا شروع کرتا اگر اخیر میں دو لکیریں رہ جاتیں تو یہ علامت اُس کی ہوتی تھی کہ حاجت والا اپنے مطلب میں کامیاب ہو گا، اگر ایک لکیر رہجاتی تو یہ ناکامی کی علامت ہوتی۔

میں ؔ۔ کہتا ہوں فال کھولنا بھی اسی قسم میں سے جیسے ہمارے زمانہ کے ملّا اور درویش جاہلوں کو ٹھگ کر اُن کے لئے فال کھولتے ہیں کہیں خانوں پر اُن سے اُنگلیاں رکھواتے ہیں کہیں لکیریں کرواتے ہیں کہیں قرآن میں کہیں دیوان حافظ میں فال دیکھتے ہیں اور شیعوں نے جو استخارہ تسبیح پر نکالا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اس لئے کہ اخیر میں دو دو دانے اسقاط کرتے جاتے ہیں اگر ایک دانہ رہجاتا ہے تو کہتے ہیں استخارہ اچھا آیا اور اگر دو رہجاتے ہیں تو کہتے ہیں اسکا انجام اچھا نہ ہو گا، اسی طرح بعض شیعہ ذات الرقاع کا استخارہ کرتے ہیں پرچوں پر افعل لاتفعل لکھتے ہیں یہ اس کے مشابہ ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ تیروں پر فال کھولا کرتے، بہرحال ہماری شریعت میں یہ سب فعل لغو کر دیئے گئے اور جفر اور نجوم اور رمل اور فال ان سب علموں کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا حرام کر دیا گیا اور اصل یہ ہے کہ یہ سب علم بے کار ہیں کیونکہ ان سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یقینی نہیں ہوتی اور اکثر غلط نکلتی ہے اور صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ اکثر ٹھیک نکلتی ہے بالکل ٹھیک نہیں ہے میں نے جفر اور نجوم اور رمل والوں کا اکثر امتحان لیا ہے اور اُن کی باتوں کو بالکل جھوٹ پایا ہے ایک بڑے رمال صاحب جنکو لوگ بے نظیر جانتے تھے اور دل کی بات بتلا دینے کا دعویٰ کرتے تھے جلسۂ عام میں بڑے ذلیل اور خوار ہوئے اور میرے دل کی بات نہ بتلا سکے ہمارے زمانہ میں تو کوئی شخص ابن صیاد کے

رتبہ کا بھی نظر نہیں آیا جس نے آنحضرت ؐ کے دل کی بات کچھ لگتی لگاتی تو بتلادی تھی اور کہدیا تھا ہو الدخ اور یہی وجہ ہے کہ حکمانے ان علموں کو یعنی جفر اور نجوم اور رمل وغیرہ کو حکمت سے خارج کر دیا ہے کیونکہ یہ علم درحقیقت علم نہیں ہیں بلکہ نرے ڈھکونسلے ہیں اور ہماری شریعت میں جس استخارے کی اصل ہے وہ یہی ہے جو حصن حصین میں منقول ہے کہ دعا پڑھ کر سو رہے اللہ تعالی اس کو کسی نہ کسی طرح بتلا دیگا اگر وہ کام اسکے حق میں اچھا ہے تو اس کی توفیق دیگا ورنہ روک دیگا اس مقام پر یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم نجوم جس کا سیکھنا حرام ہے وہ علم ہے جس سے آئندہ ہونے والی باتیں معلوم ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے باقی رہا ستاروں کا علم جس سے جہازرانی کیجاتی ہے اور راستہ پہچانا جاتا ہے اس کا سیکھنا جائز بلکہ ضرور ہے۔

ذَهَبَ بِيْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَدَعَا بِطَعَامٍ قَلِيْلٍ فَجَعَلْتُ أَخُطُّ لِيَشْبَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عبداللہ ابن انیس کہتے ہیں) آنحضرت ؐ مجھ کو اپنے گھر پر لے گئے اور تھوڑا سا کھانا منگوایا (اس وقت وہی موجود ہوگا) میں کھانے میں لکیریں کرتا رہا میرا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت ؐ سیر ہو جائیں (اس لئے ظاہر میں لکیریں کر کے آنحضرت ؐ کو یہ دکھلاتا کہ میں کھا رہا ہوں)۔

أَيُلَامُ ابْنُ هٰذَا أَنْ يَفْصِلَ الْخُطَّةَ۔ کیا اس کا بیٹا اس کام پر ملامت کیا جائیگا کہ جب اس کو کوئی حادثہ پیش آئے (کوئی مشکل مقدمہ) تو وہ اُسکو فیصلہ کر دے خُطّہ بضمہ خا حال اور کام اور مقدمہ اور رائے

لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا۔ یہ قریش (کافر) مجھ سے جب کسی ایسے امر کی درخواست کرینگے جس میں اللہ تعالے کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو (مثلاً خانہ کعبہ کی یا حرم کی) تو میں ان کی درخواست منظور کر لوں گا۔

إِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا دیکھو انھوں نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے تو اسکو مان لو۔

إِنَّهُ وَرَّثَ النِّسَاءَ خِطَطَهُنَّ دُوْنَ الرِّجَالِ۔ آنحضرت ؐ نے عورتوں کو جداگانہ اور خاص مقطعے دے (زمین کے ٹکڑے جن پر نشان کر دئے گئے تھے) ان میں مردوں کی مداخلت نہیں رکھی یہ جمع ہے خطہ بکسرہ خا کی۔ یعنی مقطع جس کے حدود پر خط کر دیا جاتا ہے

خِطَطُ الْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ۔ بصرے اور کوفہ کے حدود۔

فَأَخَذَ خِطِّيًّا۔ پھر اس نے ایک خطی برچھا لیا۔

خَطٌّ۔ وہ کنارا سمندر کا جو عمان اور بحرین کے پاس ہے وہاں برچھے اچھے بنتے ہیں شرح السنۃ میں ہے کہ اصل میں برچھے ہند کے ملک میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کے ان کو سوداگر لوگ خط پر لاتے جو عرب کا بندر ہے وہاں کر عرب کے سارے ملکوں میں جاتے۔

حَتّٰى سَمِعَ غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ۔ یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ خطیط اور غطیط دونوں کے معنے قریب قریب ہیں سونے میں جو آواز نکلتی ہے۔

خَطَّ اللّٰهُ نَوْءَهَا۔ اللہ اُس کی کارتی سوکھی کرے اصل میں یہ خطیطہ سے ماخوذ ہے، خطیطہ اُس زمین کو کہتے ہیں جو ایسے دو زمینوں کے درمیان واقع ہو جن پر بارش ہو اور اُس پر بارش نہ ہو۔

نَرْعَى الْخَطَائِطَ وَنَرِدُ الْمَطَائِطَ۔ ہم خالی زمینوں پر جن پر بارش نہیں ہوئی تھی چرا رہے تھے یا راستوں میں چرا رہے تھے اور پانی کے کنڈوں پر جا رہے تھے (یعنی پلا رہے تھے)۔

فِي الْأَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ وَكَالْخَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں اتنے لمبے سانپ ہیں جیسے ریتی کے زنجیریں ہوتی ہیں اور جیسے پہاڑوں کی شگاف میں رستے ہوتے ہیں۔

فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ۔ میں نے برچھے کے نیچے کی طرف جو لوہا لگا رہتا ہے اُس سے زمین پر لکیر کی یعنی اُس کو زمین پر لگا دیا اور اوپر کی انی ہاتھ میں چھپائی تاکہ کسی کو برچھے کی چمک نہ دکھلائی دے، دوسری روایت میں فحططت ہے حائے حطی سے تو ترجمہ یوں ہوگا میں نے اُس کے نیچے کا لوہا زمین سے لگا دیا (تاکہ برچھا نیچا رہے اور کسی کو دور سے نظر نہ آئے)۔

خَطَّ خِطَطًا۔ آنحضرت ص نے کئی لکیریں کیں۔

إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي فِيهِنَّ خَطَّةً۔ جب قاضی اُن میں سے کوئی خصلت چھوڑ دے۔

خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت ص نے زمین پر لکیریں کیں (یعنی ہمارے سمجھانے کے لئے)۔

فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا۔ آپ میرے لئے مسجد کا مقام معین کر دیجئے (اُس پر نشان کر دیجئے تاکہ میں ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے)۔

يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ۔ آپ اپنے پاؤں سے زمین پر لکیر کر رہے تھے۔ (ناطاقتی کی وجہ سے اُن کو اُٹھا نہیں سکتے تھے نہ اُن پر زور دے سکتے تھے بلکہ دو صاحبوں پر آپ ٹیکا دئے ہوئے مشکل سے چلے تو پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ رہے تھے وہ دونوں صاحب حضرت علیؓ اور حضرت عباس رض تھے یہ مرض موت کا ذکر ہے)۔

لَا صُورَةَ وَلَا تَخْطِيطَ وَلَا تَحْدِيدَ۔ اللہ تعالٰی کی کوئی صورت نہیں (یعنی مخلوقات کی طرح کوئی معین صورت نہیں بلکہ جس صورت میں چاہے وہ جلوہ کر سکتا ہے) نہ اُس میں خط ہیں (یعنی اضلاع جیسے جسم میں ہوتے ہیں) نہ اُس میں حدیں ہیں (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں ہے اہل سنت کی کتابوں میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس سے صورت یا خط یا حد کی نفی نکلتی ہو بلکہ کئی حدیثوں میں صورت کا لفظ اللہ تعالٰی کے لئے ثابت کیا گیا ہے)۔

إِنَّ قَوْمًا يَصِفُونَ اللّٰهَ بِالصُّورَةِ وَالتَّخْطِيطِ بعضے لوگ اللہ تعالٰی کے لئے صورت اور خطوط ثابت کرتے ہیں۔

مَسْجِدُ الْكُوفَةِ خِطَّةُ آدَمَ۔ کوفہ کی مسجد آدم ع کی نشان کی ہوئی ہے۔ یا خَطَّهُ آدَمُ یعنی آدم ع نے اُس کا نشان کیا تھا۔

خَطْفٌ۔ اُچک لیجانا۔

خَطَفَانٌ۔ جلدی چلنا

اِخْتِطَاف ۔ بمعنی خطفۃ ۔

اَخْطَفَتْهُ الْحُمّٰى ۔ اُس کا بخار جاتا رہا۔

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ اَبْصَارِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ لوگ اپنی نگاہیں نماز میں اوپر اٹھانے سے باز رہیں (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھیں) ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی ۔(اندھے بن جائینگے)۔

اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْتَطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا ۔ اگر تم دیکھو کہ ہمارا گوشت پرندے اُچک اُچک لیجا رہے ہیں (یعنی ہم مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اڑائیں) جب بھی تم اپنی اُس جگہ سے نہ سرکنا (یہ آپ نے عبداللہ بن جبیر اور اُنکے ساتھیوں سے احد کے دن فرمایا) ایک روایت میں تَخْطِفُنَا ہے ایک میں تَخَطَّفُنَا ہے۔

فَخَطِفَتْ رِدَائَهُ ۔ اُن گنواروں نے یا درخت نے آپ کی چادر اُچک لی ۔

اِذَا يَخْطَفُكُمُ النَّاسُ ۔ اُس وقت تو لوگ تم کو اچک لے جائیں گے (تم پر ہجوم ہوگا)۔

تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ ۔ اُن کے عملوں کے موافق لوگوں کو اُچک لیں گے (آگے اُسکی تفصیل ہے کہ کافر تو کٹ کر دوزخ میں گر پڑیگا ہلاک ہوگا اور گنہگار کوئی چھل پھلا کر بچ کر جائیگا کوئی دوزخ میں گر پڑیگا پھر وہاں سے نجات پائے گا)۔

فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَخَطْفَةً ۔ اسوقت جنات پھیل پڑتے ہیں اور (جو پائیں وہ) اُچک لیجاتی ہیں۔

يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ ۔ اُسکو جن اُچک لیتا ہے ۔

(فرشتوں سے سنکر بھاگ آتا ہے۔

يَخْتَطِفُوْنَ السَّمْعَ ۔ سنی ہوئی بات اڑا لیتے ہیں ۔

نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْخَطْفَةِ ۔ آنحضرتؐ نے اُس جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو نشانا بنایا ہو (اُس کو ایک مقام پر باندھ کر لٹکا یا ہو لوگ اُس پر تیروں یا گولیوں کا نشانہ لگائیں) اسی طرح اُس گوشت کے کھانے سے جو زندہ جانور کے بدن سے کاٹ لیا گیا ہو (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اونٹ کا کوہان یا دنبے کی چکتی کاٹ کر کھایا کرتے بعضوں نے کہا خطفہ سے یہ مراد ہے کہ بھیڑیا جو جانور کا کوئی عضو کاٹ کرلے گیا ہو پھر لوگ اُس کو پالیں تو اُسکے کھانے سے منع فرمایا)۔

لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ ۔ جیسے لا تحرم المصۃ والمصتان ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی (یعنی رضاع کی حرمت)۔

فَحَبَسْتُهُ وَجَعَلْتُهُ خَطِيْفَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ام سلیم رضؓ نے جَو کو کوٹا اور اُسکا ہریرہ آنحضرتؐ کے لئے بنایا۔ (خطیفہ دودھ آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے گاڑھا گاڑھا لوگ اُسکو چاٹ چاٹ کر کھاتے ہیں)۔

فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَمِلْبَنَةٌ ۔ اُن کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا اُس میں خطیفہ تھا اور ایک چمچہ۔

نَفَقَتُكَ رِيَاءً وَسُمْعَةً لِلْخَطَّافِ ۔ جو تو دکھلانے اور لوگوں کے سنانے کو (اپنی ناموری اور شہرت کے لئے) خرچ کرے وہ شیطان کے لئے ہے (اُس میں کچھ ثواب نہ ہوگا شیطان کو خطاف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی

بات اچک لیتا ہے۔ بعضوں نے خُطّان بضم
خا روایت کیا ہے تو یہ خاطف کی جمع ہوگا، اور
خُطّاف کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

لَاَنْ اَكُوْنَ نَفَضْتُ يَدِىْ مِنْ قُبُوْرِ بَنِىَّ
اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ يَّقَعَ مِنْ بَيْضِ الْخُطَّافِ
فَيَنْكَسِرَ۔ اگر میں اپنے بیٹوں کو قبروں میں گاڑ
کر ہاتھ جھنکوں تو یہ مجھکو اس سے اچھا معلوم
ہوتا ہے کہ خطّاف کے انڈے اوپر سے گرکر
ٹوٹ جائیں (خُطّاف ایک چڑیا ہے کالے
رنگ کی یہ عبداللہ بن مسعود رض نے رحم اور
شفقت کی راہ سے کہا)۔

فِيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ۔ وہاں آنکڑے
اور آکوڑے ہونگے (ٹیڑھے منہ کے جو گنہگاروں
اور کافروں کو گھسیٹ لیں گے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْخُطَّافِ۔ آپ نے خطاف
کے مارنے سے منع فرمایا۔ مجمع البحرین میں ہے
کہ خطاف بضمہ خا و تشدید طا ایک مشہور
چڑیا ہے جس کو زوار الہند کہتے ہیں اور عصفور
الجنة بھی، یہ چڑیا دور دراز سفر کرتی ہے اس
لئے کہ آدمیوں کے پاس رہنا چاہتی ہے۔
حیٰوة الحیوان میں ہے کہ حضرت آدم جب جنت
سے نکالے گئے تو اُن کو وحشت ہوئی اللہ نے
خطاف کو بھیجا وہ اُن کے پاس رہنے لگی اُن
کی وحشت دور کرنے کے لئے۔

تَسْبِيْحُ الْخُطَّافِ قِرَاءَةُ الْحَمْدُ۔ خطاف
سورۂ فاتحہ پڑھتی ہے یہی اُس کی تسبیح ہے۔

خَطَلٌ۔ بڑبڑ کرنا، بیہودہ بہت باتیں کرنا۔

اَخْطَلَ۔ بیہودہ بکا۔

تَخَطَّلَ۔ اکڑ کر چلا۔

خَاطِلٌ۔ بمعنی باطل ہے۔

فَرَكِبَ يَوْمُ الزَّلَلِ وَزَيَّنَ لَهُوَ الْخَطَلِ۔
اُن کے ساتھ غلطی پر سوار ہوا اور بیہودہ بات کو اُن کے
لئے اچھا بتلایا۔

خَطْلَاءُ۔ لمبی چھاتیوں والی عورت۔

اُذُنٌ خَطْلَاءُ۔ لٹکا ہوا کان۔

خَطِلٌ۔ احمق بے وقوف۔ ایسے ہی ذو الخطل۔

خَطْمٌ۔ ناک پر مارنا۔

خِطَامٌ۔ مہار جو ناک میں ڈالی جاتی ہے۔

تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوْسٰى وَخَاتَمُ
سُلَيْمَانَ فَتَجْلِىْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا
وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ۔ (قیامت
کے قریب) ایک جانور زمین میں سے نکلیگا (وہ
ایک فرشتہ ہوگا بصورت جانور کے) اُسکے
ساتھ حضرت موسیٰ ع کی لاٹھی ہوگی اور حضرت
سلیمان کی مہر وہ کیا کریگا مومن کا منہ تو لاٹھی سے
روشن کردے گا اور کافر کی ناک پر لکیر کردیگا
(یعنی نشان کردیگا، یہ خَطَمْتُ الْبَعِيْرَ سے ہے یعنی
میں نے اونٹ پر نشان کیا ناک سے لیکر ایک
رخسارے تک خط کردیا)۔

تَاْتِى الدَّابَّةُ الْمُؤْمِنَ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ
تَاْتِى الْكَافِرَ فَتَخْطِمُهُ۔ وہ جانور (دابۃ الارض)
مسلمان کے پاس آئے گا تو اُس کو سلام کریگا،
اور کافر کے پاس آن کر اُس کے منہ پر نشان
کردیگا۔

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَتَخْطِمُهُ بِمِثْلِ الْخَتْمِ
الْاَسْوَدِ۔ لیکن کافر اُس کی ناک پر کالے
کوئلہ کی طرح نشان کردیگا۔

فَخَطَمَ لَهُ اُخْرٰى دُوْنَهَا۔ پھر ایک اور

خطام اُس پر ڈال دیگا۔ نہایہ میں ہے کہ خطام اُس رسی کو کہتے ہیں جو چھال یا بال سے بنائی جاتی ہے اُس کے ایک کنارے کو چھلّہ کی طرح کر کے دوسرا کنارہ اُس میں باندھ دیتے ہیں وہ حلقہ کی طرح ہو جاتی ہے پھر وہ اونٹ کی ناک پر موڑ کر رکھدی جاتی ہے لیکن وہ لمبی ڈوری باریک جو اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے اُسکو زمام کہتے ہیں۔

یَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ سَبْعِیْنَ اَلْفًا هُمْ خِیَارُ مَنْ یَّنْحَتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ۔ اللہ تعالیٰ بقیع غرقد (مدینہ کے قبرستان) میں سے ستر ہزار ایسے آدمیوں کو اُٹھائیگا جو اُن سب لوگوں میں بہتر ہوں گے جن کے ناک پر مٹی سرکے گی (یعنی زمین پھٹکر وہ اُس میں سے نکلیں گے)۔

مِنْ خَطْمِهَا۔ اُس کی ناک سے۔

لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ وَثَوْبُهٗ عَلٰی اَنْفِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَطْمُ الشَّیْطَانِ۔ کوئی شخص ناک پر کپڑا رکھ کر نماز نہ پڑھے یہ شیطان کی خطام ہے۔

لَمَّا مَاتَ اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ عُمَرُ لَا یُکَفَّنُ اِلَّا فِیْمَا اَوْصٰی بِهٖ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا وُضِعَتِ الْخُطُمُ عَلٰی اُنُفِنَا۔ جب ابوبکر صدیق رض کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر رض نے کہا خدا کی قسم اُن کو وہی کفن دیا جائے گا جس کی انہوں نے وصیت کی ہے، (انہوں نے مرتے وقت کہا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں کفن دیدینا اور نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو دیدینا کیونکہ مردے کے بہ نسبت زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہے) یہ سنکر عائشہ رض نے کہا خدا کی قسم ہماری ناکوں پر ابھی نکیلیں (مہاریں) نہیں ڈالی گئیں ہیں۔ (یعنی تم ہمارے کچھ مالک نہیں بن گئے ہو کہ ہم ہر بات تمہاری مان لیں)۔

مَا تَکَلَّمْتُ بِکَلِمَةٍ اِلَّا وَاَنَا اَخْطِمُهَا۔ میں جب کوئی بات کرتا تو بڑی مضبوطی کے ساتھ (خوب احتیاط سے ایسا نہ ہو مجھ سے غلطی ہوجائے)

خَبَأْتُ لَکُمْ خَطْمَ شَاةٍ۔ میں نے تمہارے لئے بکری کی ایک سری چھپا رکھی ہے (اصل میں خطم کا معنی پرندے کی چونچ اور ہر جانور کی ناک اور منہ کا آگے کا حصہ)۔

شَغَلَنِیْ عَنْكَ خَطْمٌ۔ مجھے ایک اہم کام نے مشغول رکھا، (میں جلدی سے تیرے پاس نہ آسکا) بعضوں نے کہا خطم کا معنی روکنا یعنی ایک کام نے مجھ کو روک رکھا تھا۔

کَانَ یَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِیِّ۔ آنحضرت اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے (خطمی ایک مشہور نبات ہے جسکا پھول سرخ ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے)۔

وَهُوَ جُنُبٌ یَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا یَصُبُّ عَلَیْهِ الْمَاءَ۔ اور آپ جنب ہوتے اُسی پر اکتفا کرتے یعنی اُس پانی پر جس سے خطمی دھوتے اور جنابت کے غسل کی نیت کرلیتے اب خاص غسل کے لئے پھر دوسرا پانی سر پر نہ ڈالتے (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے کہ سر کی کھلی یا خطمی دھو کر پھر غسل کی نیت سے علیحدہ سر پر پانی ڈالتے ہیں)۔

بِخِطَامِهٖ اَوْ بِزِمَامِهٖ نکیل تھامے یا باگ

(راوی کو شک ہے)

اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ - ابوسفیان کو وہاں کھڑا کر جہاں پہاڑ کی بینی ختم ہوئی ہے (یعنی کنارے پر، ایک روایت میں حَطْمِ الْجَبَلِ حائے حطی سے جیسے اوپر گذر چکا ہے، ایک روایت میں عِنْدَ خَطْمِ الْخَيْلِ ہے یعنی جہاں سواروں کی مدبھیڑ ہوتی ہے)۔

قَدْ خَطِمَ اَنْفُهُ اُس کی ناک پر نشان (داغ) ہوگیا ایک روایت میں حُطِمَ اَنْفُهُ ہے حائے حطی سے تو معنی یہ ہوگا اُس کی ناک ٹوٹ گئی۔

غَسْلُ الرَّأْسِ بِالْخِطْمِيِّ يَنْفِي الْفَقْرَ - خطمی سے سر دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے۔

كَانَ خِطَامُ جَمَلِهِ لِيْفًا - آنحضرت ص کے اونٹ کی نکیل کھجور کے چھال کی تھی

تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم قَطَعَ خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتّٰى اَتٰى بِئْرَ بَنِي خَطْمَةَ بِقُبَا فَرَمٰى بِنَفْسِهِ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ - جس وقت آنحضرت ص کی وفات ہوئی تو آپ کی سواری کا گدھا جس کو عفیر کہتے تھے اپنی خطام تڑا کر دوڑتا ہوا بھاگا اور بیر خطمہ پر جو قبا میں ہے اپنے تئیں ڈال دیا وہیں اُس کی قبر ہوگئی، خطمہ انصار کا ایک خاندان ہے عبداللہ بن مالک بن اوس کی اولاد۔

مُخْطِمٌ یا مِخْطَمٌ - آدمی کی ناک۔

خَطْوٌ - پاؤں کھول کر چلنا۔ دور کرنا۔

تَخْطِيَةٌ - کسی کو خطا وار بنانا، دور کرنا۔

تَخَطِّيْ - پھاندنا، تجاوز کرنا۔

خُطْوَةٌ - دو قدم کا درمیانی فاصلہ - خُطُوَاتٌ اور خُطَوَاتٌ اور خُطْوَاتٌ جمع۔

خَطْوَةٌ - بمعنی خُطْوَةٌ اور ایک بار قدم اٹھانا اور پیمائش کے حساب میں خطوہ چھ قدم کا ہوتا ہے۔

رَاٰى رَجُلًا يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ - ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کی گردنیں پھاند رہا تھا (یعنی اُنکی گردنیں دو قدم کے بیچ میں کرتا پھاند جاتا)۔

وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ - اور مسجدوں کی طرف بہت قدم اُٹھانا۔

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ - شیطان کی راہیں اُس کے مذہب اور طریقے، کرمانی نے کہا امام کو جمعہ کے دن گردنیں پھاندنا درست ہے اسی طرح اُس شخص کو جس کو کوئی جگہ بدون گردنیں پھاندے خالی نہ ملے کیونکہ یہ لوگوں کا قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی جگہ بھر لیں اور سنت یہ ہے کہ شروع سے صفیں پوری بھرتے ہوئے آئے اور کوئی جگہ خالی نہ چھوڑے تاکہ بعد میں آنیوالے کو پھاندنے کی ضرورت ہی نہ پڑے (کرمانی نے کہا یہ فعل یعنی گردنیں پھاندنا مکروہ تحریمی ہے، بعضوں نے کہا تنزیہی)۔

لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً - کوئی قدم نہ اٹھائیگا۔

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا - خیرات میں جلدی کرو اس لئے کہ بلا خیرات سے آگے نہیں بڑھ سکتی (اُس کو لانگھ نہیں سکتی)۔

قَصَّرَ اللّٰهُ خُطْوَكَ - اللہ تیری چال کم کردے

بِخُطُوٍّ فِيْ مَشْيِهِ - اپنی چال میں اترا رہا تھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الظَّاءِ

خَظْوٌ - ٹھوس ہونا۔

لَحْمُهُ خَظَا بَظَا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اُس کا گوشت ٹھوس ہے (یعنی لٹکتا ہوا تھل تھل)

نہیں ہے)۔

خَاظِی الْبَضِیْعِ۔ ٹھونس گوشت والی (یہ سجاح کی صفت ہے جو مسیلمہ کذاب کی جورو تھی اس نے بھی نبوت کا دعوٰی کیا تھا آخر کو مسیلمہ سے شادی کر لی اور دونوں کا جوڑ ہو گیا اُس کی حکایت مشہور ہے)۔

فَرَسٌ خَظٍ بَظٍ۔ گٹھے ہوئے گوشت کا گھوڑا۔

اِمْرَأَۃٌ خَظِیَّۃٌ بَظِیَّۃٌ۔ عورت گٹھی ہوئی بدن کی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْفَاءِ

خُفُوْتٌ۔ ٹھہر جانا تھم جانا، خاموش ہو جانا، ناگہاں مر جانا۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ خَافِتِ الزَّرْعِ یَمِیْلُ مَرَّۃً وَیَعْتَدِلُ اُخْرٰی، ایک روایت میں کَمَثَلِ خَافِتَۃِ الزَّرْعِ ہے ایک میں خَامَۃِ الزَّرْعِ ہے، یعنی مومن کی مثال اُس کھیتی کی سی ہے جو ابھی چھوٹی اور کمزور ہو (لمبی اور پختہ نہ ہوئی ہو) وہ کبھی جھک جاتی ہے (جب زور کی آندھی چلتی ہے یا پانی نہیں ملتا) پھر سیدھی ہو جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن پر دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ اُن کو جھیل لیتا ہے اور صبر کرتا ہے پھر اللہ تعالےٰ اُس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور وہ خوش خورم ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور بے ایمان کی وہ کیا کرتا ہے کہ جہاں سخت مصیبت آئی بس اپنی جان کھو بیٹھتا ہے خود کشی کر لیتا ہے)۔

نَوْمُ الْمُؤْمِنِ سُبَاتٌ وَسَمْعُہٗ خُفَاتٌ مومن کا سونا گیا ہے اونگھ ہے (اُس کو غفلت کی نیند نہیں آتی) اور اُس کا سننا آہستہ ہے (یعنی چپکے چپکے باتیں کرتا ہے نہ زور زور سے چلا کر)۔

سَمْعُہٗ خُفَاتٌ وَفَھْمُہٗ تَارَاتٌ۔ مسلمان کا سننا آہستہ ہے اور سمجھنا بار بار ہے (ہر ایک معاملہ سے اُس کو سمجھ آتی جاتی ہے)۔

رُبَّمَا خَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِرَاءَتِہٖ وَرُبَّمَا جَھَرَ۔ آنحضرتؐ کبھی تو آہستہ قرأت کرتے اور کبھی پکار کر۔

اُنْزِلَتْ وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا فِی الدُّعَاءِ۔ یہ آیت (صلوٰۃ میں نہ پکار نہ آہستہ پڑھ) دعا کے باب میں اتری ہے (یعنی دعا بیچ کی آواز کیا کر نہ بالکل آہستہ بہت زور سے چلا کر، بعضوں نے کہا مراد نماز کی قرأت ہے)۔

کَانَ یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ مُخَافَتَۃً۔ (جنازے کی نماز میں) سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھتے تھے۔

نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلٍ کَادَ یَمُوْتُ تَخَافُتًا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ خاموشی کے ساتھ مرنے کے قریب تھا۔

تَخَافُتٌ۔ کا معنی بہ تکلف اپنے تئیں خاموش کرنا بیقراری نہ کرنا۔

خَفَتَ خُفُوْتَ الْفَرْخِ۔ بالکل ناتوان چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔

خُفُوْتُ اَطْرَافِیْ۔ میرے اعضا کا سکون۔

مَاتَ خُفَاتًا مِّنَ الْھَوْلِ۔ ہول کے مارے ناگہانی مر گیا۔

خَفْجٌ۔ جماع کرنا، تھکن سے پنڈلی کا بیمار ہو جانا

خَفَجٌ۔ اونٹ کی ایک بیماری ہے
فَاِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوْسَ تَنِبُّ عَلَى الْغَنَمِ خَافِجَةً۔ وہ کیا دیکھتا ہے بکرے بکریوں پر چڑھ رہے ہیں آواز کر رہے ہیں، ابن اثیر نے کہا جا فخۃ بھی ہو سکتا ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں خفج کے معنی فخر اور تکبر کے آئے ہیں اُسی سے ہے جفّاخ بمعنی متکبر اور مغرور۔

خَفْرٌ۔ پناہ دینا، حفاظت کرنا، حمایت کرنا، بچانا، عہد شکنی کرنا، دغا کرنا، عہد پورا کرنا۔

خَفَرٌ اور خَفَارَةٌ۔ شرم کرنا۔

خَفِيْرٌ۔ حامی اور بچانے والا، راستہ میں نگہبانی کرنے والا، ابتک عرب میں قاعدہ ہے کہ مسافر اجرت دیکر حفاظت کے لئے ایک شخص کو اپنے ساتھ لیتا ہے جو اپنی سرحد سے بحفاظت اسکو پار کر دیتا ہے اُسکو خفیر کہتے ہیں۔

خُفَارَةٌ اور خُفَارَہ اور خِفَارَةٌ۔ ذمہ لینا نگہبانی کا اقرار کرنا۔

اِخْفَارٌ۔ عہد شکنی کرنا، ذمہ توڑ ڈالنا۔

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَاِنَّهٗ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرَنَّ اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ (دن بھر) اللہ کی حمایت میں ہے تو اللہ کی حمایت مت توڑو (اُسکو مت ستاؤ ورنہ اللہ تعالے تم کو سزا دیگا کیونکہ اُس نے جس شخص کی حمایت کا ذمہ لیا تھا تم نے اُس کو چھیڑا)۔

مَنْ ظَلَمَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ اَخْفَرَ اللّٰهَ۔ جس شخص نے کسی مسلمان پر ظلم کیا (اُسکا حق مارا اُسکو ناحق ستایا) تو اُسنے اللہ کا ذمہ توڑا (اللہ نے جس کو اپنی حفاظت میں لیا تھا۔ اُس کو چھیڑا اب اللہ اُس سے ضرور بدلہ لیگا۔

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ خُفْرَةِ اللّٰهِ۔ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (اللہ اُسکا نگہبان ہے)۔

اَلدُّمُوْعُ خُفَرُ الْعُيُوْنِ۔ آنسو آنکھوں کی پناہ ہیں (یعنی جب اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے آنسو نکلیں تو آنکھیں دوزخ سے بچی رہینگی)۔

حَيِيٌّ خَفِرٌ۔ حیادار اور بہت شرم والا ہے۔

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفَرُ الْاَعْرَاضِ۔ نیچی نگاہ والیاں اپنی عزتیں بچانے کیلئے شرم کرنیوالیاں ایک روایت میں اِعراض بکسرۂ ہمزہ ہے۔

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو (اُس میں خیانت نہ کرو)۔

يَخْرُجُ الْبَعِيْرُ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ۔ اونٹ بغیر خفیر کے نکلیگا (راہ میں ایسا امن وامان ہوگا کہ خفیر کی ضرورت نہ رہیگی) خفیر وہ شخص جو رستہ میں حفاظت کا ذمہ لے کر قافلہ یا مسافر کے ساتھ نکلتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا۔

كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ۔ ہم کو بُرا معلوم ہوا کہ تمہارا ذمہ توڑیں تم نے جس کو پناہ دی ہے اُسکو ستائیں۔

فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا۔ جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا (مثلاً ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے مسلمان نے اُسکو چھیڑنا چاہا)

فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ۔ کیونکہ اگر تم اپنے ذموں کو توڑو (تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اللہ کا ذمہ توڑو۔ اس لئے جب کسی کافر کو امان دو تو یوں کہو میں نے تیرا ذمہ لیا۔ اور یوں نہ کہو تو اللہ

کے ذمہ میں ہے)۔

خَفَرَ۔ ذمہ توڑا۔

اِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ نُصِرَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔ جب ذمہ توڑا جائے (عہد شکنی کی جائے) تو مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکوں کی مدد ہوگی (اللہ اُن کو غالب کردے گا)، اور دغاباز مسلمان ذلیل اور خوار ہونگے اس حدیث کا تجربہ متواتر ہوچکا ہے اور ۱۸۵۷ء میں جن مسلمانوں نے دغا سے نصاریٰ کو مارا عہد کا خیال نہ کیا آخر وہ خود ذلیل اور خوار اور دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کے ساتھ عہد کرکے پھر اُن کو دغا سے مار ڈالا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ملک اور مال اور عزت سب برباد اور آج تک اُن کی اولاد بھیک مانگتی پھرتی ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يَّكُوْنُ خَفِيْرًا لِّيْ مِنْ نِقْمَتِهٖ۔ سب تعریف اُس پاک پروردگار کو ہے ایسی تعریف جو اُسکے عذاب سے میری خفیر ہو (مجھ کو بچائے)۔

خُفُشٌ۔ مارنا۔

خَفَشٌ۔ ناتواں اور کمزور ہونا، آنکھ چھوٹی ہونا، بینائی کم ہونا، یا رات کو دیکھنا دن کو نہ دیکھنا۔ اُسی سے ہے خُفَّاش بمعنی چمگادڑ، چونکہ اسکو دن کو دکھائی نہیں دیتا رات کو دیکھتی ہے اور اَخفش تین نحویوں کا لقب ہے اکبر اور اوسط اور اصغر۔

كَاَنَّهُمْ مِعْزٰى مَطِيْرَةٌ فِيْ خَفَشٍ۔ گویا وہ ناتواں بکریاں ہیں بارش میں (بارش اور سردی میں بکری بالکل سکڑ کر ضعیف اور ناتوان

بن جاتی ہے)۔

قَاتَلَكَ اللّٰهُ اُخَيْفِشَ الْعَيْنَيْنِ۔ (عبدالملک ابن مروان نے حجاج کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے چھوٹی آنکھوں والے۔ اُخیفش اخفش کی تصغیر ہے۔

خَفْضٌ۔ آہستہ چلنا، جھکانا، ذلیل کرنا، اقامت کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام خافض بھی ہے، یعنی بڑے بڑے گردن کشوں اور مغروروں کو نیچا دکھانیوالا ذلیل کرنیوالا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ۔ اللہ پلڑے کو جھکاتا ہے اور اُٹھاتا ہے (جس کو چاہتا ہے بہت روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے)۔

يَرْفَعُ اَقْوَامًا وَّيَخْفِضُ اٰخَرِيْنَ۔ بعضے لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے بعضوں کا کم کرتا ہے (کسی کو ترقی کسی کی تنزلی، کسی کا اقبال کسی کا ادبار)۔

فَرَفَعَ فِيْهِ وَخَفَضَ۔ آپ نے دجال کو کبھی بڑھایا کبھی گھٹایا (اسکے فتنہ اور فساد کو بڑا بیان کیا اور اُس کی ذات کو ذلیل کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کی کوئی حقیقت نہیں ہے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دجال کا حال بیان کرتے وقت کبھی آواز کو بلند کیا کبھی آہستہ کیا یعنی پکار کر بیان فرماتے پھر آرام لینے کے لئے آہستہ گفتگو کرتے۔

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ بَهَشَ اِلَيْهِمُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ يَبْكُوْنَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ فَاَخْفَضَهُمْ ذٰلِكَ۔ جب بنی تمیم کے قاصد مدینہ میں داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے اُن کے سامنے روتے ہوئے پہنچے اس سے وہ نرم ہوگئے

کہا صحیح فَاَحْفَظَهُمْ ہے۔ یعنی اُن کو اس پر غصہ آیا۔
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ۔ اور آنحضرت اُن کو دھیما کر رہے تھے (اُن کا غصہ فرد کر رہے تھے)۔

اِذَا خَفَضْتِ فَاَشِمِّيْ۔ جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو تھوڑا سا کاٹ (کاٹنے میں مبالغہ مت کر)۔ خفض عورتوں کیلئے جیسے ختان مردوں کے لئے اور ختنہ کرنے والے کو خافض بھی کہتے ہیں۔

خَفِّضِيْ عَلَيْكِ۔ ذرا اپنے تئیں سنبھال (اتنا رنج مت کر)۔

بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔ اُس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم، جیسے تولنے والا ترازو کے پلڑے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔

خَفٌّ۔ يَخِفُّ خِفَّةً يا خَفَّةً۔ ہلکا ہونا۔

اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا اِلَّا الْمُخِفُّ۔ ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گذار گھاٹی ہے اسکو وہی لانگھیگا جو ہلکا ہوگا (گناہوں کا بوجھ اُس کے سر پر نہ ہوگا یا دنیا کا زیادہ ساز و سامان نہ رکھتا ہوگا)۔

نَجَا الْمُخِفُّوْنَ۔ جو لوگ ہلکے ہیں (دنیا کا زیادہ بکھیڑا نہیں رکھتے) انہوں ہی نے چھٹکارا پایا۔ (کیونکہ اُن کو حساب و کتاب دقت نہ ہوگی)۔

لَمَّا اسْتَخْلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَزْعُمُ الْمُنَافِقُوْنَ اَنَّكَ اسْتَثْقَلْتَنِيْ وَتَخَفَّفْتَ مِنِّيْ۔ جب آنحضرتؐ نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی رضؓ کو اپنا خلیفہ بنایا (اُن کو مدینہ میں چھوڑ گئے) تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ منافق لوگ کہتے ہیں آپ نے مجھ کو گراں سمجھا (اپنے ساتھ رکھنا آپ پر بار ہوا آپ کو برا معلوم ہوا اس لئے آپ مجھ کو مدینہ میں چھوڑ کر) ہلکے اور سبکدوش ہو گئے (دوسری روایت میں یوں ہے حضرت علی رضؓ نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا علی تم اس سے خوش نہیں ہو تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی، جیسے حضرت موسیٰؑ اپنے بھائی ہارون کو کوہ طور کو جاتے وقت بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے ویسے ہی تم بھی میرے بھائی ہو اور میں تم کو مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے جاتا ہوں)۔

اِنَّهٗ كَانَ خَفِيْفَ ذَاتِ الْيَدِ۔ عبداللہ بن مسعود بالکل ہلکے پھلکے تھے (یعنی دنیا کا مال و اسباب زیادہ نہیں رکھتے تھے)۔

خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخْفَافُهُمْ حُسَّرًا۔ آپ کے اصحاب میں سے جوان اور ہلکے پھلکے لوگ (جن کے پاس دنیا کا ساز و سامان نہ تھا) یوں ہی بے ہتھیار نکل کھڑے ہوئے ایک روایت میں خِفَافُهُمْ ہے، ایک میں اَخِفَّاؤُهُمْ ہے معنی وہی ہے یہ سب خفیف کی جمعیں ہیں۔

خِفٌّ۔ بمعنی خفیف۔

خُفٌّ۔ موزہ اونٹ کا پاؤں، اُس کی جمع اَخْفَافٌ اور خِفَافٌ ہے۔

خَفِيْفُ الْيَدِ۔ چور۔

قَدْ دَنَا مِنِّيْ خُفُوْفٌ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ۔ تم لوگوں میں سے میرے ہلکے ہونے کا وقت نزدیک آن پہنچا (یعنی میری وفات قریب آ گئی)۔

قَدْ كَانَ مِنِّيْ خُفُوْفٌ۔ میں جلدی چلا۔

لَمَّا ذُكِرَ لَهُ قَتْلُ أَبِي جَهْلٍ اِسْتَخَفَّهُ الْفَرَحُ۔ جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر آپ کو دی گئی تو آپ خوشی کے مارے اُچھل پڑے (کیونکہ وہ مردود دشمن خلائق تھا اور اپنی قوم کو برباد کرنا چاہتا تھا)۔

لَا تَغْتَابَنَّ عِنْدِي الرَّعِيَّةَ فَإِنَّهُ لَا يُخْفِيْنِي۔ میرے سامنے رعیت کی غیبت مت کیا کرو مجھ کو ایسی باتوں سے غصہ نہیں آتا (یہ عبدالملک نے اپنے مصاحبوں سے کہا اور سچ کہا جو مصاحب بادشاہ کے پاس رعیت کی برائی کیا کریں وہ بدخواہ ملک ہیں اُن کو فوراً باہر کرنا چاہیئے نمک حلال اور خیرخواہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہ اور رعیت میں محبت پیدا کریں نہ وہ جو نفرت اور عداوت ڈالیں، ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید۔ حیف باشد کہ جز نکو گوید۔

كَانَ إِذَا بَعَثَ الْخُرَّاصَ قَالَ خَفِّفُوا الْخَرْصَ فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ۔ آنحضرت جب انجنہ کرنیوالوں کو بھیجتے (یعنی میوہ اور پیداوار کا اندازہ کرنے والوں کو) تو فرماتے دیکھو ہلکا انجنہ کرنا (یعنی جتنا میوہ واقعی نکلنے والا ہو اُس سے کم آنکنا) اس لئے کہ میوے میں سے کچھ مفت غریبوں کو کھانے کے لئے دیا جاتا ہے کچھ کی وصیت کی جاتی ہے۔

خَفِّفُوْا عَلَى الْأَرْضِ۔ (سجدے میں) زمین پر ہلکے رہو (یعنی سارا بوجھ بدن کا پیشانی پر نہ ڈالو کہ اُس پر نشان پڑ جائے، ایک روایت میں خفّوا ہے۔

إِذَا سَجَدْتَّ فَتَخَافَّ۔ جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی ہلکے سے زمین پر رکھ (اُس پر زور نہ دے، ایک روایت میں فَتَجَافَّ بجیم معجمہ کو

اُس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ نَصْلٍ أَوْ حَافِرٍ۔ تین چیزوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست ہے ایک اونٹ میں دوسرے تیر میں تیسرے گھوڑے میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اُس میں بھی ہر ایک مسلمان کو یہ فکر کرنا چاہیئے کہ ہماری بندوق اور توپ سب سے زیادہ دور پر مارے اور جلد مارے)۔

نَهٰى عَنْ حِمَى الْأَرَاكِ إِلَّا مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ۔ آنحضرت ص نے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ وہ اونٹوں کا چارہ ہے غریبوں کو تکلیف ہوگی) مگر اُتنا حصہ پیلو کا جہاں اونٹ کا منہ نہیں پہنچ سکتا (اوپر کا حصہ) محفوظ ہو سکتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامۂ خلائق کی احتیاج کی جو چیزیں ہیں مثلاً جنگل کی گھانس لکڑیاں پانی وغیرہ اُن کو محفوظ کرنا یا ان کا ٹھیکہ کسی کو دینا درست نہیں مسلمان حاکموں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں رعایا کو سخت تکلیف ہوگی ہمارے زمانہ میں مسلمان حاکموں نے بھی دوسروں کی تقلید سے ان چیزوں کا ٹھیکہ دینا اور انکا محاصل کھانا اختیار کیا ہے حالانکہ یہ ہماری شرع میں منع ہے)۔

غَلِيْظَةُ الْخُفِّ۔ غلیظ پاؤں والی (حالانکہ خف اونٹ کے پاؤں کو کہتے ہیں مگر مجازاً آدمی کے قدم کو بھی خف کہدیا)۔

خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ۔ حضرت داؤد پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (وہ جانور پر زین لگانے سے پہلے اُس کو تمام کر لیتے (یہ اُن کا معجزہ تھا، طیبی نے کہا یہ طی زمان تھا جیسے طی مکان۔

بعضوں کے لئے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور ہم اس کو بغیر فیض الہٰی کے سمجھ نہیں سکتے۔

میں :۔ کہتا ہوں ہم میں سے کسی کو یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کو جلد جلد پڑھ ڈالے، دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بہتر نہیں ہے)

وُضُوْءً خَفِيْفًا۔ ہلکا وضو کیا (ایک ایک اعضا کو دھویا یا پانی عادت سے کم بہایا)

يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو۔ عمرو اس کو ہلکا بیان کرتے تھے۔ (یعنی خفیف دھویا یا ایک ہی بار دھویا، مگر پورے عضو کو دھویا)۔

إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِءٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ جب تو کسی اچھے کام کرتے دیکھے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ لیگا، اور جلدی کر کے ہلکا نہ بن (جلد یہ قیاس قائم نہ کر لے کہ وہ ولی اور خدا کا مقبول بندہ ہے ممکن ہے کہ اسکا خاتمہ برا ہو یا وہ ریا کی نیت رکھتا ہو۔

دوسری روایت میں ہے فَلَا تُزَكُّوْا عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا اللہ کے نزدیک کسی کو مقبول اور پاک بندہ نہ سمجھو اور حضرت عثمان بن مظعون کو ایک عورت نے بہشتی قرار دیا تھا تو آنحضرت ؐ نے اس پر انکار کیا اور فرمایا تجھ کو کیا معلوم قسم خدا کی میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا قرآن میں ہے وما ادری ما یفعل بی ولا بکم، ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ ہم کسی شخص کو قطعی طور سے بہشتی یا اللہ کا مقبول بندہ یا اسکا ولی یا محبوب نہیں کہہ سکتے البتہ جن لوگوں کو اللہ یا اس کے رسول نے قطعی بشارت بہشت کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ امام حسن اور امام حسین اور حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ بلال وغیرہ اُن کو بہشتی کہہ سکتے ہیں، زرکشی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف کسی کے اچھے اعمال دیکھ کر اُن کی نسبت عمدہ قیاس قائم نہ کرلے جبتک اسکو اچھی طرح نہ آزمالے کہ وہ شریعت کا پورا پیرو ہے یا نہیں معلوم ہوا کہ کثرت ریاضت اور عبادت اور اعمال خیر اُسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب آدمی اعتقاد اور عمل دونوں میں شریعت محمدی یعنی کتاب وسنت کا پیرو ہو ورنہ ہندو اور نصرانی دن رات بے حد ریاضتیں اور محنتیں کرتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے، قرآن اور حدیث کی پیروی کیساتھ تھوڑی سی عبادت میں آدمی وہ درجہ پا سکتا ہے جو خلاف شرع چلنے والوں کو عمر بھر کی ریاضت اور محنت میں بھی میسر نہیں آتا)۔

وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔ آپ کو وہ بہت پسند تھا جو لوگوں پر ہلکا ہو یعنی آسان عمل معلوم ہوا کہ رخصت پر چلنا کوئی برا امر نہیں ہے، اور جن لوگوں نے تتبع رخص سے منع کیا ہے اُنکا کلام بے دلیل ہے۔

أَخَفُّ الْحُدُوْدِ۔ سب سزاؤں میں ہلکی۔

فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ۔ پرندوں کی طرح ہلکا پن (جدھر جی میں آیا ادھر اُڑ گئے، سوچتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں) اور درندوں کے اخلاق (ہر ایک کو چیر پھاڑ کھانا چاہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ خفیف العقل اور کثیر الغضب ہونگے)۔

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ۔ آپ نماز میں بچے کا رونا سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (چھوٹی

سورت پڑھ کر ختم کر دیتے۔ سبحان اللہ آنحضرت ص
کو اپنی امت سے کیسی الفت اور محبت تھی۔
كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ۔ دو کلمے زبان
پر ہلکے ہیں (یعنی مختصر ہیں آدمی جلدی سے اسکو
پڑھ لیتا ہے لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری
ہوں گے اُن کا ثواب بہت ملیگا اللہ کو بہت
پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)۔
كَانَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ۔ آنحضرت ص ہم کو ہلکی
نماز پڑھنے کا حکم دیتے۔ ہلکی سے یہ غرض نہیں ہے
کہ رکوع اور سجدہ وغیرہ برابر نہ کرے بلکہ مطلب یہ
ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھے بہت لمبی قرأت نہ کرے
کہ لوگوں کو تکلیف ہو جیسے دوسری روایت میں ہے
مَا رَأَيْتُ أَخَفَّ صَلٰوةً مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا أَتَمَّ۔ میں نے آنحضرت ص سے
زیادہ ہلکی اور اس پر پوری نماز پڑھتے کسی کو نہیں
دیکھا (ہلکی سے یہ مطلب ہے کہ مفصل کی چھوٹی
سورتیں پڑھتے اور لمبی لمبی دعائیں نماز میں نہ کرتے
اور پوری سے یہ مطلب ہے کہ تمام ارکان اور سنن
اور آداب نماز کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرتے اور
رکوع اور سجدے میں اور دونوں سجدوں کے
درمیان اور رکوع سے سر اٹھا کر بقدر تین تسبیح
کے توقف کرتے۔ ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں
نے اللہ اُن کو نیک توفیق دے یہ عادت کر لی
ہے کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں اسی طرح رکوع
سے سر اٹھا کر بالکل توقف نہیں کرتے اور بعضے تو
غضب ہی کرتے ہیں کہ ایک سجدے سے سر اٹھا
کر پورا بیٹھتے بھی نہیں بلکہ پرندے کی طرح ٹھونگیں
لگاتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نماز پڑھنے
سے کیا فائدہ ہے نماز تو ثواب کے لئے ہے ایسی
نماز سے تو اور عذاب کا خوف ہے۔ بعضے بیوقوف
یہ سمجھتے ہیں کہ نفل رکعتیں جتنی زیادہ پڑھو اتنا
ہی ثواب زیادہ ہوگا اور بے تمیزی سے جلدی
جلدی بہت سی رکعتیں پڑھ لیتے ہیں کہیں اس
سے فائدہ؟ اگر تم دو رکعتیں آداب اور شرائط اور
اطمینان کے ساتھ خضوع اور خشوع سے پڑھو
تو وہ ایسی سو رکعتوں سے بہتر ہیں جن کو بے احتیاطی
کے ساتھ خلاف سنت ادا کرو نماز کوئی کھیل تھوڑا
ہے کہ جس نے جلدی سے ادا کر لیا یا بہت سا
ادا کر لیا وہ تعریف کے قابل ہوا)۔
أَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ۔ میں نماز میں بچہ
کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں (تاکہ
اُس کی ماں پریشان نہ ہو) سیدنے کہا اس
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر امام کسی شخص کی آہٹ
پائے جو نماز میں شریک ہونا چاہتا ہو تو رکوع کو
لمبا کر سکتا ہے تاکہ وہ رکعت پالے اس لئے کہ
جب دنیاوی اغراض سے نماز کو لمبا اور چھوٹا
کرنا جائز ہوا تو دینی غرض کے لئے بطریق اولیٰ
جائز ہوگا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے۔
مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلٰوتِهٖ لَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ
لَا وَاللّٰهِ۔ جو شخص نماز کو خراب کرے (اُس کو
آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کرے یا وقت
پر نہ پڑھے اُس کو بے حقیقت اور ہلکا سمجھے) وہ
کبھی قسم خدا کی حوض کوثر پر نہ آسکے گا (فرشتے
اُس کو آنے نہیں دینگے پیاس سے تڑپتا رہیگا)
إِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوةِ
ہم اہلبیت کی سفارش اُس شخص کے لئے نہ ہوگی
جو نماز کو ذلیل اور ہلکا سمجھے (اُسکا خیال نہ رکھے)
یہ امام جعفر صادق ع نے فرمایا۔

تَخَفَّفُوْا تَلْحَقُوْا۔ گناہوں سے ہلکے رہو تم بھی اگلے بندوں سے مل جاؤگے۔

اِسْتَخْفَفْتُهَا۔ میں نے اُسکو ہلکا پایا، ایک روایت میں اِسْتَحْقَقْتُهَا ہے دو قافوں سے یعنی میں نے اُس میں خوب تامل کیا خوب غور کیا، اُس کو لائق پایا۔

اَلرِّهَانُ فِي الْخُفِّ۔ اونٹ دوڑانے میں شرط کر سکتے ہیں۔

لَوْ تَرْفَعُ رَاحِلَتُكَ خُفًّا اِلَّا كُتِبَ لَكَ كَذَا۔ تیری سانڈنی جب کوئی قدم اٹھائے گی تو تیرے لئے اتنا ثواب لکھا جائیگا۔

صَدَقَةُ الْخُفِّ۔ اونٹ کی زکوٰۃ۔

سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ۔ اللہ کی کتاب موزوں پر مسح کرنے سے آگے کی ہے (یعنی موزوں پر مسح آنحضرت ؐ نے سورۂ مائدہ اترنے سے بعد کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن میں جو پاؤں دھونے یا اُس پر مسح کرنے کا حکم ہے یہ اُس حالت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں، امامیہ نے اُس کے معنی یہ کئے ہیں کہ قرآن کا حکم موزوں پر مسح کرنے سے مقدم ہے یعنی زیادہ واجب الاتباع ہے چونکہ اُن کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے حالانکہ یہ اُن کا ظلم ہے متواتر روایتوں سے موزوں پر مسح آنحضرت ؐ سے منقول ہے)۔

لَمْ يُعْرَفْ لِلنَّبِيِّ خُفٌّ اِلَّا خُفًّا اَهْدَاهُ لَهُ النَّجَاشِيُّ۔ آنحضرتؐ کے پاس کوئی موزہ ہو یہ معلوم نہیں ہوا سوا اُس موزے کے جو نجاشی نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا۔

لَوْلَا انْخِفَاتٌ اِلَى التَّجْهِيْزِ۔ اگر اونٹ لنگڑیا نہ ہونے کے لئے نہ جاتے۔

خَفْقٌ۔ حرکت کرنا، ہلنا، غائب کرنا، چوڑی چیز سے مارنا، آواز دینا، غائب ہونا۔

اَيُّمَا سَرِيَّةٍ غَزَتْ فَاَخْفَقَتْ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ۔ فوج کے جو ٹکڑی جہاد کرے لیکن خالی لوٹ کر آئے (اُسکو لوٹ کا مال نہ ملے) تو اُسکو دوہرا ثواب ملیگا۔

اِخْفَاقٌ۔ کا معنی لڑائی میں سے خالی لوٹ کر آنا کچھ لوٹ میں نہ ملنا، اونگھ کے وقت سر ہلانا، پرندے کا پنکھ مارنا۔

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَاِدْبَارٍ مِّنَ الْعِلْمِ۔ دجال اُس وقت نکلیگا جب دین مضطرب اور ضعیف ہو جائیگا (بیدینی اور الحاد اور نیچریت کا غلبہ ہوگا) دین کا علم پیٹھ موڑ لیگا (لوگ قرآن اور حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے دنیا کمانے کی فکر میں غرق ہونگے)۔

كَانُوْا يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ۔ صحابہ عشا کی نماز کا انتظار یہاں تک کرتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے اُن کی ٹھڈیاں سینہ پر گر پڑتی تھیں یا اُن کے سر اونگھ سے ہلنے لگتے تھے۔

اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ۔ جب مردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ کرمانی نے کہا اس حدیث سے جوتوں سمیت قبروں کے درمیان جانا درست نکلتا ہے اور دوسری حدیث میں جو ہے ارے دو جوتیوں والے اپنی جوتیاں اُتار تو یہ کراہت پر محمول ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع موتیٰ کا ثبوت ہوتا ہے محققین اہلحدیث سب اُسکو

قائل ہیں لیکن معتزلہ اور چند حنفی فقیہوں نے اُسکا انکار کیا ہے جن کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف لائق تسلیم نہیں ہے

فَضَرَبَهُمَا بِالْمِخْفَقَةِ۔ حضرت عمرؓ نے کوڑے سے (دُرّے سے) اُن کو مارا۔

سُئِلَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفْقُ وَالْخِلَاطُ۔ اُن سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے کہا ذکر کو فرج میں غائب کر دینے سے یعنی دخول سے اور عورت مرد کے مل جانے سے یعنی جماع سے۔

مَنْكِبَا إِسْرَافِيلَ يَحُكَّانِ الْخَافِقَيْنِ۔ اسرافیل علیہ السّلام کے دونوں مونڈھے آسمان زمین سے لڑکھڑاتے ہیں رگڑ کھاتے ہیں یا مشرق اور مغرب سے لڑکھڑاتے ہیں۔

خَوَافِقُ السَّمَاءِ۔ چاروں سمتیں جدھر سے چاروں ہوائیں نکلتی ہیں۔

كَانَتْ رُؤُسُهُمْ تَخْفِقُ خَفْقَةً أَوْ خَفْقَتَيْنِ اُن کے سر ایک بار یا دو بار نیند سے ہل جاتے تھے۔

مَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ أَوِ الْخَفْقَةِ الْوُضُوءَ جس شخص نے سر ہلانے یا اونگھنے سے وضو کرنا لازم نہیں سمجھا۔

مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ۔ مجاہدین کی ٹکڑی یا فوج کی ٹکڑی جو خالی لوٹ آئے اُسکو لوٹ کا مال نہ ملے۔

مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ آسمان اور زمین کے کناروں میں۔

إِذَا ظَبْيٌ خَافِقٌ۔ ایک ہرن دیکھی جو نیند سے جھک گئی تھی (اونگھ رہی تھی)۔

رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ۔ کالے جھنڈے جو ہل رہے ہونگے۔

وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلَمْحَةٍ مِنْ خَفْقَةٍ أَوْ وَمِيضٍ مِنْ بَرْقَةٍ۔ اونگھ کا ایک جھونکا یا بجلی کی ایک چمک اتنا زمانہ نہیں گذرا۔

إِمَامُ الْجَمَاعَةِ أَسْمَعَ خَفْقَ نِعَالِهِ۔ امام نے اپنے جوتیوں کی آواز سنائی

خَفَقَ قَلْبُ الرَّجُلِ خَفَقَانًا۔ آدمی کا دل گھبرا رہا ہے مضطرب ہو رہا ہے

مَا أَطَّ وَالْخَافِقَانِ۔ جب تک زمین کے دونوں کنارے مشرق اور مغرب باقی رہیں۔

سَقْيًا مُتَتَابِعًا خُفُوقُهُ۔ ایسا پانی کہ اُس کی حرکت پے در پے رہے (یعنی برابر برستا رہے)

رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ مُخَفَّقٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ میں نے امام محمد باقر کو دیکھا وہ احرام کی حالت میں ایک چمکتی چادر پہنے تھے، یہ خفق الرجل بثوبہ سے ماخوذ ہے۔

خَفَقَ الطَّائِرُ۔ پرندہ اڑ گیا۔

خَنْفَقِيقٌ۔ تیز ساندنی۔

خَفِيقُ الرِّيحِ۔ ہوا کی آواز۔

خَفْوٌ۔ ہلکی چمک بجلی کی۔

خِفَاءٌ۔ یا خُفْيَةٌ یا خِفْيَةٌ۔ چھپ جانا۔

خَفْيٌ اور خُفِيٌّ۔ ظاہر کرنا، باہر نکالنا۔

إِخْفَاءٌ۔ چھپانا، چھپ جانا، ظاہر کرنا۔

تَخْفِيَةٌ۔ چھپانا۔

خَفِيَ عَلَيْهِ۔ یہ بات اُس پر پوشیدہ رہی۔

خَفِيَ لَهُ۔ یہ بات اُس پر کھل گئی۔

إِخْتِفَاءٌ۔ ظاہر کرنا، کھولنا۔

إِسْتِخْفَاءٌ۔ چھپ جانا۔

سَأَلَ عَنِ الْبَرْقِ أَخَفْواً أَمْ وَمِيضاً۔ بجلی کو پوچھا ہلکی چمک تھی یا زور کی۔

مَالَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بَقْلاً۔ جبتک صبح یا شام کو تم کو پینے کو دودھ بھی نہ ملے یا ترکاری نہ نکال سکو، یہ اختفاء سے ہے بمعنی اظہار کے جو ضد ہے اخفا کی، ایک روایت میں تَجْتَفِئُوا، ایک میں تَحْتَفِئُوا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

كَانَ يُخْفِي صَوْتَهُ بِآمِينَ۔ آمین آہستہ سے کہتے تھے، ایک روایت میں يَخْفِي بفتحہ یا خَفِي يَخْفِي سے معنی وہی ہے۔

أَكَادُ أُخْفِيهَا۔ میں بھی ایک قرات أَكَادُ أَخْفِيهَا ہے

إِنَّ الْحَزَاةَ تَشْتَرِيهَا أَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْإِقْلَاتِ۔ حزات (جو ایک بوٹی ہے) اُس کو چتری عورتیں جنوں کے لئے اور اولاد کے نہ جینے کے لئے خریدتی ہیں۔

لَا تُحْدِثُوا فِي الْقَرَعِ فَإِنَّهُ مُصَلَّى الْخَافِينَ جو ٹکڑا زمین کا بیچ میں صاف ہوتا ہے (اُس کے گردا گرد گھانس ہوتی ہے) اُس میں پائخانہ نہ پھرو وہ جنوں کے نماز کی جگہ ہے۔

لَعَنَ الْمُخْتَفِي وَالْمُخْتَفِيَةَ۔ آنحضرتؐ نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی۔

مَنِ اخْتَفَى مَيِّتاً فَكَأَنَّمَا قَتَلَهُ۔ جس نے مردے کا کفن چرایا تو گویا اُس کو قتل کیا، (اتنا گناہ اُس پر ہوگا جتنا قاتل پر ہوتا ہے)۔

اَلسُّنَّةُ أَنْ تُقْطَعَ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَةُ۔ اسلام کا طریق یہ ہے کہ چور یا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ الْمُسْتَعْلِيَةُ اور جو شخص زور زبردستی سے کوئی چیز چھین لے اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (بلکہ اُس کو دوسری سزا دی جائیگی)۔

سَقَطْتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ۔ میں اس طرح گر پڑا جیسے کملی گر جاتی ہے، ایک روایت میں جُفَاءٌ ہے بمعنی غُثَاءٌ بہیا کا کچرا کوڑا پھین جو اوپر رہتا ہے۔

وَالرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ۔ آنحضرتؐ اُس وقت (مکہ میں) چھپے ہوئے تھے (کافروں کے فتنے کے ڈر سے آپ ایک مکان میں پوشیدہ رہتے تھے)۔

أَخْفِ عَنَّا۔ (سراقہ بس تو یہ کر) ہمارا حال پوشیدہ رکھ (جو کوئی ادھر سے ہمارے جانے کا حال پوچھے تو اُس سے بیان نہ کر)۔

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ۔ بہتر یاد الٰہی وہ ہے جو پوشیدہ ہو (پوشیدہ سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اتنا آہستہ ذکر کرے کہ خود ہی سنے دوسری لوگ نہ سنیں؛ صوفیہ نے کہا ہے ذکر خفی یہ ہے کہ دل سے اللہ کی یاد کرے زبان تک نہ ہلائے مگر علماء ظاہر نے اس کو معتبر رکھا، بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جہاں تک آدمی پوشیدہ رہے اسکا نام مشہور نہ ہو وہی اُس کیلئے بہتر ہے ناموری اور شہرت کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔

إِنَّ مَدِينَةَ قَوْمِ لُوطٍ حَمَلَهَا جِبْرِيلُ عَلَى خَوَافِي جَنَاحِهِ۔ حضرت لوط کی قوم کے شہر (سدوم) کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے پنکھ کے چھوٹے پروں پر اُٹھا لیا (چھوٹے پروں کو خَوَافِي اور بڑے پروں کو قَوَادِمُ کہتے ہیں)۔

وَمَعِي خَنْجَرٌ مِثْلُ خَافِيَةِ النَّسْرِ۔ میرے پاس ایک خنجر تھا گدھ کے پر برابر یعنی چھوٹا سا۔

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔

اللہ تعالیٰ اُس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار مالدار پوشیدہ ہو (اللہ تعالیٰ نے جو اُس کو کھانے کو دیا ہو اُس کو آرام سے کھا کر اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مصروف رہے دنیا داروں اور امیروں کے دربار اور ملاقات سے بچا رہے، ایک روایت میں الحفی ہے حائے حطی سے یعنی مہربان اور رحم دل ہو، ناطے والوں اور غریبوں سے سلوک کرتا ہو، بعضوں نے کہا غنی سے مراد مالدار نہیں بلکہ دل کا تونگر مراد ہے یعنی دنیا کی پرواہ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔

اِنَّهُ خَفِيَ عَلَيْهِمْ مَكَانُهَا۔ شجرۃ الرضوان کا مقام لوگوں پر چھپ گیا (اُن کو یہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کونسا درخت تھا آخر کو یونہی ایک درخت اپنے گمان سے معین کر لیا جب حضرت عمرؓ نے سنا کہ لوگ اُس کی زیارت کو آتے جاتے ہیں تو اُس کو کٹوا ڈالا، کٹوا ڈالنے کی دو وجہیں تھیں، ایک تو یہ کہ شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا حضرت عمرؓ کو ڈر ہوا کہیں رفتہ رفتہ جاہل لوگ اُس کی پرستش نہ کرنے لگیں، جیسے ہندو مشرک پیپل تلسی وغیرہ درختوں کی پرستش کرتے ہیں دوسرے یہ کہ وہ درخت بالیقین معین نہیں ہوا تھا حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ یہ دوسرا کوئی درخت ہو اور لوگ ناحق اُس کو متبرک سمجھیں جو متبرک نہیں ہے اور غلطی میں گرفتار رہیں)۔

اَلْخَائِنُ مَنْ لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ۔ خائن وہ شخص ہے جس کی لالچ کھلی نہ ہو (ظاہر میں بڑی قناعت اور بے پرواہی دکھلائے اندر ہی اندر لُرگ کا مال ہضم کرے)۔

كَأَنَّهَا تُخْفِي ذٰلِكَ۔ انہوں نے یہ کلام آہستہ کہا (کہ صرف اُس عورت نے سنا دوسری حاضرین نے نہیں سنا یعنی یہ کہ خون کے مقام پر وہ خوشبو لگا)۔

وَهُوَ مُسْتَخْفٍ۔ اُس وقت امام حسن بصریؒ (حجاج ظالم کے ڈر سے) پوشیدہ رہتے تھے۔

تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتّٰى تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا أَنْفَقَ يَمِينُهُ۔ اتنا چھپا کر خیرات کی کہ بائیں ہاتھ کو اُس کی خبر نہیں ہوئی جو داہنے ہاتھ نے خرچ کیا (یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا ترجمہ یہ ہے کہ بائیں طرف اُس کے جو لوگ بیٹھے ہوں اُن تک کو خبر نہ ہو)۔

فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ۔ اگر تم پر دجال کا کوئی حال پوشیدہ رہے (تم دھوکے میں آجاؤ) تو یہ تو تم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار معاذ اللہ کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک عیب ہے اور وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَتِهِ۔ اُن (فاطمہ) کی چال اُن (آنحضرت) کی چال سے تمیز نہیں ہو سکتی، (یعنی دونوں کی چال ڈھال بالکل ملتی جلتی تھی)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْقَافِ

خَقٌّ۔ یعنی شق زمین کی دراڑ، اُس کی جمع اَخْقَاقٌ اور خُقُوقٌ، اُس کی جمع اَخَاقِيقُ ہے۔

خَقِيقٌ۔ آواز، عرب لوگ کہتے ہیں خَقَّ الْفَرْجُ جب جماع کے وقت عورت کی فرج آواز دے۔

فَوَقَصَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فِي اَخَاقِيقِ جُرْذَانٍ۔ اُس کی اونٹنی نے اُس کو پھینک دیا چوہوں کے دراڑوں میں، نہایہ میں ہے کہ اَخَاقِيقُ اُخْقُوقٌ

کی جمع ہے جیسے اُخادید اُخدُود کی، اور خقوق
فی الارض اور خِدٌ فی الارض دونوں کے
ایک معنی ہیں، بعضوں نے کہا یہ لخاقیق ہے اسکا
مفرد لُخقُوق ہے۔
لَا تَدَعْ خَقًّا مِنَ الْاَرْضِ وَلَا لَقًّا اِلَّا زَرَعْتَهٗ۔ زمین کا کوئی سوراخ اور کوئی شگاف
نہ چھوڑ اُس میں کھیتی کر۔
خَقٌّ۔ سوکھا گڑھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ اللَّامِ

خَلَأٌ یا خِلَاءٌ یا خُلُوْءٌ۔ بیٹھ جانا، اڑ جانا۔
اِنَّهٗ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالُوْا خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ فَقَالَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَ
مَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ
الْفِيْلِ۔ ایسا ہوا صلح حدیبیہ میں آنحضرت م
کی اونٹنی جس کا نام قصوا تھا وہ نہایت عمدہ
اور تیز رو سانڈنی تھی) ایک ہی ایکا بیٹھ گئی،
(چلنے سے رک گئی اڑ گئی) لوگ کہنے لگے دیکھو
قصوا اڑ گئی آپ نے فرمایا نہیں قصوا نہیں اڑی
اور اُس کی عادت اڑنے کی نہیں ہے مگر اسکو
اُس نے روک دیا جس نے ہاتھی کو رد کیا تھا
(یعنی ابرہہ کے ہاتھی کو جسکا نام محمود تھا جو کعبہ
ڈھانے کی غرض آرہا تھا)۔
خِلَاءٌ۔ خاص اونٹنی کے اڑنے کو کہتے ہیں جیسے
اَلْحَاحٌ اونٹ کے اڑنے کو اور حِران گھوڑے
وغیرہ ہر جانور کے اڑنے کو، صحاح میں ہے کہ
خَلَأَ الْجَمَلُ نہیں کہیں گے بلکہ اَلَحَّ الْجَمَلُ اور
حَرَنَ الْفَرَسُ یعنی اونٹ اڑ گیا اور گھوڑا اڑ گیا
ایک روایت میں خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ ہے یہ
مخفف ہے خَلَأَتْ کا۔
كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ فِي الْاُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا
فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ۔ (عائشہ) میں تیرے لئے
ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لئے
(ابو زرع اپنی بیوی ام زرع کو بہت چاہتا تھا
لیکن اخیر میں اُس نے ام زرع کو چھوڑ دیا تھا)
یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق
میں۔
مَا خَلَأَتْ وَلَا حَرَنَتْ۔ یہ گھوڑی نہ اڑی نہ
رک گئی۔
خَلَاكُمْ ذَمٌّ۔ تم سے برائی دور ہو گئی (تمہارا
عذر معقول ہے)۔
خَلَا۔ کلمۂ استثناء ہے جیسے مَا خَلَا۔
خَلْبٌ یا خِلَابٌ یا خِلَابَةٌ۔ باتیں بنا کر کسی کو دھوکہ دینا
اُس کا دل ملا لینا جیسے ٹھگ کیا کرتے ہیں۔
عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِذَا لَمْ
تَغْلِبْ فَاخْلُبْ۔ جب تو جنگ کر کے غالب
نہ ہو سکے تو باتیں بنا کر اپنا کام نکال لے (یعنی
مکر و فریب سے کام نکال لے)۔
فَقَعَدَ عَلٰى كُرْسِيٍّ خُلْبٍ قَوَائِمُهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔
(آنحضرت م خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک
شخص آیا آپ منبر پر سے اترے اور) ایک کرسی
پر بیٹھ گئے جو خرما کے چھال سے بنی ہوئی تھی اُس
کے پائے لوہے کے تھے (محیط میں ہے کہ خُلْب
اور خُلُب کھجور کا گابھا اُسکا مغز یا پوست یا اُس
کی رسی جو باریک بنی جائے (بانڈ کی طرح) اور
چپچپاتی کیچڑ یا کالی کیچڑ)۔
وَاَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ
مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ۔ موسیٰ علیہ السلام گھونگر

بال والے گندم گوں آدمی ہیں ایک لال اونٹ پر سوار جس کی نکیل کھجور کے رسی کی ہے، اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عالم برزخ میں روح کو ایک بدن جسم ملتا ہے جو صورت اور شکل میں اُسکے دنیاوی جسم کی طرح ہوتا ہے یا یہ روح خود اپنی دنیاوی جسم کی شکل پر بن جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک روح کی شناخت دوسرے روح سے ناممکن ہوتی)۔

بِلِیْفٍ خُلْبَۃٍ۔ چھال یعنی اُس کی رسی۔

کَانَ لَہٗ وِسَادَۃٌ حَشْوُھَا خُلْبٌ۔ آپ کے پاس ایک تکیہ یا گدّہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

یَرُدُّ اِلَیْھَا اِنْ کَانَ خَلَبَھَا۔ اگر مرد نے عورت کو فریب دیا ہو تو اسکا مہر واپس کر دے۔

لَا خِلَابَۃَ۔ مکر اور فریب کا معاملہ نہیں ہے۔ (یعنی اگر تو مجھ کو اس بیع میں دھوکا دے تو بیع لازم نہ ہوگی میں معاملہ فسخ کر دوں گا یا مجھ کو فسخ کرنے کا اختیار رہے) ایک روایت میں لَاخِیَابَۃَ ہے ایک میں لاخِذابَۃَ شاید اُسکے زبان سے لام کا حرف نہ نکلتا ہوگا، تُتلا ہوگا تو وہ لام کو یے یا ذال کہنے لگا۔

نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ۔ اُنحضرت صلعم نے ہر پنجہ والے پرندے منع فرمایا یعنی جو پنجہ سے شکار کرتا ہو مثلاً باز، بحری، شکرہ، اُلو، چیل، گدھ وغیرہ۔

اِنَّ بَیْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَۃٌ۔ تھن دودھ بھرے ہوئے جانوروں کا بیچنا ایک طرح کا فریب دینا ہے (یعنی جانور کا دودھ نہ دوہنا اُس کے تھن میں دودھ بھرے دینا جب خوب بھر جائے تو اُس کو بیچنا یہ فریب دینا ہے کس لئے کہ مشتری اُس کو بہت دودھ والا جانور سمجھ کر مہنگے داموں میں مول لیگا)۔

اِذَا لَمْ تَغْلِبْ فَاخْلُبْ۔ جب تو اپنے زور سے غالب نہ ہو سکے تو حیلہ اور فریب کر (یعنی تدبیر سے کام لے تدبیر تلوار اور تیر سے بڑھ کر ہے)۔

اَللّٰھُمَّ سَقْیًا غَیْرَ خُلَّبٍ بَرْقُھَا یا اللہ ایسے ابر سے پانی برسا جس کی چمک فریب دینے والی نہ ہو۔

خُلَّبٌ۔ اُس ابر کو کہتے ہیں جو چمکے اور گرجے پانی برسنے کی امید دے لیکن پھر نہ برسے اور کھل جائے۔

کَانَ اَسْرَعَ مِنْ بَرْقِ الْخُلَّبِ۔ دھوکہ دینے والے ابر کی چمک سے بھی زیادہ تیز تھا (دھوکہ دینے والا ابر پانی سے خالی ہوتا ہے تو ہلکے پن کی وجہ سے بہت جلد حرکت کرتا ہے)۔

نَسْتَخْلِبُ الْخَبِیْرَ۔ ہم خبیر کو (جو ایک گھانس ہے) کھرپے سے کھرچ رہے تھے۔

فِیْ عَیْنٍ ذِیْ خُلُبٍ۔ ایک کالے کیچڑ والے چشمہ میں (یہ تبع کے شعر میں ہے اس سے ابن عباس نے یہ دلیل لی کہ قرآن شریف میں فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ صحیح ہے یعنی سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں سورج ڈوبتا ہے حضرت عمر کہتے تھے نہیں فِیْ عَیْنٍ حَامِیَۃٍ صحیح ہے یعنی گرم چشمہ میں۔

خُلَّبٌ۔ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو وعدہ کرے مگر پورے نہ کرے گویا وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔

لَیْسَ تَبَاعُدُہٗ تَکَبُّرًا وَّلَا عَظَمَۃً وَّلَا دُنُوُّہٗ خَدِیْعَۃً وَّلَا خِلَابَۃً۔ مسلمان آدمی کا دور رہنا تکبر اور بڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتا

اور وہ اُس کے نزدیک آنا مکر اور فریب کی نیت سے ہوتا ہے (بلکہ مسلمان ان صفات سے یعنی مکر اور فریب اور تکبر اور غرور سے پاک ہوتا ہے۔

خَلْجٌ ۔ کھینچ لینا، چھین لینا، اشارہ کرنا، ہلانا، مشغول کرنا، مارنا، جماع کرنا۔

خَلَجٌ ۔ ہڈیوں میں درد ہونا تھکن یا بیماری کی وجہ سے۔

اِنَّهٗ صَلّٰی صَلٰوةً جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَجَهَرَ خَلْفَهٗ قَارِئٌ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا ۔ آنحضرت ؐ ایک نماز پڑھی اُس میں پکار کر قرأت کی اور آپ کے پیچھے (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نے بھی قرأت کی تو آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا میں یہ سمجھا جیسے کوئی میرا قرآن چھینے لیتا ہے (مجھ کو پڑھنا مشکل ہو گیا اُس روز سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت گویا اُس کی قرأت ہے وہ قرأت نہ کرے صرف سورہ فاتحہ پڑھ لے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز درست ہی نہیں ہوتی) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ امام کے پیچھے قرأت منع ہے کیونکہ آپ نے پکار کر پڑھنے پر انکار فرمایا نہ پڑھنے پر بلکہ حدیث سے اُلٹا یہ نکلتا ہے کہ صحابہ آنحضرت ؐ کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔

لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ ۔ کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئینگے پھر وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے (فرشتے اُن کو پکڑ کر کھینچ لیں گے وہاں سے دور کر دیں گے)

يَخْتَلِجُوْنَهٗ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ ۔ بہشت کے دروازے پر اُس کو کھینچ لینگے

فَاخْتَلَجَهَا مِنْ حَجْرِهَا ۔ عمار نے اُس کو بی بی اُم سلمہ کی گود سے چھین لیا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا ۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو اس کی رسیاں کھینچنے والی بنایا۔

تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَضَحِ السَّبِيْلِ ۔ چھوٹی چھوٹی گلیوں کو بڑے رستے (شاہراہ) سے جدا کر دیا (ہٹا دیا)۔

حَتّٰى تَرَوْهُ يَخْلِجُ فِيْ قَوْمِهٖ ۔ یہاں تک کہ تم اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کرتا ہے، ایک روایت میں يَحْلِجُ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

تَحِنُّ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ الْخَلُوْجِ ۔ وہ لکڑی رونے کی آواز اس طرح نکالنے لگی جیسے وہ اونٹنی جس کا بچہ اُس سے چھین لیا جائے روتی ہے۔

نَاقَةٌ خَلُوْجٌ ۔ وہ اونٹنی جس کا بچہ اُس کے پاس سے ہٹا دیا جائے اُس کا دودھ کم ہو جائے۔

اُخْتُلِجُوْا ۔ وہ میرے پاس سے ہٹا دیے گئے۔ جیسے چھین لیے گئے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُخْتَلِجًا فَسَرَّكَ اَنْ لَا تَكْذِبَ فَانْسُبْهُ اِلٰى اُمِّهٖ ۔ جب آدمی اپنے ددھیال سے نکال لیا گیا ہو (اُس کا باپ بالیقین معلوم نہ ہو کون ہے) اور تو چاہے کہ جھوٹ نہ بولے تو اُس کو اُس کے ننھیال کی طرف نسبت دے (اُس کی ماں کا بیٹا کہہ کیونکہ ماں کا بیٹا ہونا یقینی ہے)۔

لَا يَخْتَلِجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے (جب تک اُس کی حرمت کا

یقین نہ ہو شک اور شبہ کی وجہ سے اُس کے کھانے میں تردد مت کر. مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو کھانا چھوت ہو گیا بلکہ مسلمان ہر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اُس میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہے یا نجس برتنوں میں پکایا گیا ہے، اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی کافر حرام چیز پکا کر مثلاً گلا گھونٹی مرغی یا مردار یا سور یا کھانے میں شراب ملائے تو اُسکو بھی کھالے.

اِنْ تَخَلَّجَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْهُ۔ اگر تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اُسکو چھوڑ دے (یہ حضرت عائشہ رضہ کا قول ہے جب اُن سے پوچھا گیا کیا محرم شکاری جانور کا گوشت کھا سکتا ہے، مطلب یہ ہے کہ کچھ کھانا فرض تھوڑی ہے اگر دل میں کوئی کھانا کھٹکے تو نہ کھائے اپنے تئیں شک اور تردد میں پھنسانا کیا ضرور ہے یہ اُس حدیث کے موافق ہے کہ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں جو کوئی اُن سے بچا اُس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا اخیر تک)۔

مَا اخْتَلَجَ عِرْقٌ اِلَّا وَ یُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ۔ کوئی رگ جو پھڑکے اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے گناہ معاف کریگا۔

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ بْنِ اُمَیَّةَ اَبَا مَرْوَانَ كَانَ یَجْلِسُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا تَكَلَّمَ اخْتَلَجَ بِوَجْهِهٖ فَرَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ كُنْ كَذَالِكَ فَلَمْ یَزَلْ یَخْتَلِجُ حَتّٰی مَاتَ۔ حکم بن ابی العاص بن امیہ جو مروان کا باپ تھا وہ کیا کرتا آنحضرت ص کے پیچھے بیٹھتا، جب آپ کوئی بات کرتے تو وہ اپنی ٹھوڑی اور ہونٹ ہلاتا (آنحضرت ص کی نقل کرتا آپ سے ٹھٹھا کرتا معاذ اللہ) ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت ص نے اُسی حال میں اُس کو دیکھ لیا فرمایا ایسا ہی رہ تو وہ مرتے دم تک اسی حال میں رہا (اُس کے منہ اور ٹھوڑی میں رعشہ پیدا ہو گیا اہل اللہ سے ہنسی ٹھٹھا کرنے کی سزا ملی، ایک روایت میں یوں ہے دو مہینے تک اسی حال میں رہا پھر ذرا ناقہ ہوا تو مرگی کا عارضہ ہو گیا پھر ناقہ ہوا تو رعشہ پیدا ہو گیا اُسکا گوشت گل گیا طاقت سلب ہو گئی غرض اسی حال میں مرا اُسکا بیٹا مروان بموجب الولد سر لابیہ باپ سے بڑھ کر نکلا اُسی کی کرتوت سے حضرت عثمان شہید ہوئے مسلمانوں میں وہ فتنہ پھیلا کہ آج تک اُسکا نتیجہ بد اُٹھا رہے ہیں طلحہ کو اُسی نے شہید کیا اور تعجب ہے اُن لوگوں سے جو ایسے لوگوں کو خلیفہ رسول سمجھیں اور آنحضرت ص کے محبوب خاص اور نواسے شہزادی امام حسین ع کو باغی اور طاغی قرار دیں اگر یہی اسلام ہے تو ایسے اسلام کو دور ہی سے سلام ہے)۔

اِنَّ نِسْوَةً شَهِدْنَ عِنْدَهٗ عَلٰی صَبِیٍّ وَقَعَ حَیًّا یَتَخَلَّجُ۔ چند عورتیں شریح قاضی کے پاس ایک بچہ پر گواہی دی کہ وہ زندہ گرا ہل رہا تھا۔

تَخَلَّجَ فِیْ مِشْیَتِهٖ خَلَجَانَ الْمَجْنُوْنِ۔ اس طرح ہلتا ہوا چلا جیسے دیوانہ ہلتا ہوا چلتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا سَاقَ خَلِیْجًا لَهٗ مِنَ الْعُرَیْضِ۔ اُس نے ایک نہر نکالی عُریض سے (عُریض ایک نالہ ہے مدینہ کے قریب) محیط میں ہے کہ خلیج

جغرافیہ والوں کی اصطلاح میں سمندر کے اُس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے (جیسے خلیج فارس، اسکندرونہ خلیج سویس وغیرہ)

كَانَ ثَمَّهُ خَلِيْجٌ۔ وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔

لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چبھے جس میں تو نصارٰی کی مشابہت سمجھ (یعنی کھانے پینے میں نصارٰی یا اور کسی دوسری قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہئے۔ کیونکہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا اُن کے یہاں جو اقسام کھانے کے طیار کئے جاتے ہیں اُن سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کریگا تو نصارٰی کی مشابہت کریگا کیونکہ نصارٰی کے درویش (راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے ہیں)۔

لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ لَاَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِيْنَ خَلِيْجَ الْمَنِيَّةِ۔ اگر آنحضرت صلعم نے مجھ سے ایک عہد نہ کیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اُتار تا (اُنکا کام تمام کر دیتا اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اُس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے) یہ حضرت علی رض کا قول ہے۔

اِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُوْنُ فِيْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَتَخَلَّجُ فِيْ صَدْرِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ اِلٰى صَوَاحِبِهَا فِيْ صَدْرِ الْمُؤْمِنِ۔ (حضرت علی رض نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم) جہاں ہو وہاں سے حاصل کر یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اُسی سے حاصل کرے مراد دنیوی علوم و فنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے یہانتک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کیساتھ مل کر مومن کے دل میں آن کر ٹھہر جاتی ہے، دم لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے، مومن ہر طرف سے علم حاصل کر کے اپنے سینہ کو علم کا گنجینہ بناتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہے تو اُس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اُس کے دل میں جمتی ہے آخر اُسکے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر قرار پکڑتی ہے)۔

اِخْتِلَاجٌ۔ ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا۔

خَلَجَتْهُ اُمُوْرُ الدُّنْيَا۔ دنیا کے کاموں نے اُسکو مشغول کر دیا، پھنسا دیا۔

تَخَالَجَ فِيْ صَدْرِيْ مِنْهُ شَيْءٌ۔ اُسکی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے۔

هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ تَقْشِرُهٗ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى جَوْهَرِهٖ۔ جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو (خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو) اُس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) تو اُس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے۔

خُوْلَنْجَانْ۔ ایک مشہور دوا ہے، حریری نے کہا فِيْ صِحَافِ الْخَلَنْجِ خلنج کے پیالوں میں۔

خَلْخَلَةٌ۔ حرکت کرنا ہو کل ہونا۔

تَخَلْخَلَ۔ ضد ہے تکاثف کی یعنی پھر کل ہونا۔ (اجزا کا الگ الگ ہونا بیچ میں خالی جگہیں ہونا)

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ۔ اُن کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں، خلخل کی جمع ہے وہ ایک زیور ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں جیسے خلخال۔

خَلَدٌ۔ یا خُلُودٌ۔ ٹھہرنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا، باقی رہنا، جھک جانا مل جانا

اِخْلَادٌ۔ مائل ہونا، جھک جانا۔

مَنْ دَانَ لَهَا رَ خَلَدَ اِلَيْهَا۔ جو شخص دنیا کا بندہ ہو جائے اس طرف جھک جائے اُسی اسی سے قرآن میں اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ یعنی زمین کی طرف جھکا، سمجھا کر مجھکو ہمیشہ زندہ رہنا ہے یا ارض سے دنیا مراد ہے یا بُرے کام۔

خُلُودٌ لَا مَوْتَ۔ تم ہمیشہ اسی حال میں رہوگے تم کو موت نہیں آئیگی یہ خالد کی جمع ہے۔

خَلَدَ کا مبالا اسی سے ہے وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ۔ یعنی چھوکرے کانوں میں بالے پڑے ہونگے، بعضوں نے کہا ہمیشہ اسی حال میں رہنے والے، یعنی ہمیشہ امرد ہی بے ریش و بروت رہنے والے

خَلَدٌ۔ دل۔

خُلْدٌ۔ بہشت۔

دَارُ الْخُلْدِ۔ آخرت۔

خَلَسٌ۔ یا خِلِّيسَى۔ اُچک لیجانا جیسے خطف اور اِخْتِلَاسٌ ہے

نَهٰى عَنِ الْخَلِيْسَةِ۔ آپ نے اُس جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو درندے کے منہ سے (مثلاً شیر بھیڑیے چیتے بور بچے کے منہ سے) چھڑا جائے اور ذبح کرنے سے پہلے مرجائے۔

لَيْسَ فِي النُّهْبَةِ وَلَا فِي الْخَلِيْسَةِ قَطْعٌ۔ جو مال لوٹ لیا جائے یا زبردستی اُچک لیا جائے اُس میں ہاتھ نہ کاٹا جائیگا، ایک روایت میں وَلَا فِي الْخُلْسَةِ ہے معنی وہی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْخُلْسِ۔ آپ سے پوچھا گیا زبردستی چھین لینے کا کیا حکم ہے۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ مَرَضًا حَابِسًا اَوْ مَوْتًا خَالِسًا۔ نیک اعمال میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم کو ایسی بیماری آ لگے جو نیک عمل کرنے سے روک دے یا اچانک موت آن پڑے (غفلت میں تم کو لیکر چلدے اُس وقت پچھتاتے رہ جاؤ)

سِرْ حَتّٰى تَاْتِيَ فَتَيَاتٍ قُعْسًا وَّ رِجَالًا طُلْسًا وَّ نِسَاءً خُلْسًا۔ تو چلا جا یہاں تک کہ ایسی عورتوں سے ملے جن کے سینے اُبھرے ہوئے ہیں، اور ایسے مردوں سے جن کے رنگ خاکی ہیں (گرد آلود) اور ایسی عورتوں سے جو گندم گون ہیں یا سانولی۔ یہ خلس سے نکلا ہے بمعنی گندم گونی۔

صَبِيٌّ خِلَاسِيٌّ۔ یعنی سانولا لڑکا نہ گورا نہ کالا گیہواں رنگ، عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلَسَتْ لِحْيَتُهُ اُس کی ڈاڑھی کھچڑی ہوگئی (کچھ سفید کچھ کالی)۔

هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ۔ اب وہ وقت آن پہنچا جب علم روکدیا جائے گا (یعنی نبوت کا خاتمہ ہوا اب آسمان سے وحی آنی بند ہو جائیگی)۔

هُوَ اخْتِلَاسٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ نماز میں اِدھر اُدھر نگاہ ڈالنا شیطان کا اُچکاپن ہے (وہ آدمی کی نماز میں سے ایک حصہ یعنی خضوع خشوع اُچک لیجاتا ہے)۔

لَا يُقْطَعُ الْمُخْتَلِسُ۔ اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

اَلزَّعَارَةُ وَهِيَ الْخُلْسَةُ۔ زعارۃ یعنی اُچک

لے جانا۔
وَاَخْلَسْتَ الزَّھْرَاءَ۔ آپ نے زہرا کو بھی اُچک
لیا (یعنی اُن کو بھی اپنے پاس بلا لیا یہ حضرت علی نے
حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد فرمایا آنحضرت ؐ
کی طرف خطاب کیا)۔
خُلْسَةٌ۔ ایک بار اُچکنا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ
اختلاس پوشیدہ ایسا مال اُچک لینا جو محفوظ
اور بند نہ ہو اور استلاب علانیہ چھین کر بھاگنا
لڑائی نہ کرنا۔
خَلْصٌ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
خُلُصٌ۔ دوست بمعنی خِلٌّ اور صَدِیْقٌ ہے۔
خَلَاصٌ۔ رہائی اور چھٹکارا۔
خُلُوْصٌ اور خَالِصَةٌ۔ الوث نتھرا صاف بے
آمیزش ہونا۔
اِخْلَاصٌ۔ صاف کرنا بے ریا کام کرنا خالص خدا
کی رضامندی کے لئے جیسے تَخْلِیْصٌ ہے۔
خُلَاصَةٌ یا خِلَاصَه۔ صاف کیا ہوا گھی اور
مختصر چنا ہوا کلام۔
سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ۔ قل ہو اللہ احد، کیونکہ اسمیں
خالص خدا کی صفات کا ذکر ہے اور کوئی بیان
نہیں یا جو کوئی اس کو پڑھے اس نے خالص توحید
کی۔
قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَوْمُ الْخَلَاصِ قَالَ
یَوْمَ یَخْرُجُ اِلَی الدَّجَّالِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ کُلُّ
مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ فَیَتَمَیَّزُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْهُمْ
وَیَخْلُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔ لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ ؐ خلاص کا دن کونسا دن
ہے فرمایا وہ دن جب مدینہ سے ہر منافق مرد
اور منافق عورت نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے
(جو مدینہ کے باہر ٹھہرا ہوگا) اور سچے مسلمان منافقوں
سے جدا ہو جائیں گے ایک دوسرے سے الگ
ہو جائیں گے (معلوم ہوا کہ منافق اس امت میں
ہمیشہ باقی رہیں گے یہانتک کہ اُن کا آخری گروہ
دجال کا شریک ہو جائے گا جس شخص کو دل سے
خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو اُس کو عاقبت کا ڈر نہ
ہو لیکن ظاہر میں برادری کے ڈر سے یا دوسرے
مسلمانوں کے شرم سے اپنے تئیں مسلمان ظاہر
کرے وہ منافق ہے ہمارے زمانہ میں اس قسم کے
نام کے مسلمان کثرت سے ہو گئے ہیں، خصوصاً جب
سے نیچریت اور الحاد کا بازار علی گڑھی تعلیم کے طفیل
سے گرم ہوا ہے اللہ رحم کرے) اس گروہ کے
بعضے افراد تو ایسے ہیں جن میں کچھ شرم و حیا باقی ہے
اور وہ اپنے الحاد کو چھپائے رکھتے ہیں اور شرما
شرمی سے مسلمانوں کے ساتھ نماز روزے میں
شریک ہو جاتے ہیں اور بعضے افراد تو ایسے دیکھنے
میں آئے کہ اُن کو علانیہ مسلمانوں سے نفرت ہے
وہ جس گاؤں یا بستی میں جاتے ہیں شریف اور
خاندانی اور ذی علم مسلمانوں سے ملاقات تک
نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ٹٹ پونجیا چنڈو کا رہان
کاسٹ ہی سہی وہاں ہو تو اُس سے ضرور ملتے ہیں
اُس کے ساتھ صحبت گرم رکھتے ہیں، خدا و
رسول اور قرآن سے اُن کو کچھ غرض نہیں نماز
روزے کا یہ حال ہے کہ پیدائش سے لیکر وفات
تک نماز کو جانتے بھی نہیں کیا چیز ہے رمضان
کا مہینہ آئے اور چلا جائے اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی
عید اور جمعہ کی نماز تک کو وہ مسجد میں آنا عار سمجھتے
ہیں یہ لوگ مسلمان کا ہے کو ہیں پکے کافر ہیں اور جو
کوئی ان کو مسلمان سمجھے یا مسلمانوں کی طرح انکے

جنازے پر نماز پڑھے یا ایصال ثواب یا فاتحہ
کرے یا مسلمانوں کے مقبرے میں اُن کو گاڑے
اُسکے بھی اسلام میں گفتگو ہے، ہائے مسلمانوں
کی کم بختی وہ ایسے افراد کو مسلمانوں میں شریک
کرتے ہیں اگر اُن کو کوئی عالی عہدہ مل جائے
تو چند تھوڑے مسلمان جو حقیقت میں منافق
ہیں جمع ہو کر اُن کو مبارکباد دیتے ہیں اُن کے
سامنے اڈرس پیش کرتے ہیں اُن کے ترقی
اور اعزاز کو اسلام کے نیشن کی ترقی اور اعزاز
خیال کرتے ہیں۔

فَلْيَخْلُصْ هُوَ وَوَلَدُهُ لِيَتَمَيَّزَ مِنَ النَّاسِ
وہ اور اُسکا لڑکا الگ ہو جائے۔

خَلَصُوا نَجِيًّا۔ الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔

إِنَّهُ قَضٰى فِي حُكُومَةٍ بِالْخَلَاصِ۔ حضرت علیؓ نے
ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا کہ مشتری اپنی ثمن بائع سے پھیرے جب
وہ چیز جو بیچی گئی تھی ایک اور شخص کی ملک نکلی۔

قَضٰى فِي قَوْسٍ كَسَرَهَا رَجُلٌ بِالْخَلَاصِ۔
شریح قاضی نے ایک کمان میں جس کو ایک
شخص نے توڑ ڈالا تھا یہ فیصلہ کیا کہ وہ اُس کی
قیمت بھر دے۔

عَلٰى أَرْبَعِيْنَ أُوْقِيَّةً خَلَاصٍ۔ چالیس اوقیہ
کھری پر (جن میں کھوٹ نہ ہو)۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ بِمُسْتَوٰى۔ جب میں ایک
ہموار میدان میں پہنچا۔

فَلَمَّا خَلَصْتُ۔ جب میں دوسرے آسمان پر
پہنچا، عرب لوگ کہتے ہیں خَلَصَ فُلَانٌ
إِلٰى فُلَانٍ۔ فلاں شخص فلاں شخص کے پاس پہنچ
گیا۔

مُخْلَص۔ کا معنی نجات پایا بھی آیا ہے۔

أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ۔ میں اُس پیغمبر تک پہنچ سکونگا
(یہ ہرقل کا کلام ہے)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ
نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ۔ قیامت
اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس
قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ پر اپنی چوتڑ مٹکائیں گی
(ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا مطلب
یہ ہے کہ قیامت کے قریب پھر لوگ اسلام سے
پھر کر مشرک بن جائینگے اور اُن کی عورتیں اس
بت خانہ کا طواف کریں گی اپنی چوتڑ وہاں مٹکائینگی،
کرمانی نے کہا خلصہ ایک بت خانہ تھا فارس
میں اُس کو کعبہ یمانی کہتے تھے گویا اس کعبہ کی
نقل بنائی تھی، نہایہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے
جریر بن عبداللہ کو بھیجکر اس بت خانہ کو غارت
کرایا تھا)۔

فَتَخَلَّصَ مِنْ قَوْمِهِ۔ وہ اپنی قوم سے
الگ ہو جائے گا (اُن میں سے نکل بھاگے گا۔
ایسا نہ ہو کہ اُس کا نام مجاہدین میں شمار کیا جائے
اور جہاد کے لئے اُسکو جانا پڑے)۔

مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا
دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيْلَ مَا إِخْلَاصُهَا قَالَ أَنْ
تَحْجِزَهُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔ جس نے خلوص
سے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں جائیگا لوگوں
نے کہا خلوص کا کیا معنی آپ نے فرمایا خلوص
یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اُن
سے رُکا رہے (یہ کلمۂ توحید اُس کو حرام کاموں
سے روکے اگر صرف کلمہ زبان سے پڑھتا ہے
لیکن بے خوف و خطر حرام کام کرتا رہتا ہے تو اسمیں
خلوص نہیں ہے)۔

اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ۔ مگر تیرے اخلاص والے بندوں پر میرا زور نہیں چلنے کا۔

امام غزالی نے کہا جو شخص بہشت کے حظوظ حاصل کرنے اور دوزخ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عبادت کرتا ہے وہ مخلصین میں نہیں ہے بلکہ علتی ہے لیکن اُس کے بہ نسبت مخلص ہے جو دنیا کی نقد اور فانی لذات کا خواہاں ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں کئی صوفیہ نے اسی طرح امام غزالی کے موافق کہا ہے لیکن مجھکو اس سے اتفاق نہیں ہے ہر کوئی عبادت آخر کسی غرض کے لئے کرتا ہے بے غرض عبادت کرنے کا جو دعویٰ کرے وہ کاذب ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے یدعون ربھم خوفا وطمعا ابن عباس رض سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی خواہش سے البتہ یہ صحیح ہے کہ اخلاص کے درجات ہیں، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی خالص دیدار الٰہی اور قرب حضرت شاہنشاہی کا خواہاں ہو کیونکہ یہ بہشت کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت ہے جو مؤمنین کو حاصل ہوگی اور یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی دنیا کی فانی لذتوں سے منہ موڑ کر آخرت کی باقی اور پائدار لذتیں مثلاً حور و قصور و غلمان وغیرہ کا طالب ہو اُس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس لئے کہ جب آدمی بہشت کا خواہاں ہوا تو گویا دیدار الٰہی کا بھی خواہاں ہوا کس لئے کہ بہشت کی لذتوں میں بڑی لذت یہی ہوگی، یا اللہ تو ہم کو اپنے سب مومن بندوں کو اس نعمت سے مشرف فرما۔ آمین۔

مجمع البحرین میں ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ آدمی نیک عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا خواہاں ہو نہ شہرت چاہے نہ ناموری نہ لوگوں کی تعریف اور ثنا یہ سب باتیں اُس کے نزدیک محض لغو اور بے حقیقت ہوں ایک بزرگ سے منقول ہے اُن سے کسی نے کہا تم کو ریا کا ڈر نہیں ہے انھوں نے کہا اللہ کے سوا ہے کون جسکو میں ریا کروں گا۔ عارفین خدا اللہ تعالےٰ کے دھیان میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ انکو سوا خدا کے کچھ سوجھتا ہی نہیں تو وہ ریا کس کیلئے کرینگے وحدت شہود کے یہی معنی ہیں کہ جیسے تارے آفتاب نکلنے کے بعد دکھلائی نہیں دیتے گو موجود رہتے ہیں اسی طرح اللہ کے سوا اور سب چیزیں نظر سے اور دل سے غائب غلّہ ہو جائیں۔

معانی الاخبار میں ہے کہ مخلص وہ ہے جو بندوں سے کسی بات کا طالب نہ ہو اور جو کچھ اُس کو مل جائے اُس پر خوش اور مگن رہے اور جب اُس کے پاس کوئی چیز بچ رہے تو اللہ کی راہ میں اُس کو دے ڈالے۔

اِنِّیْ لَا اَخْلُصُ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ مِنْ زِحَامِ النَّاسِ۔ میں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک نہیں پہنچ سکتا۔

وَلَمْ یَخْلُصْ اِلَی الصَّعِیْدِ۔ اور مٹی تک نہیں پہنچ سکے۔

خَلْطٌ۔ ملا دینا، جیسے مَزْجٌ، بعضوں نے کہا مزج خاص ہے اُن چیزوں سے جو رقیق ہوں جیسے پانی شراب وغیرہ اور خلط عام ہے۔

لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ۔ نہ جانوروں کو ملا دینا چاہیئے نہ گڈھے میں لیجانا چاہیئے کہ زکوٰۃ کے تحصیلدار کی اُن پر نظر نہ پڑے (ملا دینے سے جانور والوں کی غرض ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کم دینا پڑے مثلاً ہر چالیس

سلہ مجمع میں ہے کہ وراط یہ ہے کہ مثلاً اس کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بکریاں کسی اپنے دوست کو دیدے بیس اپنے پاس رکھے تاکہ زکوٰۃ کا تحصیلدار زکوٰۃ نہ لے سکے کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے ۱۲ منہ

بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ کی ایک بکری واجب ہے اب تین شخص جن کے پاس چالیس بکریاں ہوں یہ کریں کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جب آئے تو اپنی بکریاں ملا کر اکٹھا کر دیں تاکہ ایک ہی بکری زکوٰۃ میں لیجائے اگر الگ الگ رکھتے تو تین بکریاں لیجاتے)۔

وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّھُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَھُمَا بِالسَّوِیَّۃِ۔ اگر مال دو آدمیوں کا ایک جگہ ملا ہوا ہو تو وہ اپنے حصہ رسد کے موافق زکوٰۃ ایک دوسرے سے مجرا لیں (مثلاً ایک شریک کی چالیس گائیں تھیں ایک کی تیس اور دونوں کے جانور رلے ملے تھے اور زکوٰۃ کے تحصیلدار نے ایک مسنہ لیا ایک تبیعہ تبیعہ ایک سال کی بچھیری جو دوسرے سال میں لگی ہو اور مسنہ ابھی پوری گائے) تو مسنہ والا اس کی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے پھیر لے اسیطرح تبیعہ والا ۴/۷ اپنے شریک سے، اسی طرح اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور زکوٰۃ والا دو بکریاں سو والے کی لے لے تو وہ ۱/۳ ان کی قیمت کی پچاس بکریوں والے شریک سے مجرائے اور زکوٰۃ والا پچاس والے بکریوں میں سے دو بکریاں لے لے تو وہ ۲/۳ ان کی قیمت کے سو والے شریک سے مجرا لے۔

نَھٰی عَنِ الْخَلِیْطَیْنِ اَنْ یُّنْبَذَا۔ آنحضرتؐ نے دو طرح کے میووں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا (مثلاً گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر یا منقی اور تازی انگور کو ملا کر یا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگوئے کیونکہ اسمیں نشہ جلدی سے آجاتا ہے اب امام مالک اور احمد نے ایسے نبیذ کو مطلقاً حرام رکھا ہے گو اسمیں نشہ نہ آئے اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن بعضے علماء نے اس کو جائز رکھا ہے جبتک اس میں نشہ پیدا نہ ہو، اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے)۔

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَۃُ مَالًا اِلَّا اَھْلَکَتْہُ۔ جس مال میں زکوٰۃ مل جائے (یعنی اس کی زکوٰۃ ادا نہ کیجائے بلکہ زکوٰۃ کا مال اسی میں ملا رہے) تو وہ مال تباہ ہو جائے گا (یا الٹا اس کا نقصان ہوگا اس کا تجربہ ہو چکا ہے، بعضوں نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیلدار زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرے اور اسکا کوئی حصہ اپنے مال میں شریک کرلے بیت المال میں داخل نہ کرے تو اسکا مال تلف ہو جائیگا وہ زکوٰۃ کا روپیہ جو اس نے چوری سے رکھ لیا ہے اسکے مال کو بھی تلف کر دیگا۔

اَلشَّرِیْکُ اَوْلٰی مِنَ الْخَلِیْطِ وَالْخَلِیْطُ اَوْلٰی مِنَ الْجَارِ۔ شفعہ میں شریک کا حق خلیط پر مقدم ہے اور خلیط کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے (مطلب یہ ہے کہ شریک کے ہوتے ہوئے خلیط کو شفعہ کا حق نہ ہوگا اور خلیط کے ہوتے ہوئے ہمسایہ کو حق نہ ہوگا شریک وہ جو جائداد مبیعہ میں حصہ دار ہو اور خلیط وہ جو جائداد کے خارجی حقوق میں مثلاً رستے میں یا پانی لینے میں شریک ہو)۔

رَجَعَ الشَّیْطَانُ یَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ۔ شیطان لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے لتھیڑنا چاہتا ہے (ادھر ادھر کے دنیاوی خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہے، نماز کو خراب کرتا ہے)۔

مَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفْقُ وَالْخِلَاطُ۔ آپ سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا

آپ نے فرمایا ذکر کو فرج میں گھسیڑنے اور غائب کرنے اور جورو مرد کے ملنے سے (یعنی جماع سے)۔

لَیْسَ اَوَانَ یَکْثُرُ الْخِلَاطُ۔ یہ بہت جماع کرنے کا وقت نہیں ہے۔

وَکَانَ الْمُدَّعِیْ حُوَّلًا قُلَّبًا مِخْلَطًا مِزْیَلًا۔ (دو شخص معاویہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے پر مال کا دعویٰ کیا لیکن) مدعی بڑا الٹا پلٹیا بات پلٹنے والا اور دھوکہ دینے والا چترا نکلا۔

مِخْلَطٌ۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو چیزوں کو ملا کر لوگوں پر ملتبس کر دے اُن کو دھوکہ دے۔

وَاِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ مَالَہٗ خِلْطٌ۔ ہم میں سے ایک اس طرح کا سوکھا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے (سوکھی مینگنیاں) اس میں لپٹا چپک بالکل نہ ہوتی (کیونکہ وہ جو کی خشک روٹی کھاتے تھے یا درختوں کے پتے اس لئے پاخانہ میں تری اور لتھڑا پن نہ ہوتا)۔

اَمَّا اَنَا فَلَا اَخْلِطُ حَلَالًا بِحَرَامٍ۔ (ایک شخص نے اپنی جورو کو حیض کی حالت میں تین طلاق دیدیے شریح قاضی نے کہا) میں تو حرام اور حلال کو نہیں ملانے کا (یعنی اُس حیض کو جس میں اُس نے طلاق دی عدت میں محسوب نہیں کرنے کا کیونکہ اُس کے کچھ حصے میں وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حلال تھی کچھ حصہ میں حرام)۔

وَظَنَّ النَّاسُ اَنْ قَدْ خُوْلِطُوْا وَمَا خُوْلِطُوْا وَلٰکِنْ خَالَطَ قُلُوْبَهُمْ هَمٌّ عَظِیْمٌ۔ لوگ یہ سمجھیں کہ اُن کی عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ اُن کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہو (وہ کیا آخرت کی فکر اس لئے دنیا دار لوگ اُن کو دیوانہ سمجھتے ہیں)۔

اِخْتَلَطَ فِیْ اٰخِرِہٖ۔ اخیر میں اُس کی عقل میں فتور آ گیا تھا (جیسے بڑھاپے میں اکثر آدمیوں کی عقل سٹھیا جاتی ہے)۔

کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ۔ ہم کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں طوان کھجور ملا کرتی (یعنی اچھی بری سب ملی جلی مخلوط)۔

بَیْعُ الْخِلْطِ۔ طوان کھجور کی بیع۔

مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ لَا یَخْلِطُهٗ شَیْءٌ۔ حج کا احرام باندھنے والے اُس میں اور کچھ (عمرہ) نہیں ملانے والے۔ ایک روایت میں مُهِلِّیْنَ ہے۔

خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ۔ تیرا کام سب گول مال ہو گیا (یعنی شیطان کبھی تجھ کو ٹھیک بات بتلاتا ہے کبھی غلط)۔

مِنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ۔ خُلّاط بضمہ خا و تشدید لام جمع ہے خالط کی اور خِلاط بکسرہ خا اور تخفیف لام مصدر ہے خالط کا معنی مل جانا جیسے اِختلاط اور خَلْط اور خُلْط اور خُلطۃ اور خِلِّیْطٰی اور خُلَّیْطٰی یہ سب کے معنی مل جانا۔

خُلِّطَ عَلَیْهِ الْاَمْرُ۔ اُس کا کام سب گول مال ہو گیا۔

اَخْلَاطٌ۔ سب قسم کے لوگ ملے جلے اچھے برے نیک معاش بدمعاش یا مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ۔

اِذَا خَالَطَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب مرد عورت سے مل گیا (دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا۔

مِنَ اللَّمِّ مَعَ تَخْلِیْطٍ وَتَزْیِیْلٍ۔ چکنے والے ریتیوں کا ملا دینا۔ اور ہٹا دینا۔

اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ

عَلٰی اَذَاھُمْ۔ مومن وہ ہے جو لوگوں سے خلط رکھے (ملتا جلتا رہے) اور اُن کی ایذا دہی پر صبر کرے، (کسی کو نہ ستائے یہ بہت بڑا درجہ ہے جو انبیاء اور صدیقین کو حاصل ہوتا ہے عام لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے اُنکیلئے عزلت اور گوشہ گیری بہتر ہے)۔

وَلَا یُخَالِطُہُ الظُّنُوْنُ۔ اُس کے علم میں گمان اور شک کا نام نہیں (بلکہ اُسکا علم سارا یقینی ہے وہ جزئیات اور کلیات سب کو بہ تحقیق جانتا ہے کیونکہ اُسی نے سب کو بنایا ہے اور سب چیزیں اُسکے سامنے حاضر ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ عجیب بات ہے، صاحب البیت ادری بما فی البیت)۔

مُخَلِّطْ۔ امامیہ کی اصطلاح میں اُسکو کہتے ہیں جو حضرت علی رض سے محبت رکھے مگر اُنکے دشمنوں پر تبرا نہ کرے اور اُسکو بھی کہتے ہیں جس کا ایک مذہب نہ ہو کبھی کچھ اعتقاد رکھے کبھی کچھ۔

خَلَّطَ فِیْ کَلَامِہٖ۔ پریشان تقریر کی گڑبڑ یعنی بیہودہ بکا۔

خِلْطٌ مِّلْطٌ۔ وہ شخص جسکا نسب صاف نہ ہو۔

رَجُلٌ خَلِطٌ۔ بیوقوف شخص۔

خَلَاطَۃٌ۔ فساد عقل، بیوقوفی۔

خُلَطَاءُ۔ شریک جمع ہے خلیط کی۔

خَلْعٌ۔ اُتارنا نکالنا جیسے نَزْعٌ۔ بعضوں نے کہا نزع جلدی سے نکالنا، اور خلع مہلت اور آہستگی کے ساتھ نکالنا۔

خُلْعٌ۔ عورت سے کچھ مال ٹھہرا کر اُس کے بدل اُس کو طلاق دینا۔ ایسے ہی مُخَالَعَۃٌ ہے

لَمَّا خَلَعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ۔ جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت سے نکل جانا چاہا (اُس کی بیعت توڑنا چاہی) ہوا یہ کہ مدینہ والوں نے یزید کے فسق و فجور کا حال سنکر صلاح و مشورے کے لئے ایک مجلس کی اُس میں عبد اللہ بن عمر رض کو بھی بلا بھیجا اور بعد صلاح و مشورے کے یہ قرار دیا کہ یزید کی بیعت توڑ دی جائے اُسوقت تو عبد اللہ بن عمر رض خاموش رہے لیکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر آن کر انہوں نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں تو یزید سے بیعت کر چکا ہوں میں تو اُس کی بیعت نہیں توڑنے کا اور جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے اُس سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہے یزید کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے بماتحتی مسلم بن عقبہ ایک لشکر بھیج کر مدینہ والوں کو تباہ کیا صدہا ہزارہا آدمیوں کو قتل کرایا حرم محترم کی بے حرمتی کرائی، اس واقعہ کو واقعۂ حرہ کہتے ہیں جس کی آنحضرت ص نے پہلے ہی خبر دیدی تھی صرف عبد اللہ بن عمر اور اُن کے متعلقین محفوظ رہے چونکہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی یزید کے بعد پھر عبد اللہ بن عمر رض نے نہ مروان سے بیعت کی نہ عبد اللہ بن زبیر رض سے نہ امام حسین رض سے، اس لئے کہ کسی پر لوگوں کا اتفاق نہیں ہوا تھا جب امام حسین رض اور عبد اللہ بن زبیر شہید ہو گئے اور عبد الملک بن مروان کی طاقت جم گئی اور سب کا اتفاق اُس پر ہو گیا اُس وقت عبد اللہ بن عمر رض نے اُس سے بیعت کر لی۔

مَنْ خَلَعَ یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ لَقِیَ اللّٰہَ لَا حُجَّۃَ لَہٗ۔ جو شخص سلطان بادشاہ یا خلیفہ کی اطاعت سے (بلا وجہ شرعی) نکل جائے (ناحق بغاوت اور سرکشی پر کمر باندھے) وہ اللہ تعالٰی سے ایسے حال

میں ملیگا کہ اُس کو (عذاب سے بچنے کے لئے) کوئی دلیل نہ ہوگی۔

وَقَدْ کَانَتْ هُذَیْلٌ خَلَعُوْا خَلِیْعًا لَّهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو خلیع کر دیا تھا (یعنی اُس کی حفاظت سے دست بردار ہو گئے تھے) عرب میں قاعدہ تھا کہ کسی شخص سے عہد کر کے اُس کی حفاظت کے ذمہ دار بن جاتے تھے اگر وہ کوئی قصور کرتا تو اُسکا تاوان بھرتے اُس شخص کو حلیف کہتے پھر جب اُس سے الگ ہو جاتے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیتے تو اُس کو خلیع کہتے، امام اور خلیفہ بھی جب معزول ہو جائے تو اُسکو خلیع کہتے ہیں گویا خلافت کا جامہ اُس پر سے اُتار لیا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ سَیُقَمِّصُكَ قَمِیْصًا وَاِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰی خَلْعِهٖ۔ اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائیگا اور لوگ تجھ سے یہ چاہیں گے اُسکا اُتارنا (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عثمان رضہ سے فرمایا مراد خلافت کا کرتہ ہے)۔

اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ۔ میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنی ساری جائداد سے باہر ہو جاؤں (سب خیرات کر دوں) توبہ میں یہ بھی ہے اسکا معنی یہ ہے کہ توبہ کا ایک جزو میں نے یہ بھی قرار دیا ہے یا توبہ قبول ہونے کا شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیتا ہوں۔

تَخَلَّعَ فِی الشَّرَابِ الْمُسْکِرِ۔ نشہ لانیوالی شراب پینے میں مصروف ہو گیا غرق ہو گیا اُسکی عادت کر لی۔

فَکَانَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ خَلِیْعٌ۔ ایک شخص اُن میں آزاد تھا پینے کھانے والا یا شہدہ، خبیث جس سے اُس کے عزیز و اقربا سب بیزار تھے سب نے اُسکو الگ کر دیا تھا۔

اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔ خلع کرنیوالی عورتیں وہی منافق عورتیں ہیں (مراد وہ عورتیں ہیں جو صرف خواہش نفسانی سے بلا ضرورت اور بلا وجہ معقول اپنے خاوند سے الگ ہونا اور دوسرا خاوند کرنا چاہیں)۔

خَالِعٌ۔ اُس عورت کو کہیں گے جو خلع کرے اب اس میں اختلاف ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے یا طلاق بائن ہے بہر حال خلع کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی البتہ نیا عقد کر سکتا ہے کبھی خلع کو طلاق بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ امْرَاَۃً نَشَزَتْ عَلٰی زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ اِخْلَعْهَا۔ ایک عورت نے اپنے خاوند پر شرارت کی حضرت عمر رضہ نے اُس کے خاوند سے فرمایا تو اُس کو طلاق دیدے۔

مِنْ شَرِّ مَا اُعْطِیَ الرَّجُلُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ۔ آدمی کو جو باتیں دیجاتی ہیں (خدا کیطرف سے اُس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں) اُن میں دو بہت بُری ہیں ایک تو لالچ ہائے ہائے کرانیوالی (رات دن آدمی اُسکی وجہ سے رنج ہی میں رہتا ہے کتنا ہی مال و دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی طمع میں گرفتار رہتا ہے دوسرے لوگوں پر حسد کرتا ہے) دوسرے نامردی دل نکال دینے والی (ذرا سی بات میں اُسکا دل دہل جاتا ہے، سینہ دھڑ دھڑ کرنے لگتا ہے گویا دل باہر نکلا پڑتا ہے۔ حقیقت میں آنحضرت صلعم نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا کمینہ طمع اور بزدلی سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے یہی طمع اور بزدلی جب کسی قوم میں سما جاتی ہے بس وہ ذلیل ہو جاتی ہے دوسری قومیں اس پر

غالب ہو جاتیں ہیں طمع ہی کی وجہ سے آدمی اپنے بھائیوں سے حسد کرنے لگتا ہے اُس سے نا اتفاقی پھیلتی ہے اور نا اتفاقی قوم کے خرابی کی جڑ ہے اب اُس پر طرّہ بزدلی آجکل ہند کے مسلمانوں میں یہ دو خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھر دیگئی ہیں۔ اس قسم کے مسلمان اگر صدیوں تک تعلیم پاتے رہیں گے اور ہر ایک اُن میں کا ایک فیلسوف کامل ہو جائیگا تو بھی جبتک نا اتفاقی اور بزدلی کو ترک نکرینگے اور عمدہ اخلاق اختیار نہ کرینگے کتابوں کی ورق گردانی اور ایم اے بی اے ایل ایل ڈی بننے سے اُن کو کبھی فلاح قومی نصیب نہ ہوگی۔

نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ جو تیری نافرمانی کرے اُس کو ہم نکال دیتے ہیں، اُس سے ہم الگ ہو جاتے ہیں۔

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ۔ اپنی جوتیاں اُتار ڈال (یہ اللہ تعالے نے حضرت موسٰی ؑ سے فرمایا تھا، اہل سنت کی اکثر روایتوں میں یہ ہے کہ وہ جوتیاں مردار گدھے کی کھال کی تھیں، امام جعفر صادق ؓ سے بھی یہی منقول ہے شیعہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ تقیہ کے طور پر سنیوں سے ڈر کر تفسیر کی اور سعد بن عبد اللہ قمی نے قائم ؑ سے اس کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ نعلیک سے مراد حضرت موسیٰ ؑ کی بیوی ہے اُن کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی تو اللہ تعالے نے فرمایا یہ محبت اپنے دل سے نکال کیونکہ اگر جوتیاں مراد ہوتیں تو حضرت موسٰی ؑ کی نماز اُن میں جائز تھی یا نہیں اگر جائز تھی تو اس وادی میں اُن کو پہن کر جانا کیوں منع ہوا اگر نا جائز تھی تو حضرت موسٰی ؑ پر یہ الزام آتا ہے کہ اُن کو اتنا سا مسئلہ بھی معلوم نہ تھا اور انہوں نے اپنی نماز خراب کی۔

میں :۔ کہتا ہوں قائم ؑ سے یہ روایت صحیح نہیں ہے اگر نعل سے بیوی مراد ہوتی تو اللہ تعالی یہ صیغہ مفرد نعلک فرماتا نہ بصیغہ تثنیہ کیونکہ حضرت موسٰی ؑ کی دو بیبیاں نہ تھیں اور جس وقت یہ حکم ہوا اُسوقت تک حضرت موسٰی پیغمبر بھی نہیں ہوئے تھے اُسکے علاوہ نماز یہودیوں کے مذہب میں جوتیاں اُتار کر ادا کی جاتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہودی جوتیاں اُتار کر نماز پڑھتے ہیں تم اسکا خلاف کرو جوتیوں سمیت نماز پڑھو اور کوئی وجہ نہیں کہ امام جعفر صادق ؓ قرآن کی تفسیر میں تقیہ کرتے یہ کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے اُن کو مخالفین کی ایذا دہی کا ڈر ہوتا اس لئے یہ ساری تقریر جو صاحب مجمع البحرین نے کی ہے محض افترا پردازی معلوم ہوتی ہے۔

خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ۔ اسلام کی رسّی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

خَلِيْعِيٌّ۔ ایک شاعر تھا مشہور۔

خَلَاعَةٌ۔ ہتک اور عزت ریزی۔

خِلْعَةٌ۔ وہ لباس جو عزت کے طور پر آدمی کو پہنایا جائے۔

خِلْعَةٌ اور خُلْعَةٌ۔ بہتر مال کو بھی کہتے ہیں۔

خَلِيْعَہ۔ آزاد عورت۔

خَلْفٌ۔

پیچھے اور بعد آنے والا گروہ، غلط بات، نالائق لڑکا۔

خِلَافَةٌ۔ اور خِلِّيْفٰی۔ قائم مقام ہونا۔

خَلَفٌ۔ قائم مقام، اچھا، نیک لڑکا، عوض اور بدل۔

خُلُوْفٌ اور خُلُوْفَةٌ۔ بدبودار ہونا، بگڑ جانا، پہاڑ پر چڑھ جانا، پیوند لگانا۔

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ۔ اس علم کو پیچھے آنیوالے گروہ میں سے اچھے اور نیک لوگ اُٹھائیں گے (غلو کرنے والوں کی تحریف کو مٹیں گے اور غلط کاروں کی غلطیوں کو رفع کرینگے اور جاہلوں کی تاویلوں کا رد کرینگے یعنی ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں کو پیدا کریگا جو غلو اور تشدد کرنے والوں کا رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کردیں گے نہ افراط کریں گے نہ تفریط)۔

نہایہ میں ہے کہ خَلْفٌ اور خَلَفٌ ہر پیچھے آنیوالے کو کہتے ہیں مگر بہ تحریک لام کا استعمال اچھے شخص کے لئے کیا جاتا ہے اور بہ تسکین لام نالائق اور بُرے شخص کے لئے۔

سَيَكُوْنُ بَعْدَ سِتِّيْنَ سَنَةً خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ۔ ساٹھ برس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو تباہ کرینگے (یہ یزید کے حکومت کا زمانہ ہے اُس کے بعد اکثر خلفائے بنی امیہ ایسے ہی گذرے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور کوئی کوئی اُن میں سے تو ایسا بدمعاش نکلا کہ نشہ میں نماز پڑھاتا تھا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهٖ خُلُوْفٌ۔ اُسکے بعد ایسے گروہ آئیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا۔ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اُسکا بدلہ عنایت فرما (جتنا وہ خرچ کرے اُتنا ہی مال اُس کو اور دے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَلَفَ اللّٰهُ لَكَ خَلَفًا بِخَيْرٍ اور اَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خَيْرًا۔ یعنی اللہ تجھ کو نیک بدل دے۔ بعضوں نے کہا اَخْلَفَ اللّٰهُ وہاں کہینگے جس چیز کا بدل ہو سکتا ہے جیسے مال و اولاد وغیرہ کہ تلف ہیں اور خَلَفَ اللّٰهُ وہاں کہینگے جسکا بدل نہیں ہو سکتا جیسے ماں باپ کہ مر جائے یہ دوسری خَلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وہاں کہتے ہیں جب کسی شخص کا کوئی عزیز مرجاتا ہے۔

وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ۔ اُس کے بعد تو اُسکی جانشینی کر (یہ میت کی دعا میں آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی اُسکے مرجانے پر تو اُسکا کام کاج چلا)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔ تم میری سنت اور خلفاء راشدین (ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم) کی سنت کو اپنے اوپر لازم کرلو (حالانکہ خلفائے راشدین کا فعل سنت نہیں ہوسکتا مگر اُسکو بھی سنت اس لئے کہا کہ خلفاء راشدین بہت سے ایسے سنتوں کو بجا لائیں گے جنکا علم لوگوں کو نہ ہوگا کہ وہ آنحضرتؐ کی سنت ہیں تو اُن کو مجازاً خلفاء کی سنت کہہ دیا، بعضوں نے کہا وہ کام جو خلفائے راشدین نے اپنے اجتہاد اور رائے سے نکالے اُن کو بھی آپ نے سنت فرمایا اس خیال سے کہ آئندہ لوگ اُن کی مخالفت نہ کریں اور دین میں خرابی نہ پڑے۔

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا عَضُوْضًا۔ خلافت راشدہ جس میں سراسر دینداری اور حق پرستی ہوتی ہے تیس برس تک رہے گی پھر تو کٹنی بادشاہت ہے (دین اور استحقاق سے کوئی غرض نہ رہے گی جو زبردست ہوا وہ حاکم بن بیٹھا، اس حدیث کے رو سے معاویہ اور اُن کے بعد والے حاکم سب بادشاہ گنے جائیں گے نہ خلیفہ۔

لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً۔ اسلام کا دین بارہ خلیفوں کے زمانہ تک عزت کے ساتھ رہیگا (ان خلیفوں کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں کو مراد لیا ہے اور اہل سنت کے علماء کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ، اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلیفہ کون کون تھے بہرحال پانچ خلیفہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی تو ان بارہ میں تھے اب سات باقی رہے ممکن ہے کہ وہ فاصلہ کیساتھ پیدا ہوں اور ان میں سے کچھ گذر گئے ہوں کچھ باقی ہو امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری ہو جائے، بعضوں نے کہا یہ بارہ خلیفے وہ ہیں جو امام مہدی کی اولاد میں اُن کے بعد ہوں گے واللہ اعلم)۔

اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَیْشٍ۔ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی (یہ حدیث متواتر ہے اور اس پر صحابہ اور تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی کی خلافت جائز نہیں ہے البتہ غیر قرشی خلیفہ کا نائب اور صوبہ ہو سکتا ہے)۔

فَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ۔ اللہ تعالی تم کو حکومت دینے والا ہے (دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو)

تَسْمَعُنِیْ اُخَالِفُکَ۔ تو سنتا ہے میں ترا خلاف کرتا ہوں: ایک روایت میں اُحَالِفُکَ حاء حطی سے ہے یعنی تجھ سے قسم کھاتا ہوں۔

لَوِ اسْتَخْلَفْتُ۔ کاش میں خلیفہ کر جاؤں یا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو بہتر ہو (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حذیفہ رض کی تصدیق کرنا اور عبداللہ بن مسعود رض جو کہیں اُس کو مان لینا حذیفہ رض تو آنحضرت ص کے خاص راز دار تھے اور عبداللہ بن مسعود رض دین کے بڑے عالم تھے۔

تَکَفَّلَ اللّٰہُ لِلْغَازِیْ اَنْ یُّخْلِفَ نَفَقَتَهٗ۔ اللہ نے غازی کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ اُسکا سب خرچہ واپس دلائیگا۔

اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهُ۔ یا اللہ ابو سلمہ رض سے بہتر مجھ کو خاوند عنایت فرما۔ (یہ بیوی ام سلمہ رض نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دعا کی تھی۔ اللہ تعالٰی نے اُن کو تمام جہان سے بہتر خاوند عنایت فرمایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بنیں)۔

فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَیْهِ۔ وہ اپنے بچھونے کو جھٹک لے کیونکہ اسکو معلوم نہیں اُسکے بعد کیا چیز اُسکے بچھونے پر آگئی (شاید کوئی زہریلا کیڑا آن کر بیٹھ گیا ہو اور بن جھاڑے اُس پر لیٹ جائے تو وہ کاٹ کھائے)۔

قَدْ خَلَفَ ابْنُ الزُّبَیْرِ خِلَافَةً۔ اُن کے پیچھے ہی عبداللہ بن زبیر اندر پہنچے۔

وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ۔ جو لوگ اس کے مرے پیچھے (دنیا میں) باقی رہ گئے ہیں انکو تو اُسکا جانشین بن (اُن کی حفاظت کر اُن کا کام چلا جیسے میت اپنی زندگی میں کام چلاتا تھا)۔

وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ۔ (یا اللہ تو عباس رض اور اُن کے فرزند کو بخش دے) اور خلافت اُن کے پس ماندوں میں قائم رکھ (یہ دعا آنحضرت ص کی قبول ہوئی، عباسیوں نے کئی سو برس تک خلافت کی آخیر خلیفہ مستعصم باللہ ہلاکو خاں کے ہاتھ سے مارا گیا، سارا بغداد لوٹا گیا جلایا گیا، ہزاروں آدمی مارے گئے اُس روز

سے خلافت کا نام و نشان جاتا رہا اور ہر ایک
مسلمان حاکم بجائے خود خود مختار بن بیٹھا اور انا
ولا غیری کا دعویٰ کرنے لگا۔

قَدْ خَلَفُوْنِيْ فِيْ ذُرِّيَّاتِهٖ ۔ دجال اُن کے
پیچھے اُن کے بال بچوں میں آن پہنچا۔

اَخْلَفْتُ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِمِثْلِ هٰذَا ۔ تو نے
ایک غازی کے پیٹھ پیچھے اُس کے جورو بچوں
کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔

كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ نَبِيْبٌ
كَنَبِيْبِ التَّيْسِ ۔ جہاں ہم اللہ کی راہ میں
(جہاد کے لئے نکلے) تو اُن میں سے کوئی پیچھے
رہ کر بکرے کی سی آواز نکالتا ہے، نبیب کہتے ہیں
اُس آواز کو جو بکرا بکری پر چڑھتے وقت نکالتا
ہے۔

فَخَلَفَتْنِيْ بِنِزَاعٍ وَّ حَرَبٍ ۔ میرے پیچھے لڑتی
غصہ کرتی رہ گئی۔ اگر خَلَّفَتْنِيْ بہ تشدید لام ہو تو
ترجمہ یوں ہوگا مجھ کو لڑتا بھڑتا غصہ کرتا چھوڑ
گئی۔

خَيْرُ الْمَرْعٰى الْاَرَاكُ وَالسَّلَمُ اِذَا اَخْلَفَ
كَانَ لَجِيْنًا ۔ بہتر چارہ (اونٹوں کا) اراک اور
سلم ہے جب دوبارہ پتے نکالتا ہے تو اُس کا
کوٹ کر آٹے میں ملا کر اچھا چارہ بنتا ہے (عرب
لوگ اُس کو لجین بہ فتحہ لام کہتے ہیں، اور لجین
بہ ضمہ لام چاندی کو کہتے ہیں)۔

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى وَاَخْلَفَ الْخُزَامٰى ۔
یہاں تک کہ ہڈیوں میں مغز آگیا اور خزامی (ایک
درخت ہے اُس میں خوشبودار پھول ہوتے
ہیں) میں پتے نکل آئے یہ خِلْفَة سے نکلا ہے۔
یعنی وہ پتہ یا پھل جو اگلے پتے اور پھل کے بعد
نکلے۔

اَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ ۔ کیا میں اپنی ہجرت کو
خراب کر کے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مکہ میں مر جاؤں گا
چونکہ صحابہ نے آنحضرت ص کی رفاقت اختیار کی
تھی اور مکہ کو اللہ کے واسطے چھوڑ کر مدینہ میں ہجرت
کی تھی اس لئے وہ مکہ میں مرنا برا سمجھے)۔

اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ ۔ کیا میں اپنے ساتھیوں کے
بعد پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی دوسرے صحابہ آپ
کے ساتھ مدینہ میں جائیں گے اور میں مکہ میں پڑا
رہوں گا وہیں مر جاؤں گا)۔

لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ ۔ تو شاید زندہ رہے (اور
اللہ تیری وجہ سے بعضوں کو فائدہ پہنچائے بعضوں کو
نقصان) ایسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص رض
آنحضرت ص کی وفات کے بعد مدت تک زندہ
رہے عراق کا ملک انہوں نے فتح کیا بہت سا
مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا
کافروں کا خوب نقصان کیا۔

فَخَلَّفَنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ ۔ ہم کو پیچھے کر دیا، ہم
چاروں کے اخیر میں تھے۔

حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا
يُخَلِّفُهُمْ ۔ پرندہ اُن کے فوج کی ٹکڑیوں پر سے
گذرے گا تو اُن سے آگے نہ بڑھ سکیگا (یہ نہ ہوگا
کہ پرندہ ساری فوج سے آگے نکل جائے اور
فوج اُس کے پیچھے رہ جائے اس قدر بیشمار
فوج ہوگی)۔

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ
قُلُوْبُكُمْ ۔ نماز میں صفیں برابر کرو آگے پیچھے مت
رہو ایسا کرو گے تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ
پڑ جائے گی (کیونکہ اختلاف ظاہری اختلاف

باعث کا سبب پڑے گا، دوسری روایت میں ہے صفیں برابر رکھو اسلئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے قائم کرنے کا ایک جز ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے نماز میں صف برابر کرنا اس کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے کوئی آگے رہتا ہے کوئی پیچھے، سنت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کا بایاں پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے اور داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے اور مونڈھا مونڈھے سے ملا رہے بیچ میں کوئی خالی جگہ نہ چھوٹے اور جبتک آگے کی صف پوری نہ بھرلے اُس وقت تک پیچھے کی صف میں کوئی کھڑا نہ ہو بعضے اماموں کے نزدیک اگر آگے کی صف میں جگہ ہو تو بھی کوئی پیچھے کھڑا ہو تو اُس کی نماز درست ہی نہ ہوگی اور مکروہ تو سب کے نزدیک ہوگی)۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ۔ اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو اللہ تعا تمہارے مونہوں میں اختلاف ڈال دیگا محبت کے بدل آپس میں بغض و نفاق پھیلے گا یا قیامت کے دن تمہارا منہ پیچھے کیطرف کر دیگا یا تمہاری صورتیں دنیا ہی میں مسخ کر دیگا معاذ اللہ۔ طیبی نے کہا دلوں کے منہ مراد ہیں یعنی ہر ایک کی رائے اور مت جداگانہ ہو جائے گی اتفاق کے بدل اختلاف پڑے گا)۔

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کبھی پورا نہ کرے (یہ منافق کی نشانی ہے)۔

خُلْف۔ بضمہ لام اسم مصدر ہے بمعنی وعدہ خلافی۔

خِلْفَۃُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور پسندیدہ ہے۔

خِلْفَہ اور خُلُوْف۔ منہ کی بو بدل جانا (اصل میں خلفہ اُس روئیدگی کو کہتے ہیں جو دوسری روئیدگی کے بعد پھر اُس بو کو کہنے لگے جو دوسری بو کے بعد پیدا ہو۔

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ ترجمہ وہی ہے۔

وَمَا اَرَبُکَ اِلٰی خُلُوْفِ فِیْھَا۔ تجھے عورت کے منہ کی بو سونگھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے (حضرت علی رض نے فرمایا جب ایک شخص نے اُن سے پوچھا کیا روزہ دار کو اپنی عورت کا بوسہ لینا درست ہے)۔

لَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ یَتْرُکْ اَھْلَہٗ خُلُوْفًا ہم جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو بے وارث اور بے وسیلہ نہیں چھوڑا، عرب لوگ کہتے ہیں حَیٌّ خُلُوْفٌ یہ قبیلہ بن مردوں کا ہے۔ یعنی اُس میں نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

لَنَتْرُکَنَّھَا خُلُوْفًا۔ ہم اس قبیلہ کو بن مرد کر دینگے (اُس کے مرد سب مار ڈالیں گے نری عورتیں رہ جائیں گی)۔

وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ۔ ہمارے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (غائب ہیں یہاں موجود نہیں ہیں)۔

فَاَتَیْنَا الْقَوْمَ خُلُوْفًا۔ ہم اُن لوگوں کے پاس آئے دیکھا تو نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

اِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ۔ ہمارے بال بچے غائب ہوں۔

وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا۔ بنصب یہ حال ہے جو قائم مقام خبر کے ہے معنی وہی جو اوپر گزر چکے، کرمانی نے کہا خلوف خالف کی جمع ہے بمعنی پانی کے لئے گیا ہو

(ما غائب یعنی ہمارے مرد پانی لانے کو گئے ہوئے ہیں یا غائب میں بکریاں چھوڑ گئے ہیں۔

اَلدِّيَةُ كَذَا وَكَذَا خَلِفَةً۔ دیت میں اتنی حاملہ اونٹنیاں دینا ہوگی۔

خَلِفَة۔ پیٹ والی اونٹنی اُس کی جمع خَلِفَاتٌ اور خَلَائِف ہے۔

خَلِفَتْ۔ حاملہ ہوئی۔

اُخْلِفَتْ۔ بدل گئی۔

ثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَءُهُنَّ اَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ۔ تین آیتیں ایسی ہیں اگر کوئی اُن کو پڑھے تو وہ اُس کے لئے تین گابھن موٹی بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

لَمَّا هَدَمُوهَا ظَهَرَ فِيْهَا مِثْلُ خَلَائِفِ الْاِبِلِ۔ قریش کے لوگوں نے جب کعبہ کو گرایا (اُس کو دوبارہ بنانے کے لئے) تو اُس کے نیچے (نیو میں) اتنے بڑے بڑے پتھر نکلے جیسے پیٹ والی اونٹنیاں۔

فَتَرَكْتُ اَخْلَافًا قَائِمَةً۔ میں نے اُن کے تھن اُٹھے ہوئے چھوڑ دئے۔ یہ خِلف کی جمع ہے بمعنی تھن۔ بعضوں نے کہا تھن کا وہ مقام جو دودھ دوہنے والا انگوٹھے سے تھامتا ہے۔

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَبَنَيْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفَيْنِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اِسْتَقْصَرَتْ مِنْ بِنَائِهَا۔ (عائشہ) اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گذرا ہوتا تو میں کعبہ کو اُس پایہ پر اُٹھاتا جو حضرت ابراہیم ؑ نے رکھا تھا اور اُس میں دو پشتیں رکھتا (دو دروازے تو ہر دروازے کے مقابل ایک پشت ہوتی) کیونکہ قریش نے اُس کو چھوٹا کر دیا۔ ایک روایت میں خِلْفَيْنِ بکسرۂ خا ہے یعنی دو کنگورے جیسا تونی

طرح۔

وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا۔ اُس میں پیچھے کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا یا ایک کنگورہ اُس میں بناتا (گنبد)۔

ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ پھر میں پیچھے کی طرف سے اُن کی طرف جاتا (جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آئے) اُن کے گھر جلا دیتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میں ظاہر میں تو نماز قائم کرتا (مجھ کو معلوم ہوتا میں مسجد میں ہوں) اور غفلت میں اُن لوگوں کے پاس جا کر اُن کے گھروں کو آگ لگا دیتا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا اور اُن لوگوں کے پاس جا کر اُن کے گھر جلا دیتا۔ نووی نے کہا یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے منافق لوگ تھے کیونکہ مومن کی یہ شان نہیں کہ ایک ہڈی کی طمع میں آنحضرت ؐ کے پاس حاضر ہونا چھوڑ دے اور نماز سے عشاء کی یا جمعہ کی نماز یا ہر نماز مراد ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں اس حدیث سے تعزیر بالنار کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اُس کا انکار کیا ہے۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُخَالِفُ اِلَى امْرَاَةِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ۔ جو کوئی مجاہد کے پیچھے (جب وہ جہاد کے لئے گیا ہو) اُس کی جورو کے پاس جائے۔

وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ۔ اور (سقیفہ میں جہاں خلافت کا مشورہ ہو رہا تھا) حضرت علی اور زبیر رض ہمارے پیچھے رہ گئے (یعنی سقیفہ میں نہیں آئے، اُن کا نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت ؐ کی وفات کے رنج والم میں غرق اور آپ کی تجہیز و تکفین کی فکر میں تھے باوجود اس کے حضرت علیؑ کو یہ ناگوار ہوا کہ اُن کے بغیر شریک کئے لوگوں نے

اتنے بڑے کام کا فیصلہ کر لیا اور شروع شروع میں چھ مہینے تک انہوں نے حضرت ابو بکر رضہ سے بیعت نہیں کی جب حضرت فاطمہ رضہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے ابو بکر صدیق کو اپنے گھر بلا کر معذرت کی اور اُن سے بیعت کر لی اب ابو بکر صدیق رضہ کی بیعت پر کل صحابہ کا اجماع ہو گیا سوا ایک سعد بن عبادہ کے جو انصار کے رئیس تھے وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے (وہیں مر گئے) رافضی جو کہتے ہیں کہ حضرت علی رضہ نے تقیہ کے طور پر ابو بکر صدیق رضہ سے بیعت کر لی تھی یہ بالکل عقل سلیم اور قیاس کے برخلاف ہے اگر تقیہ منظور ہوتا تو شروع ہی کو بیعت کر لیتے اتنے دنوں خاموش کیوں بیٹھے رہتے علاوہ اس کے ابو سفیان قریش کا رئیس اس وقت موجود تھا اُس نے حضرت علی رضہ سے کہا دیکھو خلافت قریش کے ایک ذلیل خاندان میں چلی گئی اس وقت اگر تم اُٹھ کھڑے ہو تو میں یہ میدان سوار اور پیادہ فوج سے بھر دیتا ہوں لیکن حضرت علی رضہ نے لڑنا اور مخالفت کرنا گوارا نہ کیا ایسی حالت میں تقیہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی بات یہ ہے کہ رافضی خود بزدلے اور نامرد سے لوگ ہیں اور المرء یقیس علیٰ نفسہ حضرت علی شیر خدا کو جن کی شجاعت اور بہادری سارے ملک عرب میں مسلّم تھی اور بڑے بڑے بہادر آپ کا لوہا مان گئے تھے اپنی طرح سمجھتے ہیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اِنَّ رَجُلًا اَخْلَفَ السَّيْفَ يَوْمَ بَدْرٍ - ایک شخص نے بدر کے دن اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا۔ اُس کو نکالنا چاہا لیکن اُس کا ہاتھ ترکش پر پڑا، عرب لوگ کہتے ہیں۔ خَلَفَ لَهُ بِالسَّيْفِ جب

پیچھے سے آن کر تلوار مارے۔

وَجَدْتُ عُمَرَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ - (میں حضرت عمر رضہ کے پاس آیا) دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں بھی اُن کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھ کو اپنے پیچھے سے گھما کر داہنے طرف کر لیا (جیسے آنحضرتؐ نے عبد اللہ بن عباس رضہ کو داہنے طرف کر لیا تھا)۔

فَاَخْلَفَ بِيَدِهٖ وَاَخَذَ بِذَقْنِ الْفَضْلِ - آپ اپنا ہاتھ پیچھے لے گئے اور فضل بن عباس کا منہ (اُس عورت کی طرف سے پھیرنے لگے)۔

قَالَ لَهٗ اَعْرَابِيٌّ اَنْتَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الْخَالِفَةُ بَعْدَهٗ - ایک گنوار شخص ابو بکر صدیق رضہ کے پاس آیا کہنے لگا آپ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہو (خلیفہ کہتے ہیں قائم مقام اور جانشین کو اُس کی جمع خلفاء اور خلائف ہے) انہوں نے کہا نہیں تب اُس نے پوچھا پھر کون ہو کہنے لگے میں آنحضرت کے بعد پیچھے رہ جانے والا ہوں (میری قسمت ایسی نہ تھی کہ آپ کے ساتھ جاتا پیچھے رہ گیا ہوں۔

خَالِفَۃ - اُس شخص کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھلائی اور تونگری نہ ہو یہ ابو بکر صدیق رضہ نے براہ تواضع فرمایا، آفرین صد آفرین اُن پر، بعضوں نے کہا خالفہ وہ جو بہت خلاف ہو۔

اِنِّيْ لَاَحْسِبُكَ خَالِفَةَ بَنِيْ عَدِيٍّ - (جب سعید بن زید رضہ مسلمان ہو گئے تو خطاب حضرت عمر رضہ کے والد نے یا اور کسی نے اُن کے گھر والوں

میں سے اُن سے کہا) میں سمجھتا ہوں تم بالکل بنی
عدی کے خلاف ہو یا پیچھے رہ جانے والے بے خبر
شخص ہو تم میں کوئی بھلائی اور عمدہ صفت بنی عدی
کی نہیں ہے۔

أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِيًا فِي خَالِفَتِهِ۔ جو مسلمان
کسی غازی کی قائم مقامی کرے اُس کے بعد اُس کے
گھر والوں کی خبر رکھے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا
ہے۔

لَوْ أَطَقْتُ الْأَذَانَ مَعَ الْخِلِّيْفَى لَأَذَّنْتُ۔ اگر
خلافت کے کام اس قدر کثرت کے ساتھ مجھ کو نہ ہوتے
اور میں اذان دے سکتا تو میں خود ہی اذان دیا
کرتا (اذان دینے کی ایسی فضیلت ہے)۔

خِلِّيْفَى۔ یعنی خلافت مگر اُس میں کثرت کا معنی ہے
جیسے رِمِّيْثَا اور دِلِّيْلَا ہے۔

خلیفہ۔ ایک پہاڑ کا بھی نام ہے مکہ میں۔

مَنْ تَحَوَّلَ مِنْ مِخْلَافٍ إِلَى مِخْلَافٍ فَعُشْرُهُ
وَصَدَقَتُهُ إِلَى مِخْلَافِهِ الْأَوَّلِ إِذَا حَالَ
عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ جو کوئی ایک ضلع سے دوسرے
ضلع میں چلا جائے تو اُسکا عشر اور صدقہ اُسی پہلے
ضلع میں لیا جائے گا وہیں شریک رہے گا جب اُس
پر ایک سال پورا گذر جائے۔

مِنْ مِخْلَافِ خَارِفٍ وَيَامٍ۔ خارف اور یام (دونو
قبیلے ہیں) کے پرگنوں میں سے۔

وَبَعَثَ كُلًّا مِنْهُمَا إِلَى مِخْلَافٍ۔ اُن میں۔
ایک کو ایک ایک پٹی کا حاکم کیا۔

تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
آنحضرت ﷺ ہمارے پیچھے رہ گئے۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ۔
جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (اگر بیٹھے ہو)
یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے کر دے (یعنی آگے نکل جائے)
اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدا میں آپ نے دیا تھا
پھر منسوخ کر دیا، بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے
اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ حکم وجوبًا ہے یا
استحبابًا، اور علت یہ ہے کہ جنازہ دیکھ کر موت یاد
آتی ہے اور موت ایک ہولناک امر ہے، اور
قاعدہ ہے کہ ہول کے وقت آدمی اپنی حالت بدل
دیتا ہے بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے، بعضوں نے کہا
اگر جنازہ مسلمان کا ہے تو یہ کھڑا ہونا اُس کی تعظیم کے
لئے ہے اگر کافر کا ہے تو اُس کے ساتھ جو فرشتے
ہوتے ہیں اُن کی تعظیم کے لئے ہے مگر اس پر یہ
اعتراض ہوتا ہے کہ آپ نے قیام تعظیمی سے منع
فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ عجمیوں کی
طرح (ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے) مت کھڑے
ہوا کرو، اس پر بھی بعضے علما نے دیندار عالم یا
متشرع درویش کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز
رکھا ہے اور نہی کو تنزیہ کے لئے سمجھا ہے یا یہ مطلب
رکھا ہے کہ ہر کس و ناکس کے لئے کھڑا نہ ہوا کرو یا
اُس کی عادت نہ کرو جیسے ہند کے جنوبی ملکوں میں
دستور ہے، حیدرآباد میں تو ایسے جاہل مسلمان بستے
ہیں کہ اگر کوئی اُن کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہو تو بُرا مانتے
ہیں ناراض ہوتے ہیں ہائے جہالت بھی کیا بُری
شئے ہے اگر ذرا بھی دین کا علم رکھتے تو نہ کھڑے ہونے
سے خوش ہوتے اور کھڑے ہونے سے منع کرتے
جیسے آنحضرت ﷺ نے منع کیا اب یہ جو ایک روایت
میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی جب آئے تو آپ نے انصار
سے فرمایا قوموا الی سیدکم تو اس سے قیام تعظیمی
تصور نہ تھا بلکہ سعد زخمی اور ناتوان تھے مطلب
یہ تھا کہ کھڑے ہو اور اُن کو سواری پر سے اُتار لو۔

اگر تعظیم کے لئے قیام مقصود ہوتا تو یوں فرماتے
قوموا لسیدکم۔

اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔ (اشتمال اور) التحاف اور توشیح یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے یعنی جو کنارہ داہنے مونڈھے پر ہو اس کو بائیں بغل کے نیچے سے اور جو بائیں مونڈھے پر ہو اس کو داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر دونوں کناروں کو سینے پر باندھ لے اس سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرتے وقت نمازی کی نگاہ اپنی ستر پر نہ پڑے اور رکوع یا سجدے میں کپڑا گرے نہیں۔

خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔ دونوں مونڈھوں پر جو دونوں کنارے تھے اُن میں مخالفت کی (یعنی وہی توشیح جس کا ذکر ابھی گذرا)۔

اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا۔ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (وہ جہاد کے لئے ہمارے ساتھ نہیں آئے)

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ۔ عاصم کے گئے بعد اللہ تعالےٰ نے قرآن اُتارا (یعنی لعان کا حکم اُترا)۔

خَالِفُوْهُمْ۔ تم یہود اور نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (وہ خضاب نہیں کرتے تم خضاب کرو)۔

خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ۔ تم یہودیوں کا خلاف کرو (جوتوں سمیت نماز پڑھو) وہ جوتے پہنے ہوئے نماز نہیں پڑھتے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اہل کتاب سے ہر ایک رسم و رواج میں مخالفت کرنا بہتر ہے کیونکہ اسلام ایک علیحدہ نیشن ہے ہم اُن کے مقلد کیوں بنیں اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے وہ اس زمانہ کی ہے جب اسلام مغلوب تھا اور مشرکین مسلمانوں پر غالب تھے تو آپ اہل کتاب کا دل ملانے کے لئے مشرکوں کی بہ نسبت اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند فرماتے تھے، پھر جب سے اللہ تعالےٰ نے اسلام کو عزت دی تو اب نہ مشرکوں کی موافقت کی احتیاج رہی نہ اہل کتاب کی موافقت کی۔

ہم کو ہر ایک بات میں اپنی علیحدہ وضع مقرر کرنا چاہئے ہماری نیشن کی عزت اسی میں ہے اور بڑے بے شرم ہیں وہ لوگ جو ہر ایک بات میں اہل کتاب کی تقلید کرکے یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی نیشن اُن کی نیشن میں غرق ہو جائے۔

وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَا بَكْرٍ۔ دادا کو باپ کی طرح ترکہ دلانے میں ابوبکرؓ کا خلاف کسی صحابی سے منقول نہیں ہوا (بلکہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُس پر سکوت کیا گویا اجماع سکوتی ہو گیا)۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ۔ جب عید کا دن ہوتا تو آپ عیدگاہ کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے پلٹ کر آتے (تاکہ دونوں رستوں کے لوگ مسلمانوں کی شوکت کو دیکھیں۔ وہاں کی مخلوقات اُن کی عبادت کے گواہ ہوجائیں دونوں رستے آباد اور درست رہیں)۔

وَلَا تَعِدْهُ فَتُخْلِفَهٗ۔ وعدہ کرکے پھر اُس کا خلاف نہ کر اسی خیال سے کہ شاید وعدہ پورا نہ ہو سکے اُسکے ساتھ ان شاء اللہ ملا لینا ضروری ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وعدہ کرتے وقت یہ نیت نہ رکھو کہ اُس کا خلاف کریگا کیونکہ یہ منافقوں کا شیوہ ہے جمہور علماء وعدے کو پورا کرنا مستحب سمجھتے

ہیں اور اُس کا خلاف کرنا سخت مکروہ جانتے ہیں، اور بعضے علماء نے واجب کہا ہے اور وہی صحیح ہے کیونکہ قرآن میں اُس کے لئے امر کا صیغہ وارد ہے اور وعدے کا خلاف کرنا منافق کی نشانی قرار دی گئی ہے)۔

أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ وَأَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيهِ فَكِلْهُ۔ تین طرح کے کام ہیں ایک تو وہ جسکا اچھا ہونا صاف صاف معلوم ہے (اُس میں کسی کا اختلاف نہیں) اُس کو بجا لاؤ جیسے نماز روزہ صدقہ خیرات رحم شفقت صبر وغیرہ) دوسرے وہ جس کا بُرا ہونا صاف صاف معلوم ہے (سب کے نزدیک وہ کام بُرا ہے مثلاً زنا چوری شراب خواری قمار بازی جھوٹ غیبت طوفان ظلم و تعدی ناحق ایذا دہی) اُس سے بچا رہ تیسرے وہ کام جس میں اختلاف ہے (کوئی اُس کو جائز کہتا ہے کوئی ناجائز مثلاً مجلس میلاد و اموات سے توسل قبروں پر جاکر دعا کرنا) اُس کو خدا کے سپرد کر (نہ اُس کو جائز کہہ نہ ناجائز اور اس کام سے الگ رہ، احتیاط اور تقویٰ یہی ہے بعضوں نے کہا ما اختلف فیہ سے مراد متشابہ آیتیں ہیں یا قیامت وغیرہ اُنکا علم اللہ ہی کے سپرد کر خواہ مخواہ اُن کی تفسیر اپنے دل سے مت کر)۔

اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ۔ تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے وہ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے (جب اُن میں نا اتفاقی پیدا ہوئی تو دشمن غالب آئے اُن کو تباہ اور برباد کر دیا۔ طیبی نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو کفر اور بدعت تک پہنچا دے لیکن فروعات مسائل میں اختلاف کرنا اور اظہار حق کے لئے مناظرہ کرنا اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں مراد آنحضرتؐ کی اس اختلاف سے وہ اختلاف ہے جس سے دشمنی پیدا ہو اور اُس کی وجہ سے قوم پر خرابی آئے دشمن غالب ہو جائیں محبت اور اتفاق اور ہمدردی کے ساتھ جو اختلاف ہو وہ ضرر نہیں کرتا جیسے صحابہ اور تابعین کا طریق تھا کوئی رفع یدین کرتا کوئی نہ کرتا کوئی آمین پکار کر کہتا کوئی آہستہ کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا کوئی ناف پر کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھتا کوئی بیس رکعت کوئی جوتے اتار کر نماز پڑھتا کوئی جوتے سمیت اور اس اختلاف کے ساتھ آپس میں وہ ہمدردی اور محبت تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر جان دیتا تھا اُسکو اپنا بھائی سمجھتا تھا اب ہمارے زمانہ میں اس کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہیے مسلمانوں پر یہ آفت آئی ہے کہ جہاں ایک ذرے سے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو لگے دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اُس کی جان کے دشمن بن گئے بلکہ کافروں کے ساتھ مل کر اُسکو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہو گئے یہ صریح بے ایمانی ہے اور اللہ اور اُسکا رسول ایسے نام کے مسلمانوں سے سخت بیزار ہے ہم نے اپنی آنکھ سے بعضے لکھے پڑھے لوگوں کو دیکھا معلوم نہیں اُن کی عقل پر کیا پردہ پڑا ہے کہ وہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو مسلمانوں کے زمرے سے خارج سمجھتے ہیں اور یہ غور نہیں کرتے کہ اگر حدیث پر عمل کرنے والے مسلمان نہ ہوں تو تمام صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین ۲۰۰ھ ہجری تک جب تک تقلید شخصی کا رواج نہ تھا زمرہ اہل اسلام سے خارج ہوئے جاتے ہیں بالفرض تقلید شخصی جائز یا واجب

بھی ہو تب بھی اُس کے تارک کافر یا فاسق نہیں ہو سکتے
کسر سنے کہ یہ وجوب اختلافی ہوگا جیسے وتر کا وجوب
یا ایفائے وعدے کا وجوب اور واجب اختلافی کا
ترک کرنے والا ہرگز قابل ملامت نہیں ہو سکتا
اسی طرح بعضے اہل حدیث میں سے جاہل اور ان پڑھ لوگ
حنفی اور شافعی لوگوں کو اہل اسلام سے خارج
سمجھکر ان سے اخوت اسلامی کا برتاؤ نہیں کرتے ۔
جہانتک ہو سکتا ہے اُن سے دشمنی کرتے ہیں
اماموں اور مجتہدوں کے حق میں ناشائستہ اور
بدتہذیبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں یہ دونوں
فریق سخت سزا دہی کے اور لعنت ملامت کے
قابل ہیں حنفی اور شافعی غایت درجہ یہ ہے کہ
ایک بدعت میں گرفتار ہیں وہ بھی بدعت اختلافی
اور بدعت اختلافی کی وجہ سے آدمی کافر یا فاسق
نہیں ہو سکتا جیسے کوئی مجلس میلاد کرے، یا
بزرگوں کی زیارت کے لئے سفر کرے ایسا شخص
بالاتفاق مسلمان اور ہمارا بھائی ہے، بہرحال اب
تو بھی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے
جب چار طرف سے اُن کو ملحدوں نے گھیر لیا ہے
اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہ
رہے ایسے سخت وقت میں جتنے مسلمان اصول
اسلام کے قائل ہیں مثلاً خدائے واحد کو مانتے
ہیں رسالت کو برحق سمجھتے ہیں فرشتوں اور اللہ
کی کتابوں کو مانتے ہیں حشر اجساد اور قیامت
پر یقین رکھتے ہیں اُن کو آپس میں بھائیوں کیطرح
برتاؤ کرنا چاہئے اور ایک کو دوسرے کی مدد اور
ہمدردی کے لئے مستعد رہنا چاہئے البتہ جو
لوگ اصول اسلام کا انکار کرتے ہوں مثلاً
نیچری اور دہری وغیرہ اُن کو جماعت اسلام
سے خارج کر دینا چاہئے اور کافروں کی جماعت
میں شریک سمجھنا چاہئے تمام علمائے امت محمدی کو اس
زمانہ میں یہ اصول مستحضر رکھنا اور عوام کو اُس پر
عمل کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے)۔

تَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ۔ اُس کی پسلیاں اُلٹ پلٹ
ہو جائیں گی (ادھر کی پسلیاں اُدھر آجائیں گی ایسا
قبر دبوچے گی)۔

اَکْرَہُ الْاِخْتِلَافَ۔ میں اختلاف کو برا جانتا ہوں
(یعنی دینی اختلاف جو نفسانیت کی راہ سے ہو اور
ایک دوسرے کی تضلیل یا تفسیق کیطرف مؤدی
ہو جیسے ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)۔

یَخْتَلِفُ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ۔ جو بنی قریظہ کے پاس
آیا جایا کرتا تھا۔

اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ جب تم
قرآن میں کچھ اختلاف کرو (یعنی اعراب اور حرکات
سکنات وغیرہ میں جیسے حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کے محاورں
میں اختلاف ہے)۔

فَاخْتَلَفْنَا بَیْنَنَا۔ ہم نے آپس میں اختلاف کیا
کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہنا چاہئے یا کل ۳۳ بار یا سیکڑہ
کو تکبیر سے پورا کرنا چاہئے یا اور کسی کلمہ سے۔

هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا
فِیْهِ۔ اللہ نے یہی جمعہ کا دن یہود اور نصاریٰ
کے لئے مقرر فرمایا تھا لیکن انہوں نے اختلاف
کیا (یہود نے ہفتہ کا دن پسند کیا اور نصاریٰ نے
اتوار کا دن ہم مسلمانوں کو اللہ نے اُسی دن کی
توفیق دی جو اُس نے عبادت کے لئے مقرر
کیا تھا بعضوں نے کہا اللہ نے اُن کو یہ حکم دیا تھا
کہ ہفتہ میں ایک دن عبادت کا مقرر کریں تو یہود
نے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے ٹھہرایا کیونکہ اس

دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن پسند کیا کیونکہ اُس دن اللہ تعالیٰ نے عالم کی خلقت شروع کی اور مسلمانوں نے جمعہ کا دن اختیار کیا کس لئے کہ اللہ نے جمعہ ہی کے دن آدمی کو بنایا

سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنْ اِخْتِلَافِ أَصْحَابِيْ۔ میں نے پروردگار سے پوچھا میرے صحابہ جو اختلاف کریں (یعنی مسائل فرعیہ میں تو یہ اختلاف مضر نہیں ہو جس صحابی کی تقلید کرو ممکن ہے)۔

اِخْتِلَافُ أُمَّتِيْ رَحْمَةٌ۔ میری امت کا اختلاف (یعنی مسائل قیاسی میں مجتہدوں کا اختلاف) رحمت ہے اس کی وجہ سے لوگوں پر آسانی ہوگی سارے سر کا مسح نہ ہو سکا تو چوتھائی سر کا کر لیا، یا اُس سے بھی کم کا، ظہر عصر مغرب عشا کو علیحدہ علیحدہ نہ پڑھ سکے تو دو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا موزوں کا مسح جبتک چاہے بلا تحدید اور توقیت کرتے رہو جیسے امام مالک کا قول ہے، کنز العمال میں اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہے اِخْتِلَافُ عُلَمَاءِ أُمَّتِيْ رَحْمَةٌ مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی، نہ اُس کی سند کا حال معلوم ہے۔

خَلَفَ فَمُهٗ۔ اُس کے منہ کی بدبو بدل گئی۔

نَوْمَةُ الضُّحٰى مَخْلَفَةٌ لِلْفَمِ۔ دن چڑھے سونا منہ کو بدبودار کرتا ہے۔

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً۔ خلافت (میرے بعد) تیس برس تک ہے ابوبکر صدیق رضؓ کی دو برس تین مہینے نو دن، حضرت عمر رضؓ کی ساڑھے دس برس پانچ دن حضرت عثمان رضؓ کی بارہ دن کم بارہ برس، حضرت علی رضؓ کی تین مہینے کم پانچ برس، امام حسن رضؓ کی سنہ ہجری میں اخیر رمضان سے لے کر نصف جمادی الاولیٰ سنہ ہجری تک یہ سب ملا کر تیس برس ہوئے۔

اِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ۔ اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ہو سکتا ہے) مجھ سے جو بہتر تھے (ابوبکر صدیق رضؓ) وہ خلیفہ کر گئے تھے نووی نے کہا خلافت کئی طرح سے صحیح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ خلیفہ خود کسی کو خلیفہ بنا دے دوسرے یہ کہ اہل حل وعقد یعنی علماء اور عمائد اور امراء اپنی رائے سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں۔ تیسرے یہ کہ خلافت مشورے پر چھوڑ دی جائے، جیسے حضرت عمر نے کیا تھا اور خلیفہ مقرر کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

میں :۔ کہتا ہوں یہ ایسا فرض ہے کہ صحابہ نے اُس کو آنحضرت ﷺ کی تجہیز و تکفین پر مقدم کیا تھا اور افسوس ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں اس ضروری فرض کو ترک کر رہے ہیں بلکہ اُس کی کچھ پرواہ تک نہیں کرتے اور فضول باتوں کیلئے ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں کسی نے گانا سن لیا تو بس اُس کو فاسق کہدیا، کسی نے شادی یا عید یا خوشی کی رسم میں باجہ بجوایا تو اُس کو بدعتی قرار دیکر اُس کی ملاقات ترک کر دی اِن بیوقوفوں کو اتنی خبر نہیں ہے کہ گانا یا بجانا تو ایک طائفہ علماء کے نزدیک جائز ہے مگر تم جو فرض کو ترک کر رہے ہو اس پر شرمندہ نہیں ہوتے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو پر اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا واہ کیا انصاف ہے اُس پر دعوئے مسلمانی کیا زیب دیتا ہے۔

اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَّا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا

اَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَأُوْهُ۔ اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ کر جاؤں پھر تم اُس کی نافرمانی کرو تو تمکو عذاب ہوگا (اس لئے کہ تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور پیغمبر کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے) تم ایسا کرو کہ حذیفہ جو حدیث تم سے بیان کرے اُس کی تصدیق کرو اور عبداللہ بن مسعود رض قرآن میں جو پڑھائے اُس کو پڑھو (اُن کی قرأت صحیح ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت ص کی زبان سے قرآن سیکھا تھا اور اسی لئے جب حضرت عثمان رض نے سب لوگوں سے اُن کے مصحف لے لئے تو عبداللہ نے اپنا مصحف نہیں دیا کس لئے کہ اُن کو اُس کی صحت پر پورا اطمینان تھا)۔

فَاِنَّهُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اِخْتِلَافًا۔ آج تم لوگوں میں خود سخت اختلاف ہے (مراد وہ فتنے ہیں جو صحابہ میں ہوئے)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ۔ جو کوئی بیٹھ رہنے والوں میں سے کسی مہاجر کے گھر والوں میں اُسکا قائم مقام بنے (اُس کے گھر کے کام کاج کرے) تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ۔ تو پرانا کرے (کپڑے کو پہن کر) اور اللہ اُس کے بدل دوسرا کپڑا تجھ کو پہنائے۔

اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔ آنحضرت ص (جب غزوۂ تبوک میں جانے لگے تو) عبداللہ ابن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے مدینہ میں) اپنا خلیفہ کر گئے (اور حضرت علی رض کو خلیفہ نہیں کیا حالانکہ اُن کو بھی مدینہ میں چھوڑ گئے تھے کس لئے کہ گھر کے سب کاروبار اُن کے سپرد کئے تھے۔

اب شیعہ کا استدلال اس حدیث سے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی حضرت علی رض کی خلافت بلافصل پر صحیح نہ ہوگا کیونکہ ابن ام مکتوم رض کو حضرت علی رض کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنا خلیفہ کیا معلوم ہوا کہ حدیث سے خلافت بلافصل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تشبیہ ہے حضرت موسٰیؑ اور ہارون کے ساتھ جیسے حضرت موسٰیؑ نے حضرت ہارون کو کوہ طور جاتے وقت اپنا جانشین کیا تھا ویسا ہی آنحضرت ص نے بھی تبوک کو جاتے وقت اپنے گھر والوں کی حفاظت اور نگرانی کے لئے حضرت علی رض کو اپنا جانشین بنایا البتہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے الا انہ لا نبی بعدی، اور اسی لئے محققین اہل حدیث نے تفضیل شیخین میں جمہور کی مخالفت کی ہے اور اس کو اللہ تعالٰے کے سپرد کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اُسکے نزدیک کون افضل ہے کیونکہ نصوص متعارض ہیں۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی سے حضرت ابوبکر صدیق رض کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے اور لو کان بعدی نبی لکان عمر سے حضرت عمر رض کی فضیلت، اب اللہ ہی اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے کہ کون ان تینوں میں افضل ہے)۔

فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا۔ ایک وہ شخص جو لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر اُن سے کچھ مانگا لیکن انہوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص اُن لوگوں میں سے اُن سے آگے

بڑھ گیا اور پوشیدہ جا کر مانگنے والے کو کچھ دیدیا
ایک روایت میں فتخلّف رجلٌ علیٰ اعینہم
یعنی اُن کی نگاہوں سے آگے بڑھ گیا اور تنہائی
میں اس کو جا کر کچھ دیا۔
لا خلف علیٰ کلِّ غائبۃٍ لِی بخیرٍ۔ اور ہر غائب
چیز پر بہتری کے ساتھ میرا خلیفہ بن (یعنی اُس
کی..... حفاظت اور نگرانی کرتا رہ)
واخلف لی خیراً منہا۔ اُس سے بہتر مجھ کو
بدل دے۔
واختلف۔ عبیدہ اور ولید میں ضربیں مختلف
ہوئیں یعنی ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا۔
انّ فینا اھل البیت فی کلّ خلفٍ عدولاً۔
ہم اہل بیت کے لوگوں میں ہر زمانہ میں یعنی ہر
گروہ میں جو ہمارے بعد آئیں گے چند اچھے شخص
پیدا ہوں گے، عرب لوگ اچھے لڑکے کو خلفُ
صدقٍ کہتے ہیں بہ فتحہ لام، اور بُرے نالائق لڑکے کو
خلفُ سوءٍ بہ اسکان لام۔
شجرۃٌ فی الجنّۃ لہا اخلافٌ کاخلافِ
البقر۔ بہشت میں ایک درخت ہے اُس کے
تھن گائے کے تھنوں کی طرح ہیں
یخلف ثمنہٗ بیدٖ بیدٍ۔ اُس ہدی کی قیمت
ایک معتبر ایماندار شخص کے پاس چھوڑ دے وہ اُس کے ویسا ہی جانور خرید کر مکہ میں
قربانی کر دے۔ یجیئی بلا اختلافٍ فی الذّات و لا اختلافٍ فی المعنی
اس کی ذات میں اختلاف نہیں ہے نہ ماہیت میں۔
من اختلف الی المساجد اصاب احدی
الثّمان۔ جو شخص مسجد میں (نماز کے لئے) آتا جاتا
رہے اُس کو آٹھوں بہشتوں میں سے ایک بہشت
ملے گی۔
کنت اختلف الی ابن ابی لیلیٰ۔ میں ابن لیلیٰ
کے پاس آتا جاتا رہتا۔
اللّٰھمّ انت الخلیفۃ فی السّفر۔ یا اللہ میرے
سفر میں جانے پر میرے گھر بار بال بچوں میں تو ہی
میرا خلیفہ ہے (تو ہی اُن کا محافظ نگہبان ہے)۔
السّلام علیک یا رابع الخلفاء۔ تم پر سلام
ہے اے چوتھے خلیفہ (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت
علی رضؓ سے فرمایا جب وہ آنحضرت صؐ کے ساتھ
مدینہ کے ایک رستہ میں جا رہے تھے)۔

عــہ یہ روایت امامیہ کی کتابوں میں ہے ۱۲ منہ

خَلْقٌ۔ پیدا کرنا اندازہ کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں خلقت
الادیم ثمّ فریتہ۔ میں نے چمڑے کا اندازہ کر لیا
پھر اُس کو کاٹ ڈالا۔
خلوقٌ اور خلوقۃٌ۔ چکنا ہموار کرنا، پرانا ہونا۔
خلیقٌ۔ پرانا، اُس کی جمع اخلاقٌ ہے
خُلُقٌ۔ عادت، طبیعت، خصلت، وہ قوت جس
سے افعال بسہولت صادر ہوں بن سوچے اور
فکر کئے ہوئے، اُس کی جمع بھی اخلاقٌ ہے۔

عــہ بضمہ لام و بسکون لام ۱۲ منہ

خالقٌ۔ اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ
سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اُس نے پیدا
کرنے سے پہلے اُن کا اندازہ کر لیا تھا یعنی تقدیر،
ھم شرّ الخلق و الخلیقۃ۔ خارجی لوگ سب
آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں: بعضوں نے
کہا خلق اور خلیقۃ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی
سب مخلوقات میں بدتر ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ
خارجی تمام مسلمانوں کو کافر اور ان کا قتل جائز سمجھتے
ہیں اور جن سے اسلام نکلا اُنہی کو کافر سمجھتے ہیں۔
آنحضرت صؐ کے آل اولاد ہی کو دشمن ہیں کمبخت خدا
غارت کرے)۔
لیس شیءٌ فی المیزان اثقل من حسن
الخلق۔ اعمال کے ترازو میں خوش خلقی سے

زیادہ کوئی نیکی بھاری نہ ہو گی (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔

اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ جو بات اکثر لوگوں کو بہشت میں لے جائے گی وہ خوش خلقی اور پرہیزگاری ہے (خوش خلقی سے خلقت خدا خوش ہوتی ہے اور پرہیزگاری سے پروردگار کی خوشی ہوتی ہے جب یہ دونوں باتیں آدمی میں ہوئیں تو پھر کیا ہے بیڑا پار ہے)۔

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔ آدمی خوش خلقی کی وجہ سے اُس شخص کا مرتبہ پاتا ہے جو روزہ رکھتا ہو رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہو۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ میں اسلئے (پیغمبر بنا کر) بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں (شریعت محمدی کیا ہے تمام اچھے اخلاق کا مجموعہ ہے جن سے آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتی ہیں بعضے بیوقوف کم عقل شریعت کی باتوں کی حکمت اور غایت تک نہیں پہونچ سکتے تو انکو بیفرت سمجھتے ہیں اگر نظر غائر سے دیکھیں محمدی کی سب باتیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم کے موافق ہیں اور ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں ان حکمتوں کو بیان کر دیا ہے تمام حکما اور فلاسفہ اور اگلے عقلمند لوگ اس پر متفق ہیں کہ دنیا میں دو ہی علم ایسے ہیں جن کی آدمی کو سخت ضرورت ہے باقی علوم و فنون صرف تفریح طبع ہیں ایک علم اخلاق دوسرے علم طب کیونکہ آدمی دو چیزوں سے مرکب ہے روح اور جسم روح کی حفظ صحت اور تکمیل علم اخلاق سے ہوتی ہے اور جسم کی صحت اور تکمیل علم طب سے شریعت محمدی بالذات تکمیل روح کے لئے آئی ہے اور قرآن و احادیث میں یہ علم بھرا ہوا ہے اور کہیں کہیں احادیث میں طب کے مسائل بھی مذکور ہیں ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کو ان دونوں علموں کی تعلیم ضروری اور مقدم سمجھیں یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم اخلاق یا علم طب اسی وقت آدمی کو مفید ہوتے ہیں جب اُن پر عمل کرے اور اُن کے قواعد کے موافق اپنی زندگی گذارے ورنہ صرف پڑھ لینے یا کتابوں کے ورق اُلٹنے سے آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسا آدمی جاہل سے بھی بڑھ کر قابل ملامت اور سرزنش ہے کیونکہ اُس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں تباہ کیا، ایک حکیم سے پوچھا حکمت کسکو کہتے ہیں، اُس نے کہا علم اور عمل دونوں کو، اب جو شخص علم رکھتا ہو لیکن اُس پر عمل نہیں کرتا وہ حکیم نہیں ہے اور نہ وہ عزت اور عظمت کے لائق ہے ہمارے زمانہ میں بعضے نوجوان کم عقل مسلمانوں کو یہ خبط ہو گیا ہے کہ تعلیم کی ترقی پر وہ جان دیتے ہیں اُسی میں شب و روز مصروف ہیں لیکن تربیت اور تحسین اخلاق کی طرف اُن کو مطلق توجہ نہیں ہے اس قسم کی تعلیم خود متعلمین اور نیز حکومت کے حق میں سم قاتل سے کم نہیں ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بدمعاش خونی آدمی کو ہتھیاروں سے مسلح کر دیا وہ اور زیادہ ڈاکہ اور خونریزی کریگا یا ایک مکار خائن شخص کو بچنے کی بہت سی تدبیریں سکھا دیں وہ اور زیادہ خیانت اور چوری اور مردم آزاری

کرے گا لا حول ولا قوۃ الا باللہ)۔

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ۔ آنحضرتؐ کا خلق قرآن تھا، (یعنی تمام افعال اور عادات اور اطوار آپ کے قرآن کے موافق تھے) بس قرآن اور صحیح بخاری اگر آدمی سمجھ کر پڑھ لے اور اُن پر عمل کرے تو کافی ہے اب زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے یہی دو کتابیں وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ معتبر اور صحیح ہیں، بعضوں نے اس حدیث کے معنی یہ کیے ہیں کہ قرآن میں آپ کا صاحب اخلاق حمیدہ ہونا مذکور ہے جیسے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔

مَنْ تَخَلَّقَ لِلنَّاسِ بِمَا یَعْلَمُ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَیْسَ مِنْ نَفْسِہٖ شَانَہُ اللّٰہُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنا ایسا خلق دکھلائے جو اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ وہ اُس کے نفس میں نہیں ہے (مثلاً دل میں تو حسد اور تکبر اور خیانت اور چوری اور بے صبری اور حرص اور طمع بھری ہو مگر لوگوں میں اپنے نیک نفسی اور عاجزی اور بے طمعی اور دیانت اور امانت ظاہر کرے) تو اللہ تعالےٰ اُس کو عیب دار کر دیگا۔ (اُسکا عیب ایک نہ ایک دن لوگوں پر کھول دیگا دنیا بھی عجب پرکھیا ہے اچھا آدمی آخر اچھا ہی رہتا ہے اور مرے بعد بھی قیامت تک لوگ اُس کی ثنا اور تعریف کرتے رہتے ہیں مگر جھوٹا خائن بے ایمان آدمی کتنی ہی پرہیزگاری جتلائے آخر لوگوں پر اُس کا حال کھل جاتا ہے)۔

خَلْقًا وَّ خُلُقًا۔ صورت اور سیرت۔

لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ۔ اُن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے (بس دنیا ہی میں اُنکو جو ملا وہ ملا)۔

وَاَمَّا طَعَامٌ لَمْ یُصْنَعْ اِلَّا لَکَ فَاِنَّکَ اِنْ اَکَلْتَہٗ اِنَّمَا تَاْکُلُ مِنْہُ بِخَلَاقِکَ۔ لیکن وہ کھانا جو خاص تیرے واسطے تیار کیا جائے اگر تو اُس میں سے کھائے تو اپنے دین کا ایک حصہ دیکر اُس کو کھاتا ہے (یعنی اُسکا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ دین فروشی ہے۔ یہ ابی بن کعب رضؓ نے اُس شخص سے کہا جس کو انہوں نے قرآن پڑھایا تھا اور اُس نے اُن کے لئے کھانا تیار کیا تھا، امام احمدؒ اور ایک طائفہ علماء کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست نہیں اور امام ابوحنیفہؒ اور ایک طائفہ علما نے اسکو جائز رکھا ہے)۔

اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ یہ سب بنا ہوا ہے (اپنی جھوٹ ہے)۔

فَدَخَلَ عَلِیٌّ وَاَنَا اَخْلُقُ اَدِیْمًا۔ حضرت علیؓ اندر آئے اُس وقت میں ایک چمڑا بیت رہی تھی (اُس کا اندازہ کر کے اُسکو کاٹنے والی تھی)۔

اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ۔ پرانا کر پھاڑ، ایک روایت میں اَخْلِفِیْ ہے فا سے یعنی اُس کے بدل دوسرا کپڑا پہن۔

اِنَّ ھٰذَا اَخْلَقُ۔ یہ تو پرانا ہے۔

وَاِنْ کَانَ خَلِیْقًا۔ بے شک زید بن حارثہ امارت کے لائق تھا۔

اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔ جو تم نے بنایا (مورت تیار کی) اب اُسکو زندہ بھی کرو (اُس میں جان بھی ڈالو یہ اُن سے نہ ہو سکیگا اور اُس پر عذاب ہوگا)۔

ذَھَبَ یَخْلُقُ۔ وہ چلا پیدا کرنے (صورت بنانے حالانکہ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے) فتنی نے کرمانی

سے نقل کیا اس حدیث سے تصویر کی حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ چھت پر ہو یا دیوار پر یا فرش پر خواہ جس کی تصویر ہو وہ شخص دنیا میں ہو یا نہ ہو (یعنی صرف فرضی تصویر ہو جب بھی ناجائز ہے)۔

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهَا۔ جب اُس کی صورت بنانے لگا۔

خَلَقْتُ بِيَدَیَّ۔ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا (اُس کو سجدہ نہیں کرتا ایسا تو کہاں کا بڑا آیا، اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسے اُس کے ذات پاک کو لائق ہیں کیونکہ اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ درست نہیں ہو سکتا، دوسری آیت میں بھی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ، دوسرے یہ کہ قدرت سے تو سب پیدا ہوئے ہیں یہاں تک کہ شیطان بھی پھر حضرت آدمؑ کو فضیلت کیا ہوئی اور یہاں اُن کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے، ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالےٰ نے اپنے دستِ خاص سے تیار کیں ایک آدمؑ کا پُتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا، دوسرے توراۃ شریف اپنے ہاتھ سے لکھی، تیسرے جنۃ العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے، سبحان اللہ معلوم نہیں پچھلے متکلمین کو کیا ہو گیا ہے ہاتھ اور منہ سب کی تاویل کئے جاتے ہیں اور تعجب تو کرمانی اور عینی اور ابن حجر پر ہوتا ہے کہ باوصف علم حدیث رکھنے کے ان متکلمین کے دام فریب میں پھنس گئے اور سلف کے برخلاف واہی تاویلیں کرنے لگے، امام ابو حنیفہ رح نے صاف ان متکلمین پر رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ید کی تاویل قدرت سے اور وجہ کی تاویل ذات سے نہیں کرنا چاہئے یہ قدریہ اور معتزلہ کا طریق ہے اب جو ابن تیمیہ حنفی کہے اور پھر ابو حنیفہ رح کے اصول عقائد میں مخالفت کرے اُس کو کیا سمجھنا چاہئے سوا اس کے کہ وہ جھوٹا ہے اور درحقیقت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ بِيَدِهٖ۔ آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔

بَابُ تَخْلِيْقِ السَّمٰوٰتِ۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کو پیدا کرنا اس باب میں اُسکا بیان ہے۔

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا حالانکہ پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی نہیں ہے مگر یہ جمع بالفرض ہے یا خلق کا معنی یہاں نقشہ بنانے کا ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خِيَارِهِمْ۔ اُس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا (یعنی جن وانس کو) پھر مجھ کو بہتر مخلوق میں رکھا یعنی انس میں۔

عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ یا خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ ایک آدمی کی عادت اور طبیعت پر یا ایک آدمی کی پیدائش پر (یعنی سب بہشتیوں کی سیرت ایک ہی طرح کی ہوگی اُن میں آپس میں بغض و حسد نہ ہوگا یا سب کی صورت ایک طرح کی ہوگی، یعنی سب گورے نورانی صورت اور سب کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے برابر ہونگے)۔

اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔ ہر دین والوں کی ایک غالب خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی غالب خصلت حیا اور شرم ہے (تو جس میں حیا اور شرم نہیں اس میں اسلام کی اصلی

خصلت نہیں ہے)۔

إِذَا نَظَرَ إِلَى مَنْ فُضِّلَ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ۔ جب اُس کی طرف نظر ڈالے جو دولت اور حسن صورت میں اُس سے بڑھ کر ہو۔

اَلْمَعْرُوْفُ وَالْمُنْكَرُ خَلِيْقَتَانِ۔ اچھی اور بُری خصلت یا اچھا اور بُرا کام دونوں اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں (خیر و شر سب کا خالق وہی ہے) براکام کہتا ہے مجھ سے بچے رہو لیکن لوگ ہیں کہ اُس سے لپٹے جاتے ہیں۔

وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَخْلَقُ مِنَ الْمَالِ۔ معاویہ تو ننگا ہے اُس کے پاس ٹکا نہیں دوسری روایت میں یوں ہے وأما معاوية فصعلوك معاویہ تو مفلس قلاش ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حَجَرٌ أَخْلَقُ چکنا پتھر جو صاف رہے اُس پر کوئی چیز اثر نہ کرے۔

لَيْسَ الْفَقِيْرُ الَّذِيْ لَا مَالَ لَهُ إِنَّمَا الْفَقِيْرُ الْأَخْلَقُ الْكَسْبِ۔ حقیقت میں فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ ہو (وہ تو بادشاہ ہے) بلکہ فقیر وہ ہے جس کی کمائی ایک ہی حال پر قائم رہے اُس میں کبھی نقصان یا گھاٹا نہ ہو، دکیونکہ نقصان اور گھاٹا اگر ہوا اور اُس پر صبر کرے تو ثواب پائے گا، مطلب یہ ہے کہ فقیری اور محتاجی دنیا کی محتاجی نہیں ہے دنیا تو چند روزہ ہے مرے بعد فقیر اور بادشاہ دونوں یکساں ہیں بلکہ درحقیقت محتاج وہ ہے جس کو آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے ہمیشہ دنیا میں اُس کی عیش و عشرت سے گذرے اُس کی آمدنی میں بھی کوئی خسارہ نہ ہوا ہو ایسا آدمی آخرت میں بے نصیب ہوگا تو درحقیقت مفلس اور محتاج وہی ہے)۔

كُتِبَ لَهُ فِي امْرَأَةٍ خَلْقَاءَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ كَانُوْا عَلِمُوْا بِذٰلِكَ يَعْنِيْ أَوْلِيَاءَهَا فَأَغْرِمْهُمْ صَدَاقَهَا لِزَوْجِهَا۔ عمر بن عبد العزیز کو اُن کے عامل نے ایک عورت کے مقدمہ میں لکھا جس کی فرج کا سوراخ بند تھا (اُس سے جماع نہ ہو سکتا تھا) انہوں نے جواب میں لکھا اگر اس عورت کے وارثوں کو اس کا علم تھا (کہ اُس کی فرج کا سوراخ بند ہے اور اُس پر بھی انہوں نے اُسکا نکاح کر دیا) تو وہ اُس مہر کے ضامن ہوں گے جو خاوند نے دیا ہے (اس قدر روپیہ خاوند کو اُن سے دلایا جائیگا)۔

خَلُوْقٌ۔ ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اُسکا رنگ اکثر سرخ یا زرد ہوتا ہے بعضی حدیثوں سے مرد کے لئے بھی اس کی اباحت ثابت ہے اور بعضی حدیثوں سے ممانعت نکلتی ہے لیکن ممانعت کی حدیثیں زیادہ ہیں اور شاید یہ ناسخ ہیں اُن حدیثوں کی جن سے اباحت نکلتی ہے، وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ خلوق خاص عورتوں کی خوشبو ہے تو اس کو لگانے میں گویا عورتوں سے مشابہت کرنی ہے میں:۔ کہتا ہوں شادی میں دولھا زرد یا سرخ خوشبو لگا سکتا ہے اور یہ اباحت خاص دولھا کے لئے ہے نہ اوروں کے لئے، اور یہی وجہ ہے کہ ابتک ہند میں مہندی کی رسم ہے یعنی دولھا کو نکاح کے قریب مہندی لگاتے ہیں اُس کے کپڑے زرد زعفران سے رنگتے ہیں جس کو مانجھ کہتے ہیں اور جن لوگوں نے اُس کو ہندوؤں کی رسم قرار دیکر منع کیا ہے اُن کو اُس کی خبر نہیں

آنحضرت م کے عہد میں اس کا رواج تھا چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف پر یہی رنگ دیکھ کر آپ نے سبب پوچھا انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے بعضوں نے کہا عبدالرحمٰن نے خود یہ خوشبو نہیں لگائی تھی بلکہ دولہن کے ساتھ جسم اور کپڑے کے لگنے سے اُن پر اس خوشبو کا نشان پڑ گیا تھا مگر اس تاویل کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ۔ مجھ پر زرد خوشبو لگی ہوئی تھی۔

تَخَلَّقَ۔ زرد خوشبو لگائی۔

وَرَاٰی عَلَیْہِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَاَۃٌ۔ ایک شخص پر زرد خوشبو دیکھی اُس سے پوچھا کیا تیری عورت ہے (یعنی اگر تیری عورت ہو اور اُس کی خوشبو تیرے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے تو معذور ہے)۔

اَلْعَمُوْدُ الْمُخَلَّقُ۔ ستون خوشبو لگا ہوا۔

وَلَا یَخْلَقُ مِنْ کَثْرَۃِ الْوُجُوْدِ۔ وہ خداوند موجودات کی کثرت سے کبھی پرانا نہیں ہوتا۔ (بلکہ ہمیشہ ایک ہی حال پر ہے اُس کو تغیر نہیں ہے)۔

اَلْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ۔ زرد خوشبو میں لتھڑا ہوا (یعنی ہمیشہ بے ضرورت ایسی خوشبو لگانے والا کیونکہ یہ تکبر اور غرور اور رعونت کی نشانی ہے اور عورتوں کی مشابہت ہے)۔

ھُوَ کَالْجَمَلِ الْمُخَلَّقِ۔ وہ اچھے پورے اونٹ کیطرح تھا (یعنی ابو جہل لعین)۔

وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ۔ ابر پہلے تو ٹکڑے ٹکڑے تھا پھر جمع ہو گیا برسنے کے لائق ہو گیا۔

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاکُمْ سَحَابُہٗ وَاَنْدَقَ بِکُمْ رَبَابُہٗ وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ۔ موت کے بادل نے تم کو ڈھانک لیا ہے اور موت کے ابروں نے تم کو گھیر لیا ہے اور پہلے الگ الگ تھے اب سب اکٹھا ہو گئے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَلُقَ اور اَخْلَقَ بِہٖ اور ہٰذَا مَخْلَقَۃٌ لِذٰلِکَ یعنی وہ اُس کے لائق ہے

وَلٰکِنَّہُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ۔ سورج گہن اور چاند گہن اللہ کے مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں (اُن کو عالم کے کون اور فساد میں کوئی دخل نہیں ہے جیسے نجومی لوگ خیال کرتے ہیں)۔

لَا تَسْتَخْلِقْ ثَوْبًا حَتّٰی تَرْقَعَہٗ۔ کسی کپڑے کو پرانا مت سمجھ جب تک اُس میں پیوند نہ لگائے (تو کپڑے میں پیوند لگانا آنحضرت م اور سلف صالحین کا طریقہ ہے حضرت عمر رض نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے)۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ الْحَدِیْثَ۔ اللہ نے بہشت کو دوزخ سے پہلے اور اطاعت کو معصیت سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے اور خیر کو شر سے پہلے اور زمین کو آسمان سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے اور سورج کو چاند سے پہلے اور نور کو ظلمت سے پہلے پیدا کیا (یہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)۔

وَتَحْشُوْہَا الْقَابِلَۃُ بِالْخَلُوْقِ۔ دائی اُس میں خوشبو بھر دے۔

قِیَامُ اللَّیْلِ تَمَسُّکٌ بِاَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ۔ رات کو عبادت کرنا پیغمبروں کی صفت ہے۔

اَکْرَہُ اَنْ اَتَّخِذَ ذٰلِکَ خُلُقًا۔ میں اس کو

پسند نہیں کرتا کہ اُس کی عادت کروں۔

مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّیْنِ حُسْنُ الْخُلُقِ ۔ دینداروں کی صفت خوش خلقی ہے، دوسری حدیث میں اُس کی تعریف یوں کی ہے کہ مزاج نرم رکھے ہر ایک سے جھک کر عاجزی سے ملے بات ملائمت کے ساتھ کرے ہنس مکھ رہ کر لوگوں سے ملے

خَلَقْتُ الْخَیْرَ وَاَجْرَیْتُهٗ عَلٰی یَدَیْ مَنْ اُحِبُّ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَاَجْرَیْتُهٗ عَلٰی یَدَیْ مَنْ اُرِیْدُهٗ ۔ میں نے خیر کو پیدا کیا اور جس کے ہاتھوں میں نے چاہا اُس کو چلایا (اُس سے خیر کا کام کرایا) اور میں ہی نے برائی کو پیدا اور جن کے ہاتھوں میں چاہتا ہوں اُس کو چلاتا ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاوَةَ ۔ اللہ ہی نے نیک بختی اور بدبختی بنائی۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ۔ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ ۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ ۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے لوح اور قلم کو بنایا۔

خَلٌّ ۔ سوراخ کرنا، خلال خاص کرنا، کم ہونا، دبلا ہونا سرکہ، دوست۔

خِلٌّ یا خُلٌّ ۔ خاص دوست یا جانی دوست جیسے خلیل یہ خُلّۃ سے نکلا ہے بمعنی محبت اور برادری خُلّۃ کا بھی وہی معنی ہے۔

خَلَّةٌ ۔ خصلت، عادت، احتیاج۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلْخَلَّةُ تَدْعُوْا اِلَی السَّلَّةِ یعنی احتیاج آدمی کو چوری پر مجبور کرتی ہے

خَلُوْلَةٌ اور خِلَالَةٌ ۔ بھی دوستی۔

خَلَلٌ ۔ خراب ہونا، جدا ہونا، دو چیزوں کے درمیان جو جائے خالی ہو۔

اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ ذِیْ خُلَّةٍ مِّنْ خُلَّتِهٖ ۔ میں ہر ایک دوست کی دوستی سے الگ ہوتا ہوں (فقط خدا ہی کی دوستی رکھتا ہوں یہ مرتبہ بہت اعلیٰ ہے جو انبیا اور خاص خاص اولیا کو حاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کسی دوست سے دلی تعلق اور محبت بجز خدا کے نہیں رکھتا یا کسی دوست پر بجز خدا کے مجھ کو اعتماد نہیں ہے یا بجز خدا کے کسی دوست پر میں اپنی حاجت پیش نہیں کرتا)

لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا ۔ اگر میں (بجز خدا کے) کسی بشر کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر صدیق رض کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی اور محبت جو اُن کے ساتھ ہے وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے (یعنی اسلامی دوستی اور محبت اُنکی سب سے زیادہ ہے)۔

اَلْمَرْءُ بِخَلِیْلِهٖ یا عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ ۔ آدمی اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یا دوست کے مذہب ملت پر ہوگا (تو سمجھ کر دوستی کرو کافر اور فاسق سے دوستی نہ لگاؤ ورنہ تم بھی اُس کے ساتھ خراب ہوگے) دوستی سے مراد دلی دوستی ہے نہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی یہ تو ہر ایک کے ساتھ ضرورت سے کر سکتا ہے البتہ جہاں دین کا نقصان ہوتا ہو وہاں نرمی اور خوش اخلاقی بھی منع ہے اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان فرماتا ہے اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ اور اَشِدَّاءُ عَلَی

الکفار۔ یعنی کافروں پر سخت اور تند غصیلے اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ، رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ مومنوں پر رحم دل نرمی کرنے والے۔

یَا رُبَّ یُحِبُّھَا خُلَّۃً لَوْ اَنَّھَا صَدَقَتْ۔ ارے خراب دوستی کاش وہ سچی ہوتی۔

فَیُھْدِیْ فِیْ خُلَّتِھَا۔ اپنے دوستوں میں اُسکو تحفہ دے۔

فَیُفَرِّقُھَا فِیْ خَلَائِلِھَا۔ آپ اُس کے گوشت کو حضرت خدیجہؓ کی دوست عورتوں میں تقسیم کرتے۔

اَللّٰھُمَّ سَادَّ الْخَلَّۃِ۔ یا اللہ احتیاج کو رفع کرنے والے، محتاج کی حاجت پوری کرنے والے۔

اَللّٰھُمَّ اسْدُدْ خَلَّتَہٗ۔ یا اللہ اس میت کے جن جن کاموں میں خلل رہ گیا ہو (اُس کا مطلب پورا نہ ہوا ہو) تو اُسکو بھر دے (پورا کر دے اُسکا نقصان رفع کر دے)

وَاللّٰہِ مَا عَدَا اَنْ فَقَدْنَاھَا اخْتَلَلْنَاھَا۔ خدا کی قسم اُس کے جانے کی دیر تھی کہ اُس کی احتیاج پڑی (پھر ہم اُس کو ڈھونڈنے اور طلب کرنے لگے)۔

عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُخْتَلُّ اِلَیْہِ۔ تم اپنے اوپر علم کو لازم کرو معلوم نہیں کب اُسکی احتیاج ہوتی ہے (کوئی علم ایسا نہیں جو بیکار ہو کبھی نہ کبھی اُس کی ضرورت پڑتی ہے)۔

اُتِیَ بِفَصِیْلٍ مَخْلُوْلٍ۔ ایک اونٹ کا بچہ لایا گیا جس کی زبان پر لکڑی لگی ہوتی تھی (جسکو خِلال کہتے ہیں وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے، بعضوں نے کہا مخلول سے موٹا مراد ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے حاملہ اونٹنی کے بچہ کو ثَمِنٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ خلال کی طرح دبلا اور لنبا ہوتا ہے، حریری کہتا ہے وَلِیْ بُنَیٌّ مُسْلَاتٌ کَاَنَّہٗ خِلَالَۃٌ اُس سے میرا ایک بچہ ہے خلال کی طرح دبلا پتلا نقیہ۔

کَانَ لَہٗ کِسَاءٌ فَدَکِیٌّ فَاِذَا رَکِبَ خَلَّہٗ عَلَیْہِ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے پاس فدک کی ایک کملی تھی جب آپ سوار ہوتے تو اُسی کو دونوں کنارے لکڑی یا لوہے سے جوڑ کر اوڑھ لیتے۔ (سبحان اللہ باوجودیکہ آپ ملک حجاز اور عرب اور شام کے حاکم تھے)۔

خَلَلْتُہٗ بِالرُّمْحِ۔ میں نے برچھے سے اسکو کونچا۔

فَتَخَلَّلُوْہُ بِالسُّیُوْفِ مِنْ تَحْتِیْ۔ لوگوں نے امیہ بن خلف کو (جس کے بچانے کے لئے میں اُس پر اوندھا ہو گیا تھا) نیچے سے تلواریں کونچ کونچ کر مار ڈالا (یہ عبدالرحمن بن عوف رضہ کا قول ہے) اوپر سے اس کو نہ مار سکے کہ عبدالرحمن بن عوف اُس پر جھکے ہوئے تھے۔

اَلتَّخَلُّلُ مِنَ السُّنَّۃِ۔ دانتوں میں خلال کرنا سنت ہے (کیونکہ اُس میں دانتوں کی صفائی ہے) تَخَلُّلٌ اور تَخْلِیْلٌ۔ دونوں کا معنی خلال کرنا اور کبھی بالوں یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر انگلیاں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں جیسے وضو میں کرتے ہیں۔

مَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاکَ فَلْیَبْلَعْ۔ کُلْ۔ جو کھانا وغیرہ خلال کرنے سے نکلے اُسکو تھوک دے اور جو زبان پھرا کر نکالے وہ کھا جائے (کیونکہ

خلال سے جو نکلتا ہے کبھی اُس میں خون ملا ہوتا ہے طیبی نے کہا اگر زبان سے جو نکالے اُس میں بھی خون سے بھرے کا یقین ہو تو اُسکا بھی نگل جانا حرام ہوگا۔

رَحِمَ اللّٰہُ الْمُتَخَلِّلِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ فِی الْوُضُوْءِ وَالطَّعَامِ۔ میری امت کے جو لوگ وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں اُن پر اللہ رحم کرے یا اُن پر رحم کرے گا (کیونکہ وہ صفائی اور طہارت کی تکمیل چاہتے ہیں)۔

خَلِّلُوْا بَیْنَ الْاَصَابِعِ لَا یُخَلِّلُ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا النَّارَ۔ انگلیوں میں خلال کرو اللہ تعالےٰ اُنکے درمیان آگ نہیں ڈالے گا (وہ دوزخ کی آگ سے بچیں گی)۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ الْکَلَامَ بِلِسَانِہٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَۃُ الْکَلَاءَ بِلِسَانِھَا۔ اللہ تعالیٰ اُس مرد کو پسند نہیں کرتا جو بڑا زبان دراز (بہت باتیں بنانے والا) ہو تو باتوں کو اس طرح لپیٹے (چپڑ چپڑ باتیں کرے) جیسے گائے گھاس کو زبان سے جلد جلد لپیٹ لپیٹ کر کھاتی ہے زبان درازی اور طلاقت لسانی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے گو بعضے دنیا دار احمق لوگ اُس کو اچھا سمجھتے ہیں ایسا آدمی اکثر جھوٹا اور حیلہ باز ہوتا ہے)۔

یَخْرُجُ مِنْ خَلَّۃٍ بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ۔ دجال شام اور عراق کے درمیانی رستے سے نکلے گا۔ (یعنی اُس راہ میں سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے، ایک روایت میں مِنْ حَلَّۃٍ ہے حائے مہملہ سے یعنی شام اور عراق کی جانب اور سمت سے، ایک روایت میں مِنْ حِلَّہٖ ہے یعنی اپنے اُترنے کے مقام سے، ایک روایت میں مِنْ حَلَّۃٍ ہے تو حلہ کسی مقام کا نام ہے شام اور عراق کے درمیان، بعضوں نے کہا حلہ پتھریلا اور ناہموار مقام)۔

یَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ۔ درختوں کے اندر سرگھس آئیں گے۔

خَلَّۃٌ اور خَصْلَۃٌ۔ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی عادت اور صفت۔

مَا ھٰذَا بِاَوَّلِ مَا اَخْلَلْتُمُوْنِیْ۔ یہ پہلا مرتبہ نہیں ہے جو تم نے مجھ کو کمزور کر دیا (بلکہ کئی بار یہ مدد کرکے مجھ کو خراب اور کمزور کر دیا ہے)۔

اِنَّا نَلْتَقِطُ الْخِلَالَ۔ ہم گدر کھجوریں چن رہے تھے خلال جمع ہے خلالۃ کی وہ کھجور جس کا پکنا شروع ہو گیا ہو۔

اَرٰی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان فتنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں (پے در پے بہت سے) اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بہت سے فتنے ہوں گے۔

سُدُّوا الْخُلَلَ۔ صفوں میں جو خالی جگہیں رہ جائیں اُن کو بھر دو (جب پہلی صف پوری بھر جائے اُسوقت دوسری صف شروع کرو)۔

خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا مُسْلِمٌ۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جو کوئی مسلمان اُن کو بجالائے گا اُنکا خیال رکھیگا۔

ضَنِیْنٌ بِخَلَّتِہٖ (یہ مومن کی صفت ہے) یعنی اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔

خِلَّۃٌ۔ جو چیز دانتوں میں رہ جائے۔

خِلَالٌ۔ وہ چیز جو دانتوں میں ڈالکر اس سے صفائی کریں

نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْخِلَالِ۔ جبریل ؑ خلال کرنیکا حکم لے کر آئے اُس کی جمع اَخِلَّۃٌ ہے۔

خَلِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ۔ مشہور نحوی ہے۔

خُلُوٌّ یا خَلَاءٌ۔ خالی ہونا، مرجانا، گذرجانا، چھوڑ دینا کسی کے ساتھ تنہائی کرنا جیسے خَلْوٌ اور خَلْوَۃٌ ہے

تَزَوَّجْتُ امْرَأَۃً قَدْ خَلَا مِنْھَا۔ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی بہت عمر گذر گئی ہے (یعنی جہاندیدہ اور بوڑھی ہے)۔

فَلَمَّا خَلَا سِنِّيْ وَنَثَرْتُ لَهٗ ذَا بَطْنِيْ۔ جب میری عمر گذر چکی (میں بوڑھی ہو گئی جوانی ڈھل گئی) اور میں نے اپنا پیٹ اُس کے لیے پھیلا دیا (اُس سے اولاد جنی)۔

اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهٖ۔ کیا تم میں ہر شخص چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھ سکتا ہر شخص اُسکو اس طرح دیکھ سکتا ہے گویا اُسکے ساتھ تنہائی ہے یہی مثال ہے پروردگار کے دیدار کی ہر ایک مومن اُسکو فراغت کے ساتھ بغیر اڑچن اور ہجوم کے دیکھیگا)۔

لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ۔ میں کچھ اکیلی تو آپ کے پاس ہوں نہیں (بلکہ آپ کی تو بہت سی بیبیاں ہیں اس لئے اگر میری بہن بھی آپ کے نکاح میں آئے تو مجھ کو رنج کاہے کا ہے)۔ نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَۃٌ مُخْلِيَةٌ یہ عورت بے شوہر ہے یہاں مخلیہ سے یہ معنی مراد نہیں ہیں (بلکہ ام حبیبہ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ میں نے آپ کو بیبیوں سے خالی تو پایا نہیں یعنی میں اکیلی آپکی بیوی تھوڑے ہوں ماشاء اللہ آپ کی بہت سی بیبیاں ہیں اُن میں اگر ایک میری بہن بھی ہوئی تو رنج کی کیا بات ہے بلکہ خوشی ہے کہ میری بہن کو بھی آپ کی زوجیت کا شرف حاصل ہو)۔

اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ لِلّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ۔ (معاویہ قشیری نے پوچھا اسلام کی نشانی کیا ہے فرمایا تو یوں کہے) میں نے اپنا منہ اللہ کی رضامندی کے لئے زمین پر رکھدیا (اُس کے حکموں کو مان لیا) اور شرک سے جدا ہو گیا (معبودان باطل پر بیزار اور علٰحدہ ہو گیا)۔

اَنْتَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيْبَتِيْ۔ تم پر وہ مصیبت تھوڑے ہی جو مجھ پر پڑی ہے۔

خِلْوٌ۔ کا معنی فارغ البال فکروں سے پاک اور تنہا۔

اِذَا كُنْتَ اِمَامًا اَوْ خِلْوًا۔ جب تو امام ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی منفرد ہو)۔

اِذَا اَدْرَكْتَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَاخْلِ وَجْهَكَ وَضُمَّ اِلَيْهَا رَكْعَةً۔ اگر تو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے (ایک رکعت امام پڑھ چکا ہو اُس وقت پہنچے) تو جب امام سلام پھیرے تو اکیلا رہ کر ایک رکعت اور ملا لے (گویا جمعہ مل گیا ظہر پڑھنے کی حاجت نہیں اگر ایک رکعت بھی امام کے ساتھ نہ ملے تب جماعت میں شریک ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد ظہر کی چار رکعتیں پڑھے) بعضوں نے فَاخْلِ وَجْهَكَ کا یہ معنی کیا ہے کہ اپنے تئیں آڑ میں چھپا کسی کو معلوم نہ ہو کہ تیری ایک رکعت جاتی رہی ہے یا اپنے سامنے کسی چیز کی آڑ کرلے کیونکہ لوگ جمعہ پڑھ کر ایک بارگی لوٹیں گے تو تیرے سامنے سے نہ گذریں۔

فَخَلّٰى عَنْهُمْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا ثُمَّ قَالَ اخْسَاُوْا

ذِيْهَا وَلَا يُكَلِّمُوْنَ۔ (جب دوزخی لوگ داروغہ کو پکاریں گے کہیں تمہارا مالک ہمارا فیصلہ کر دے تو بہتر ہے کاش ہم مر جائیں اس عذاب سے چھوٹ جائیں وہ کیا کریگا) چالیس برس تک اُن کی طرف سے منہ پھیر لیگا جیسے کچھ سنتا ہی نہیں اُن کو بکنے دیگا، چالیس برس کے بعد یہ جواب دیگا چلو دور ہو اُسی میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔

فَخَلَوْا فَقَالَ عُثْمَانُ۔ دونوں تنہائی میں گئے تب حضرت عثمان رضہ نے کہا۔

يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کے نیچے اپنا ستر کھول کر پاخانہ پھریں۔

لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا۔ وہاں کی ہری گھانس نہ کاٹی جائے (گھانس جبتک گیلی اور ہری ہو اُس کو خلا کہتے ہیں پھر جب سوکھ جائے تو وہ حشیش ہے) طیبی نے کہا امام شافعی نے حرم کی مٹی اور پتھر بھی دوسرے مقاموں میں لیجانا مکروہ رکھا ہے البتہ زمزم کا پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتا ہے۔

كَانَ يَخْتَلِيْ لِفَرَسِهٖ۔ عبداللہ بن عمر رضہ اپنے گھوڑے کے لئے ہری گھانس کاٹتے تھے، عمرو ابن مرہ کی حدیث میں ہے اِذَا اخْتُلِيَتْ فِي الْحَرْبِ هَامُ الْاَكَابِرِ۔ جب جنگ میں رئیسوں کے سر کاٹے جائیں، امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا کہ آٹا شراب کی تلچھٹ میں گوندھا جائے (یا شراب کا خمیر اُس میں ملایا جائے یا کسی اور نشہ آور چیز مثلاً سیندھی تاڑی وغیرہ کا) انہوں نے کہا کہ تلچھٹ نشہ کرتا ہے تب اُس آٹے کی روٹی نہ کھانا چاہئے (ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے علما نے یہی فتوے دیا ہے اور نان پاؤ کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ اُس کے خمیر میں شراب سیندھی تاڑی ڈالی جاتی ہے مگر محققین اہل حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے صرف حرام ہے اور جب روٹی پک گئی تو شراب معدوم ہو گیا آگ سے جل گیا اب روٹی حلال ہے) یہ امام مالک کا فتوی اصمعی نے معتمر بن سلیمان سے بیان کیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا رَاٰى فِيْ كَفِّ صَاحِبِهٖ خَلَاةً فَتُعْجِبُهٗ وَيُفْزِعُ عَنْهُ الْجَرِيْرُ۔ یعنی اونٹ نے (جو بھڑک کر نکل بھاگا تھا) اپنے مالک کے ایک ہاتھ میں ہری ہری دوب دیکھی اور دوسرے ہاتھ میں رسی ہری گھانس تو اُس کو پسند آئی لیکن رسی دیکھکر گھبرا گیا، مطلب معتمر کا یہ ہے کہ شراب کے خمیر کی روٹی بہت عمدہ اور ملائم پھولی ہوئی تو ہوتی ہے اُس کے کھانے کو جی چاہتا ہے مگر ادھر امام مالکؒ کے فتوے کا ڈر ہے کہیں یہ روٹی حرام نہ ہو۔

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ خَلِيَّةٌ فَكَانَتْ تَطْلُقُ مِنْهُ۔ جاہلیت کے زمانہ میں خلیہ طلاق تھا یعنی جب کوئی اپنی عورت سے کہتا اَنْتِ خَلِيَّةٌ تو وہ مطلقہ ہو جاتی اسلام میں بھی یہ لفظ طلاق کا کنایہ سمجھا جاتا ہے اگر طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق پڑ جائے گی۔

فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تَقُوْلَ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ۔ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میری مثال تو بیان کر یعنی مجھ کو کسی جاندار سے تشبیہ دے اُس نے کہا تو ہرنی ہے تو کبوتری ہے) وہ کہنے لگی میں تو خوش نہیں ہوں گی جب تک تو یوں نہ کہے

توبند حن سے چھٹی ہوئی ہے تو بن بیاہی ہے (عورت
نے اپنے خاوند کو فریب دینا چاہا اُس کا مطلب
یہ تھا کہ خاوند ان الفاظ کو کہدے اور اُس پر طلاق
پڑجائے، خاوند تھے بھولے بھالے میاں انہوں
نے عورت کی خواہش کے موافق یہ الفاظ کہدیئے
اب مقدمہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا عورت یہ کہتی
تھی کہ مجھ پر طلاق پڑگئی لیکن حضرت عمرؓ نے
اُس کے خاوند سے فرمایا اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ
کر لیجا وہ تیری جورو ہے کیونکہ خاوند کی نیت طلاق
کی نہ تھی اور ایسے الفاظ سے اسیوقت طلاق
پڑتی ہے جب طلاق کی نیت ہو۔

كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ فِي الْأُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا
فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ۔ آنحضرتؐ نے حضرت
عائشہؓ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا خاوند
ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے یعنی
الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں (یعنی
میں ابوزرع کی طرح تجھ کو طلاق دینے والا
نہیں)۔

فَهُمْ كَلَّمُونِي فِي خَلَايَا لَهُمْ۔ انہوں نے مجھ
سے اُن مقاموں کی نسبت گفتگو کی جہاں
شہد کی مکھیاں اپنے پیٹ خالی کرتی ہیں۔
(شہد اُگلتی ہیں چھتے لگاتی ہیں اُن کی درخواست
یہ تھی کہ یہ مقامات اُن کے لئے محفوظ کردئے جائیں
دوسرے لوگ وہاں کا شہد نہ لے سکیں)۔

فِي خَلَايَا الْعَسَلِ الْعُشْرُ۔ شہد کے چھتوں میں
دسواں حصہ لیا جائیگا۔

وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا۔ تم سے برائی اتر
گئی جبتک بھاگو نہیں، عرب لوگ کہتے ہیں (افعل
ذٰلِكَ وَخَلَاكَ ذَمٌّ۔ یہ کام کر تجھ پر کوئی برائی
نہیں (یعنی کچھ عیب نہیں ہو سکتا تو معذور ہی

إِنَّكَ تَنْهَى عَنِ الْغِنَى وَتَسْتَخْلِي بِهِ۔ تو اوروں
کو تو بری بات سے منع کرتا ہے اور تنہائی میں بڑا کام کرتا ہے۔
؎ واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر می کنند

لَا يَخْتَلِي عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ
يُوَافِقَاهُ۔ مکہ کے سوا اور کسی ملک میں اگر کوئی
پانی اور گوشت پر اکتفا کرے دوسری غذا نہ
کھائے تو کبھی موافق نہ آئیں گے (اسکو نقصان
ہوگا بیمار ہو جائے گا مگر مکہ مکرمہ کی ہوا میں
اللہ تعالٰی نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ نرے گوشت
اور پانی پر آدمی گذر کرسکتا ہے۔

مُؤَلِّفُ۔ کہتا ہے ایک امر کا تجربہ تو مجھ کو
بھی ہوا ہے، مدینہ طیبہ میں میں نے کئی دنوں
تک نری کھجور پر گذر کی اور پیچش وغیرہ کچھ نہیں
ہوئی اگر ہندوستان میں ایک وقت بھی کوئی
پیٹ بھر کر کھجور کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے)۔

فَاسْتَخْلَاهُ الْبُكَاءُ۔ اُسی کو اکیلے رونے آگیا
عرب لوگ کہتے ہیں أَخْلَى فُلَانٌ عَلَى شُرْبِ
اللَّبَنِ۔ وہی اکیلا دودھ پی لیا۔

ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی پسند
ہو گئی۔

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ
جب جماعت کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی کو پاخانہ
لگے (تو وہ حاجت کے لئے چلا جائے اور جماعت
کا ترک اُس کے لئے جائز ہے)۔

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ۔ آپ جب پاخانہ میں جانے
لگے (کیونکہ پاخانہ میں ذکر الٰہی درست نہیں ہے
بعضوں نے اُسکو اپنے ظاہری معنی پر اور پاخانہ

میں ذکر الٰہی کرنا درست رکھا ہے، بعضوں نے
کہا دل سے ذکر کرنا درست ہے۔
میں :۔ کہتا ہوں فتاوٰے قنیہ جو حنفیہ کی
فقہ کی معتبر کتاب ہے اُس میں یہ لکھا ہے کہ پاٗخانہ
میں قرآن پڑھنا درست ہے حالانکہ آنحضرتؐ
نے استنجا کی حالت میں سلام کا جواب تک نہیں دیا
جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہے)۔
اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَهٗ۔ آپ جب
پاٗخانہ جاتے تو اپنی انگوٹھی اُتار ڈالتے (اُس
میں محمد رسول اللہ کندہ تھا، اکثر علماء کا یہی قول
ہے کہ ایسی انگشتری جس میں اللہ یا رسول کا نام
کندہ ہو اُسکو پاٗخانہ میں نہ لیجائے یا ایسا کرے کہ
اُسکا نقش اندر کی طرف مٹھی میں بند کر لے اگر کسی
کا نام محمد ہو اور وہ انگشتری پر کندہ ہو تب اُس کا
پاٗخانہ لیجانا مکروہ نہ ہوگا، بعضوں نے کہا مکروہ
ہوگا کیونکہ آپ کا نام نامی ہر حال میں واجب
التعظیم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ کراہت
اُس پاٗخانہ میں ہے جو آبادی میں بنا ہوتا ہے یا
جنگل میں بھی یا ہر جگہ لیکن ظاہر یہی ہے کہ ہر حال
میں مکروہ ہے
لِيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ الْخَلَاءَ۔ تم میں سے
کوئی امامت کے لئے آگے یہ کہکر وہ پاٗخانہ کو گئے
اس کے آگے جو ہے فانی سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ علت ہے لیتقدم کی اور
ذہب الخلاء بیچ میں جملہ معترضہ ہے۔
لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو
رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔ کوئی شخص کسی بیگانی عورت سے
تنہائی نہ کرے مگر جب اُسکا کوئی محرم رشتہ دار
موجود ہو یا اُسکا خاوند موجود ہو وہ بھی محرم کے قائم
مقام ہے یہ تنہائی حرام ہے اگر ایسا چھوٹا بچہ موجود
ہے جس سے شرم نہیں ہوسکتی تو اُسکا ہونا نہ ہونا
برابر ہے طیبی نے کہا خوبصورت بے ریش لڑکا
بھی عورت کا حکم رکھتا ہے اُس کے ساتھ بھی تنہائی
درست نہیں جبتک تیسرا شخص موجود نہو)۔
اَلَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ۔ جو
شخص لوگوں کے رستے یا اُن کے سایہ لینے کی
جگہ میں پاٗخانہ پھرے۔
إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى۔ جب رات کو بیدار
ہوتے تو پاٗخانہ میں جاتے۔
إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا۔ جب کوئی ہم میں سے
اکیلا تنہا ہو (تو فرمایا اللہ سے زیادہ شرم کرنا چاہئے
فتنی نے کہا خلوت میں ضرورت سے ننگا ہونا درست
ہے اور بے ضرورت مکروہ یا حرام ہے)۔
إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلْقُهُ خِلْوٌ مِنْهُ۔
اللہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اُس
کی اُس سے جدا ہے (اس حدیث سے اُن
لوگوں کا خیال باطل ہوا جو معاذ اللہ حلول اور
اتحاد کے قائل ہیں کہتے ہیں اللہ ہم میں ہے اور ہم
اللہ میں ہیں تمام سلف صحابہ اور تابعین کا یہی
اعتقاد تھا کہ اللہ کی ذات بائن عن خلقہ علیٰ
عرشہ ہے)۔
فَيُخَلِّينِي أَدُورُ مَعَهُ۔ وہ مجھ کو چھوڑ دیتا ہے میں
اُس کے ساتھ گھومتا رہتا ہوں (جدھر وہ جاتی
میں بھی اُدھر جاتا ہوں)۔
لَا تُخَلِّنِي مِنْ يَدِكَ۔ مجھ کو اپنی نعمت سے خالی
مت رکھ (محروم مت کر)۔
خَلَّى عَنْهُمْ۔ اُن کو چھوڑ دیا۔
خَلْوَةٌ صَحِيحَةٌ۔ جورو مرد کی تنہائی جہاں

جماع سے کوئی امر مانع نہ ہو۔

سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّیْ جُثَّۃً خَلَاءً۔ تم میرا جسم عنقریب جان سے خالی دیکھو گے (یعنی میں مارا جاؤں گا یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)۔

خَوَالِی الْاَعْوَامِ۔ سنین گذشتہ۔

خَلَا۔ حرف جر ہے جیسے حاشا اور ماخلا کے بعد جو لفظ آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْمِیْمِ

خَمْدٌ یا خُمُوْدٌ۔ بجھ جانا۔

اِخْمَادٌ۔ بجھا دینا۔

خَامِدُوْنَ۔ مرے ہوئے بجھے ہوئے۔

فَاِذَا خَمَدَتْ۔ جب وہ آگ دھیمی ہو جائیگی اُس کی لپٹ کم ہو جائے گی۔

خَمَدَ الْمَرِیْضُ۔ بیمار بیہوش ہو گیا یا مر گیا۔

خَمَدَتِ الْحُمّٰی۔ بخار دب گیا۔

خَمْرٌ۔ ڈھانپنا، چھپانا، شراب پلانا، خمیر ملانا۔

خَمَرٌ۔ چھپ جانا۔

تَخْمِیْرٌ۔ خمیر ملانا، چھپانا۔

مُخَامَرَۃٌ۔ ملانا۔ قریب کرنا بیع میں، اقامت کرنا، مل جانا، گھس جانا، چھپ جانا۔

اِخْمَارٌ۔ چھپ جانا کینہ رکھنا، چھپا لینا، خمیر کرنا غافل کرنا، عطا کرنا۔

تَخَمُّرٌ۔ اوڑھنی اوڑھنا (سربند ہن)۔

خِمَارٌ۔ بکسرۂ خا سربندھن جس سے عورت اپنے بال چھپاتی ہے۔

خَمَارٌ۔ بفتحہ خا، لوگوں کی کثرت۔

خُمَارٌ۔ بضمۂ خا سر گھومنا جو شراب پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَوْکِئُوا السِّقَاءَ۔ پانی یا دودھ کا برتن ڈھانپ دو اور مشک پر ڈاٹ لگا دو (تاکہ کیڑا وغیرہ اُس میں نہ جا سکے۔

هَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ۔ آنحضرتؐ کے پاس دودھ کا برتن لایا (فرمایا) تو نے اُس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اُس پر رکھدیتا اگر ڈھکنے کے لئے کچھ نہ ملتا۔

لَا تَجِدُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلَاثٍ فِیْ مَسْجِدٍ یَعْمُرُهٗ اَوْ بَیْتٍ یَخْمُرُهٗ اَوْ مَعِیْشَۃٍ یُدَبِّرُهَا۔ مسلمان کو ہمیشہ تین کاموں میں سے ایک میں تو مصروف پائے گا یا تو مسجد کی تعمیر (یا مرمت آبادی) کر رہا ہو گا یا گھر کو چھپا رہا ہو گا (اُس کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو گا) یا روٹی کمانے کی فکر میں ہو گا (مطلب یہ ہے کہ مسلمان وہی ہے جو اپنے وقت کو بیکار لہو ولعب اور کھیل کود میں ضائع نہیں کرتا بلکہ آخرت کی یا دنیا کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کرتا ہے اور جن کاموں میں نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا مثلاً مرغ بازی پتنگ بازی ناچ رنگ وغیرہ اُن سے بچا رہتا ہے)۔

نَلْتَمِسُ الْخَمَرَ۔ ہم کوئی سر چھپانے کی جگہ ڈھونڈتے تھے (جیسے درخت مکان وغیرہ)۔

فَابْغِنَا مَکَانًا خَمَرًا۔ ایک ایسی جگہ ہم کو تلاش کر دو جہاں آڑ ہو (سایہ ہو گنجان درخت ہوں)۔

حَتّٰی یَنْتَهُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمَرِ۔ یہاں تک کہ اُس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جس پر گنجان درخت ہیں یعنی بیت المقدس کا پہاڑ۔

یَا اُخَیَّ اِنْ بَعُدَتِ الدَّارُ مِنَ الدَّارِ فَاِنَّ الرُّوْحَ مِنَ الرُّوْحِ قَرِیْبٌ وَطَیْرُ السَّمَاءِ

عَلَى اَرْضِهٖ خَمِرُ الْاَرْضِ تَقَعُ۔ (سلمان فارسیؓ نے ابو الدرداء صحابی کو لکھا جو اُن کو شام کے ملک کی طرف بلاتے تھے) بھائی جان اگرچہ میرا گھر تمہارے گھر سے دور ہے (بُعد مکانی ہے) مگر جان تو جان سے نزدیک ہے (قرب روحانی حاصل ہے) اور آسمان کا پرندہ اُسی زمین پر اُترتا ہے جہاں خوب پیداوار ہو) آب ودانہ کی افراط ہو سرسبز و شاداب ہو سلمان کا مطلب یہ تھا کہ میں جس ملک میں ہوں وہ خوب آباد اور سرسبز ہے میں اُس کو چھوڑ نہیں سکتا)

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَخْمَرُ مَا كَانُوْا (میں مسجد میں گیا وہاں خوب مجمع تھا، بہت لوگ جمع تھے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِيْ خُمَارِ النَّاسِ وہ لوگوں کے جماؤ میں (جتھے میں) گھس گیا۔

اَكُوْنُ فِيْ خُمَارِ النَّاسِ۔ میں لوگوں کے جتھے میں (چھپا ہوا) رہونگا (کوئی مجھ کو پہچان نہ سکے گا)۔

نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اُٹھا دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے بیوی ام سلمہ رضؓ سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں، خُمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا بوریے کا یا کھجور کی پتوں سے بنا ہوا جس پر سجدے میں آدمی کا سر فقط آسکتا ہے، ایک روایت میں یوں ہے کہ چوہے نے چراغ کی بتی کھینچکر آنحضرتؐ کے اُس خمرہ پر ڈالدی جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درہم برابر وہ جل گیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اثیرؒ نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خُمرہ سجدہ گاہ جس پر ہمارے زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں میں:۔ کہتا ہوں اس حدیث سے سجدہ گاہ رکھنا مسنون ٹھہرا اور جن لوگوں نے اُس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریق قرار دیا ہے اُن کا قول صحیح نہیں ہے میں تو کبھی کبھی اتباع سنت کے لئے پنکھہ جو بوریے سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھکر اُس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا ہمیں سنت رسول اللہؐ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی بُرا بکا کرے) بعضوں نے ناولینی الخمرة من المسجد کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ مسجد میں تھے اور بیوی ام سلمہ سے فرمایا کہ مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دیدے چونکہ آپ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد کے باہر نہ جاسکے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ وَالْخِمَارِ۔ آنحضرتؐ موزے اور عمامہ پر مسح کر لیتے تھے۔ (اہل حدیث نے ہر طرح عمامہ پر مسح جائز رکھا ہے خواہ سارا مسح عمامہ پر کرے یا تھوڑے سے سر پر کرکے باقی مسح عمامہ پر پورا کرے)۔

مَا اَشْبَهَ عَيْنَكَ بِخِمْرَةِ هِنْدٍ۔ (عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا) تمہاری آنکھ ہندہ سے کیسی مشابہ ہے جب وہ اوڑھنی اوڑھتی تھی۔

اِنَّ الْعَوَانَ لَا تُعَلَّمُ الْخِمْرَةَ۔ آزمودہ کار دیرینہ عورت کو اوڑھنی اوڑھنا تھوڑی سکھاتے ہیں (وہ تو اُس کو خوب جانتی ہے یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کسی دانشمند آدمی کو کوئی عقل کی بات بتلائے)۔

مَنِ اسْتَخْمَرَ قَوْمًا اَوَّلُهُمْ اَحْرَارٌ وَّ جِيْرَانٌ مُسْتَضْعَفُوْنَ فَاِنَّ لَهٗ مَا قَصَرَ

فِی بَنِیْہِ۔ جس شخص نے زبردستی اُن لوگوں کو غلام بنالیا جو اصل میں آزاد تھے یا اُن ناتوان لوگوں کو جنہوں نے اُس کی پناہ لی تھی (یعنی جاہلیت اور کفر کے زمانہ میں) تو وہ اسلام کے زمانہ میں بھی اُن پر قابض رہے گا جن کو اُس نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا غلام بنا کر اُن سے خدمت لے رہا تھا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے زمانہ میں اب نئی تحقیقات ہو کر وہ آزاد نہ ہو سکیں گے بلکہ جاہلیت کے زمانہ سے اگر وہ غلاموں کے طور پر رہے تھے تو اب بھی غلام ہی رہیں گی)۔

مَلَّکَہٗ عَلٰی عَرَبِھِمْ وَخَنْزُرِھِمْ۔ اُس نے اُس کو عربوں اور گاؤں والوں دیہاتیوں کا مالک بنا دیا (وہ اُس کے رعایا بن گئے طرح طرح کے محصولات اور ٹیکس اُس کو دینے لگے)۔

اِنَّہٗ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَہُ اللّٰہُ۔ سمرہ ابن جندب نے انگور کا شیرہ (جس سے شراب بنایا جاتا ہے اُس شخص کے ہاتھ) بیچا (جو اُس کو شراب بناتا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سنکر) کہا اللہ تعالےٰ اُس کو تباہ کرے (انگور کے شیرہ کو مجازاً اس لحاظ سے کہ وہ شراب ہونے والا تھا خمر کہدیا یہ بھی مکروہ ہے کہ جو شخص شراب بناتا ہو اُس کے ہاتھ شیرہ بیچے اور یہ مراد نہیں ہے کہ سمرہ بن جندبؓ نے شراب بیچا کیونکہ وہ ایک صحابی تھے شراب بیچنے کی حرمت سے واقف تھے)۔

لَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ۔ اُسکا سر مت ڈھانپو (تاکہ احرام کی نشانی قائم رہے اور قیامت کے دن وہ لبیک پکارتا ہوا اُٹھے)۔

یُخَمِّرُ الْبُرْمَۃَ وَالتَّنُّوْرَ۔ ہانڈی اور تندور کو چھپا دے۔

ھَلَّا خَمَّرْتَہٗ۔ تو نے اُس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا (کیونکہ شیطان ڈھانپا ہوا برتن نہیں کھولتا اور وبا اور طاعون کے اثرات سے ڈھانپا ہوا کھانا پانی محفوظ رہتا ہے حال کے اطبا اور حاذق ڈاکٹروں کی تشخیص سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وبا اور طاعون کے کیڑے ہوا میں اڑ کر جاتے ہیں اور دوسرے مقام یا ملک میں بھی وبا اور طاعون پھیلاتے ہیں اس لئے برتن کا ڈھانپنا عین حکمت ہے اور جو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا اطبا کی تشخیص میں بھی وہی صحیح اور درست نکلا)۔

اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَۃٍ۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے (اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور چیزوں سے شراب نہیں بنتا بلکہ مدینہ طیبہ میں اُس وقت یہی پانچ شراب رائج ہونگے آپ نے اُن کو بیان فرمادیا یعنی انگور کھجور جو جوار شہد جیسے دوسری حدیث میں فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یعنی شراب ان دو درختوں سے بنتا ہے کھجور اور انگور سے اور اس کی دلیل دوسری صحیح حدیث ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور لغت میں بھی خمر عام ہے ہر نشہ لانے والے شراب کو کہتے ہیں یعنی جو عقل کو ڈھانپ لے عقل میں خلل جائے اور حضرت عمرؓ نے بھی یہی فرمایا کہ اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (نشہ لائے)۔

فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْکَبْ۔ سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے (اگر اُس نے ننگے سر جانے کی منت مانی تھی کیونکہ عورت کو سر چھپانا فرض ہوا اور ننگا

کے کام کی منت لغو ہے اور پیدل چلنے کی منت گو صحیح ہے لیکن شاید اُس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ ہوگی)۔

وَہِیَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَیَّۃً لَا لَیَّتَیْنِ۔ وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا بس ایک پیچ دو پیچ نہ کر (تاکہ مردوں کے عمامہ کے مشابہ نہ ہو جائے)۔

اَمَرَھَا اَنْ یَّجْعَلَ الْخِمَارَ عَلٰی رَاْسِہَا وَتَحْتَ حَنَکِہَا۔ آپ نے عورت کو حکم دیا کر سربند ہن اپنے سر پر ڈالے اور ٹھوڑی کے تلے بس ایک ہی پھیرا رکھے (تاکہ مردوں کی مشابہت نہ ہو اور دوسرے یہ کہ کئی پھیرے کرنا اسراف میں داخل ہے)۔

شَقَّقَہَا خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ۔ بعضوں نے خُمْرًا بہ سکون میم بھی پڑھا ہے یعنی اُس کو پھاڑ کر اُن عورتوں کے سربندھن کر دے جن کا نام فاطمہ ہے (فاطمہ بیس صحابی عورتوں کا نام تھا لیکن مشہور ترین تین ہیں ایک تو فاطمہ زہرا رض آنحضرت ص کی صاحبزادی دوسرے فاطمہ بنت اسد حضرت علی رض کی والدہ تیسرے فاطمہ بنت حمزہ رض اس حدیث میں یہی تین عورتیں مراد ہیں)۔

خَمَّرَ عُمَرُ بِالثَّوْبِ۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت ص کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا (جب آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور یعلی بن امیہ کو بلا کر یہ حالت دکھلائی کیونکہ وہ وحی کی حالت دیکھنے کے مشتاق تھے اور آنحضرت ص کی رضامندی حضرت عمرؓ نے معلوم کر لی ہوگی اس میں یہ فائدہ بھی تھا کہ یعلی کا ایمان قوی ہو جائے)۔

وَخَمَّرَ اَنْفَہٗ۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے اپنی ناک ڈھانپ لی، مردود بڑا لطیف مزاج بنا آنحضرت ص کی سواری میں گدھا تھا اُس کی گرد جو اُڑی تو عبداللہ نے ناک بھوں چڑھائی بھلا یہ گرد کہیں نصیب ہوتی ہے، ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم
طوطیائے چشم سازم دم بدم

کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْخَمِیْرِ۔ (حسان نے آنحضرت ص سے ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے ہجو کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرا بھائی ہے اُس کی ہجو گویا میری ہجو ہوگی، حسان نے عرض کیا نہیں میں آپ کو ہجو میں سے اس طرح نکال لونگا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے ابو سفیان کی ہجو میں یہ شعر کہی ؎

وان سنام المجد من آل ہاشم
بنو بنت مخزوم ووالدک العبد

یعنی بزرگی اور شرف کے کوہان ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹے ہیں، بنت مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمرو بن عائذ ہیں جو حضرت عبداللہ آنحضرت ص والد ماجد اور ابو طالب کی والدہ تھیں اور ابو سفیان کا باپ حارث تھا حارث سمیہ بنت موہب کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور موہب بنی عبد مناف کا غلام تھا اس لئے حسانؓ نے یوں ہجو کی کہ تیرا باپ تو غلام تھا البتہ حضرت امیر حمزہ اور حضرت صفیہ شریفوں میں ہیں کیونکہ اُن والدہ ہالہ بنت وہب بن عبد مناف تھیں زہرہ کی اولاد میں اُسی لئے حسانؓ نے اگلا شعر کہی۔ ؎ ومن ولدت ابناء زہرۃ منہم ٭ کرام ولم یقرب عجائزک المجد، یعنی اور

بزرگی کے کوہان زہرہ کے بیٹوں کی اولاد پر اور
تیرے بڑھیوں کے پاس تو شرافت پھٹکی بھی نہیں
بڑھیوں سے مراد سمیہ ہے جو ابو سفیان کی دادی
تھی۔

لَا اٰکُلُ الْخَمِیْرَ۔ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا

خَامَرَ بَاطِنَہٗ۔ اُس کے دل میں سما گیا

کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب
ہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے، اُس پر
ائمہ ستہ نے لفظاً اور معنیً اتفاق کیا ہے اور
صاحب ہدایہ نے جو یحییٰ بن معین سے اسکا ضعف
نقل کیا ہے تو یہ قول یحییٰ بن معین کا کسی نے نقل
نہیں کیا معلوم نہیں صاحب ہدایہ نے کہاں
سے لکھ مارا ہے اور قاموس میں ہے کہ صحیح یہی
ہے کہ خمر عام ہے اور انگور کے شیرے سے خاص
نہیں کس لئے کہ جب شراب حرام ہوا اُس وقت
مدینہ میں انگور کے شراب کا وجود ہی نہ تھا۔

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَیْنِہَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ۔ خمر تو
فی ذاتہ حرام ہے اور دوسرے مشروبات اس قدر
کہ نشہ لائیں، صاحب ہدایہ نے اسی حدیث سے
امام ابو حنیفہ رہ کی دلیل لی کہ شراب انگور سے
خاص ہے اور دوسرے شرابوں کا جو جو یا جوار
یا چاول یا کھجور سے بنیں اتنا پینا مباح رکھا ہے
جس سے نشہ نہ ہو، مگر اس حدیث کا اسناد
ضعیف ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے
خلاف وارد ہیں کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور
تھوڑا یا بہت ہر طرح اُسکا پینا حرام ہے، امام
عبد اللہ رہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَلْخَمْرُ
مِنْ خَمْسَۃٍ اَلْعَصِیْرُ مِنَ الْکَرْمِ وَالنَّقِیْعُ
مِنَ الزَّبِیْبِ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ
مِنَ الشَّعِیْرِ وَالنَّبِیْذُ مِنَ التَّمْرِ۔ شراب
پانچ چیزوں سے بنتا ہے عصیر تازے انگور سے
اور نقیع سوکھے انگور (منقیٰ) سے اور بتع شہد سے
اور مزر جو سے اور نبیذ کھجور سے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاِسْمِہَا۔ اللہ
تعالٰے نے خمر کو اُس کے نام کی وجہ سے حرام
نہیں کیا بلکہ اُس کے اثر اور انجام کی وجہ سے
تو جس چیز کا اثر خمر کا اثر ہو وہ خمر ہے۔

کَانَ اُبَیٌّ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ وَیَضَعُہَا عَلَی
الطَّنْفَسَۃِ۔ ابی رض سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے اُس
کو چادر پر رکھ لیتے۔

مترجم:۔ کہتا ہے میں بھی اکثر ایسا کرتا ہوں
کہ جب فرش پر نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ایک
بوریے کا ٹکڑا یا پنکھ سجدے کے مقام پر رکھ لیتا
ہوں اگرچہ ہمارے مذہب میں کپڑے پر سجدہ
کرنا جائز ہے پر بہتر یہ ہے کہ مٹی یا بوریے پر سجدہ
کرے۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَرْضِ فَرِیْضَۃٌ وَعَلَی الْخُمْرَۃِ
سُنَّۃٌ۔ زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے اور سجدہ گاہ
پر سجدہ کرنا سنت ہے۔

لَا تُمْسِكْ بِخَمْرِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ۔ کسی آڑ
پر ٹیکا مت دے نماز میں۔

خَمَرٌ بفتحتین جو چیز تجھ کو چھپالے، ٹھیکرا
یا پہاڑ یا درخت۔

سَاَلْتُکُمْ تَلْتَمِسُوْا اِلٰی خَمْرَۃٍ فَاَلْقَیْتُمُوْنِیْ
عَلٰی جَمْرَۃٍ۔ میں نے تو تم سے یہ خواہش کی
کہ میرے لئے شراب ڈھونڈو تم نے مجھ کو ایک انگارے
پر ڈال دیا۔

خَمَّارٌ۔ شراب فروش۔

خَمّارَة - شراب کی دوکان۔

خُمُوسٌ - پانچواں حصہ لینا یا پانچ کا عدد اپنی ذات سے پورا کرنا، پانچ مؤنث چیزیں۔

يُحِبُّ أَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ - اور آنحضرتؐ جمعرات کے دن سفر کرنا (جہاد کے لئے یا اور کوئی نیک کام کے لئے) پسند کرتے تھے (کیونکہ جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالےٰ تک اٹھائے جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یوم الخمیس سے آپ فال نیک لیتے تھے کیونکہ خمیس لشکر کو بھی کہتے ہیں گویا فتح ہوگی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا اُس میں سے پانچواں حصہ اللہ ورسول کا ہوگا۔

مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ - (یہ خیبر کے یہودیوں نے کہا) یعنی محمدؐ مع لشکر آن پہنچے۔ لشکر کو خمیس اس لئے کہتے ہیں کہ اُس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں مقدمہ، ساقہ، میمنہ، میسرہ، قلب یا غنیمت کے مال کے پانچ حصے اُس میں کئے جاتے ہیں۔

اِنَّ لِيْ خَمْسَةَ اَسْمَاءٍ - میرے پانچ نام ہیں (اس سے حصر مقصود نہیں ہے، احوذی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اسیطرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں)۔

اُعْطِيْتُ خَمْسًا - پانچ باتیں خاص مجھ کو ملیں (آپ کے خصوصیات بہت ہیں مگر شاید جب یہ حدیث فرمائی اُس وقت دوسرے خصوصیات کا آپ کو علم نہ ہوا ہوگا)۔

هُمْ اَكْثَرُنَا خَمِيْسًا - اُن کا لشکر ہم سے بڑا ہے

رَبَعْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَمَسْتُ فِي الْاِسْلَامِ (عدی بن حاتم نے کہا میں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں لشکر کشی کی) جاہلیت کے زمانہ میں تو چوتھائی حصہ لیا (اُس زمانہ میں لوٹ کے مال میں سے سردار کو یہی حصہ ملا کرتا تھا) اور اسلام کے زمانہ میں پانچواں حصہ لیا۔

اِيْتُوْنِيْ بِخَمِيْسٍ اَوْ لَبِيْسٍ - میرے پاس پانچ ہاتھ کا کپڑا یا پہنا ہوا کپڑا لاؤ، امام بخاری کی روایت میں خمیصٌ صاد مہملہ سے ہے یعنی چھوٹا کمل۔

خُذْ مِنِّيْ غُلَامَيْنِ خُمَاسِيَّيْنِ - مجھ سے دو غلام پانچ پانچ بالشت قد والے لیلے (نہایہ میں ہے کہ خُماسیٌّ کا مؤنث خُماسِیَّۃٌ مستعمل ہے اور سداسی اور سباعی مستعمل نہیں ہے، محیط میں ہے کہ غلام سُداسیٌّ یا سُباعیٌّ نہیں کہیں گے اس لئے کہ چھ بالشت کا جب قد ہو جائے تو وہ پورا مرد ہے پھر اُس کو غلام نہیں کہینگے)۔

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْمُخَمَّسَةِ - شعبی سے فرائض کا مسئلہ جس کو مخمسہ کہتے ہیں پوچھا گیا (اس کو مخمسہ اس لئے کہتے صحابہ نے اختلاف کیا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے۔ صورت مسئلہ کی یہ ہے ام اخت جد)۔

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ يا خَمْسَةٍ - اسلام کی بنا پانچ ستونوں پر ہے۔

فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ خَمْسٍ - اگر تین دن میں اچھا نہ ہو جائے تو پانچ دن تک کرے (پانی کی نہر میں غوطہ لگائے)۔

اِنَّكَ وَ اَبَاكَ مِنْ شُرْطَةِ الْخَمِيْسِ - تو اور تیرا باپ تو ہمارے نامی گرامی لشکر میں سے

ہے (یعنی قیامت کے دن ہمارے خاص لوگوں میں سے ہوگا، شرطہ اُس لشکر کو کہتے ہیں جو سب سے پہلے لڑنے کے لئے تیار رہو، شرطی پولیس کا افسر کوتوال۔

خَمْشٌ یا خُمُوش، نوچنا، چھیلنا، کھرونچا مارنا، تھپڑ مارنا کوئی عضو کاٹ ڈالنا، مارنا۔

مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَتْ مَسْئَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ۔ جو شخص مالدار رہ کر سوال کریگا اسکا سوال قیامت کے دن اُس کے منہ میں کھرونچا ہوگا یا کھرونچے ہونگے خموش جمع ہو ہے خمش کی۔

فَقَالَ خَمْشًا۔ (یہ بددعا ہے) خدا کرے تیرا منہ چھلے اُس پر کھرونچا لگے جیسے جَدْعًا اور قَطْعًا یعنی ناک کٹے۔

كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ خُمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کے زمانہ میں ہم میں اور اُن میں چھیڑ یا چھیڑ چلی رہتی تھی (ہم اُن کو زخمی کرتے تھے وہ ہم کو ہم اُن کا مال لوٹ لیتے تھے وہ ہمارا)۔

سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخُمَاشِ۔ امام حسن بصری سے پوچھا گیا اس آیت کی کیا تفسیر ہے برائی کا بدلہ اُتنی ہی برائی ہے انہوں نے کہا اس سے وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص نہیں ہوتا۔

اِقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوْشٍ۔ شریح قاضی نے کوڑے کی مار کا بدلہ دلایا اسی طرح کھرونچے کا (یعنی اُس زخم کا جس کی دیت مقرر نہیں ہے)۔

يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ۔ اپنا منہ نوچ رہی ہیں چھیل رہے ہیں۔

فِيْ وَجْهِهٖ خُدُوْشٌ اَوْ خُمُوْشٌ۔ یہ راوی کی شک ہے کہ خموش کا لفظ کہا یا خدوش کا معنی ایک ہے

كَانَ فِيْ سَاقَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ۔ آنحضرتؐ کی پنڈلیاں ذرا باریک تھیں (موٹی اور ادپر گوشت نہ تھیں)۔

خَمَصٌ یا خُمُوْصٌ۔ ورم بیٹھ جانا، باریک شکم ہونا، بھوک لگنا، پیٹ خالی کرنا۔

مَخْمَصَةٌ۔ شدت کی بھوک۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ۔ آنحضرتؐ کے دونوں اخمص خالی تھی اُنہیں جوف تھا جو چلتے میں زمین سے الگ رہتا، اخمص پاؤں وہ مقام جو ایڑی اور پنجہ کے بیچ میں ہوتا ہے۔

رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا۔ میں نے دیکھا آنحضرتؐ بہت بھوکے ہیں ایک روایت میں خمصا ہے بفتح میم اور خا معنی وہی ہے، عرب لوگ کہتے ہیں خُمْصَانٌ اور خَمِيْصٌ۔ اُس شخص کو جس کا پیٹ خالی اور بھوکا ہو۔ خمیص کی جمع خماص آئی ہے۔

كَالطَّيْرِ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔ پرندوں کی طرح جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں (اللہ اُن کو روزی دیتا ہے وہ کچھ سینت کر نہیں رکھتے)۔

خِمَاصُ الْبُطُوْنِ خِفَافُ الظُّهُوْرِ۔ خالی پیٹ اور ہلکی پیٹھ والے (یعنی ظلم اور حرام کے پیسے سے اُن کا پیٹ خالی اور اُس کے بوجھ

اور گناہ سے اُن کی پیٹھ ہلکی)۔

وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ جَوْنِیَّۃٌ۔ آپ ایک کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے (کتاب الجیم میں یہ حدیث گذر چکی ہے)۔

اِذْھَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ۔ میری یہ (نقشی) چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ (اسکی سادی کملی مجھ کو لا دو، کہتے ہیں آنحضرت ص کے پاس دو چادریں آئی تھیں، ایک سادی اور ایک بیل بوٹے کی آپ نے سادی ابوجہم کو دی اور نقشی آپنے اوڑھی، پھر نماز میں آپ کا خیال اُس کے نقش و نگار پر گیا آپ نے نماز کے بعد وہ نقشی چادر ابوجہم کو بھجا دی اور سادی چادر اُن سے واپس منگوا کر خود اوڑھی)۔

فِیْ اَخْمَصِ قَدَمَیْہِ جَمْرَتَانِ۔ سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اُس شخص کو ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے اخمص میں دو انگارے رکھ دئے جائیں گے (اُن کی گرمی سے دماغ پکیگا معاذ اللہ ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص ابوطالب ہونگے جنہوں نے آنحضرت ص کی پرورش کی اور آپ کی جان کی حفاظت کے لئے بڑی تکلیف اور سختی اُٹھائی مگر مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین پر رہے اور ایمان نہ لائے)۔

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلْقَ وَالْخَمَائِصَ۔ آنحضرت نے سبز چادر اور طلق؎ اور کالی چادریں (اون کی) پہنیں۔

فَاِذَا رَاَیْتَہٗ قَدْ خَمَصَ وَجْھُہٗ۔ جب تو دیکھے اُسکا منہ بیٹھ گیا (سوکھ گیا)۔

خَمْطٌ۔ خوشبودار ہونا۔ بدبودار ہونا۔ کھٹا۔ کڑوا کسیلا بھوننا، مشک میں بھرنا۔

خَمْطٌ۔ غصہ ہونا، مغرور ہونا، جیسے تَخَمُّطٌ اُس کا بھی یہی معنی ہے۔

اُکُلٍ خَمْطٍ۔ بدمزہ کسیلے میوے بعضوں نے کہا خمط پیلو کا پھل۔

فَتَخَمَّطَ عُمَرُ۔ (رفاعہ بن رافع نے کہا پانی پانی سے ہے یعنی غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب منی نکلے یہ سنکر) حضرت عمر رض غصے ہوئے (اُن کا مذہب یہ ہوگا جو جمہور علماء کا ہے کہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔

خَمْلٌ۔ حاشیہ کنارا، سرا جو نرم تانے کا ہوتا ہے شتر مرغ کا پر۔

خُمُوْلٌ۔ چھپ جانا، گمنام ہونا۔

جَھَّزَ فَاطِمَۃَ فِیْ خَمِیْلٍ وَقِرْبَۃٍ وَوِسَادَۃِ اَدَمٍ۔ آنحضرت ص نے حضرت فاطمہ رض کے جہیز میں یہ چیزیں دیں، ایک چادر حاشیہ دار یا کالی چادر اور ایک مشک اور ایک چمڑے کا تکیہ۔

لَھَا خَمْلٌ۔ اُسکا سرا تھا۔

کِسَاءٌ لَھَا خَمْلٌ۔ حاشیہ دار کملی۔

جَارِیَۃٌ عَلٰی خَمَائِلِہٖ۔ ایک چھوکری حاشیہ دار چادر اوڑھے ہوئی۔ بعضوں نے کہا عَلٰی خَمِیْلَۃٍ ہے یعنی نرم ہموار زمین پر گذرا اُس چھوکری سے صحبت کی۔ محیط میں ہے کہ خمیلہ وہ مقام جہاں گنجان درخت ہوں۔

دِثَارٌ مُخْمَلٌ۔ ابرہ حاشیہ دار۔

وَاَمَّا فَعَمَ بِہٖ بَعْدَ الْخَمَالَۃِ۔ اور اُس کی وجہ سے گمنامی کے بعد نامور کیا۔

اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا خَامِلًا۔ اللہ کی یاد آہستگی

؎ طلق کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہو سکا ۱۲ منہ

سے کر دیا عاجزی اور تضرع سے۔

خُمَالِیٌّ۔ دوست صادق۔

خُمَالَۃٌ۔ شتر مرغ کا پر۔

خِمَالَۃٌ۔ بھید باطنی خصلت۔

خِمْلَاتٌ۔ جمع خملۃ، اسرار اور عیوب۔

اَلدُّنْیَا تَرْفَعُ الْخَمِیْلَ وَتَضَعُ الشَّرِیْفَ دنیا کمینے گمنام آدمی کو بڑھاتی ہے اور شریف کو گھٹاتی ہے (اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان طوق زریں ہمہ درگردن خری بینم)۔

اَدْخَلَنِیْ مَعَہٗ فِی الْخَمِیْلَۃِ۔ آپ نے کالی چادر میں اپنے ساتھ مجھ کو بھی اندر کر لیا۔

خَمٌّ۔ جھاڑنا، صاف کرنا، دوہنا، بدبودار ہونا جیسے خُمُوْمٌ تعریف کرنا، رونا۔

خُمٌّ۔ گدھا، مرغیوں کا ٹاپہ، تہ خانہ۔

وَمِخَمَّۃٌ۔ جھاڑو۔

اَفْضَلُ النَّاسِ الصَّادِقُ اللِّسَانِ الْمَخْمُوْمُ الْقَلْبِ۔ سب لوگوں میں بہتر وہ ہے جو زبان کا سچا دل کا صاف ہو (حسد اور بغض اور کینہ سے پاک ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَمَمْتُ الْبَیْتَ۔ میں نے گھر میں جھاڑو دیدی صاف کر دیا۔

وَعَلَی الْمُسَاقِیْ خَمُّ الْعَیْنِ۔ جو شخص باغ کو مساقات پر لے (یعنی پیداوار میں سے ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرائے اس کی خدمت اور نگرانی کے عوض میں) تو ہی چشمہ (یا کنوئے) کو بھی صاف کرائے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَخِمَّ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا۔ جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے کھڑے بودار ہو جائیں (ان کو پسینہ آجائے کھڑے کھڑے اس میں سے بو نکلے) یہ طحاوی کا قول ہے اور بعضوں نے یَسْتَجِمَّ جیم سے روایت کیا ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

غَدِیْرُ خُمٍّ۔ ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے درمیان، وہاں ایک چشمہ بھی ہے، آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حضرت علیؓ کی نسبت یہیں فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ، طیبی نے کہا غدیر خم جحفہ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڑھا ہے اور جھاڑ بہت ہیں، اصمعی نے کہا غدیر خم نہایت بدہوا مقام ہے وہاں جو پیدا ہو وہ جوانی کو بھی نہیں پہنچا البتہ اگر دوسرے کسی مقام پر چلا گیا تو خیر۔

لَحْمٌ مُخِمٌّ۔ بدبودار سڑا گوشت۔

خُمَّانٌ اور خِمَّانٌ۔ ذلیل کمینے لوگ، خراب مال۔

خِمْخِمٌ۔ ممدوح۔

خُمْخُمَۃٌ۔ چھوٹا پیالہ۔

اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْخُمْخُمَۃِ۔ اور مشہور روایت جُمْجُمَہ ہے جیم سے جیسے اوپر گذرا۔

خُمٌّ۔ ایک پرانا کنواں ہے مکہ میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النُّوْنِ

خَنَبٌ۔ ناک کی بیماری، ضعف ناتوانی، لنگڑاپن ہلاکت

خَنَبَۃٌ۔ فساد تباہی جیسے خَنَابَۃٌ، خِنَّابَتَانِ دونوں طرف کے دلہنے بائیں نتھنے۔

فِی الْخِنَّابَتَیْنِ اِذَا خُرِمَتَا فِیْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ ثُلُثُ دِیَۃِ الْاَنْفِ۔ جب نتھنے کاٹ ڈالے

جائیں تو ہر ایک میں ناک کی تہائی دیت دینا ہوگی۔

خُنْبُجَۃٌ۔ یہ معرب ہے خنبک کا، اُس کی جمع خنابج، مشک جس میں شراب بھر کر زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔

خَنْثٌ۔ مٹھا کرنا، مشک کا منہ باہر کو موڑ کر اُس میں سے پانی پینا اگر اندر کی طرف موڑے تو وہ قَبْعٌ ہے۔

اِخْتَنَثَ اور تَخَنَّثَ۔ دونوں بمعنی خَنَثَ ہے یعنی مشک کو باہر کیطرف موڑ کر اُس میں سے پانی پیا۔

نَھٰی عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ۔ مشکوں کا منہ موڑ کر اُن میں سے پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ اُس میں کیڑا پتنگا منہ میں چلے جانیکا ڈر ہے شاید کوئی زہریلا جانور اندر بیٹھا ہو وہ منہ میں کاٹ کھائے علاوہ اس کے ایسا کرنے سے مشک میں بری بو پیدا ہو جائے گی اور کبھی پانی زور سے نکل کر پینے والے کا بدن اور کپڑا بھگو دے گا اور کبھی اُچھو ہو جائیگا، دوسری حدیث میں اُس کی اجازت بھی آئی ہے اور شاید ممانعت کی حدیث بڑی مشک سے خاص ہو۔

کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَۃِ وَلَا یَخْتَنِثُھَا۔ مشکیزے سے پانی پیتے لیکن اُس کو موڑتے نہیں۔

فَانْخَنَثَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَمَا شَعَرْتُ حَتّٰی قُبِضَ۔ آنحضرت وفات کے قریب میری گود میں دھرے ہو گئے (موت کی وجہ سے اعضا میں تشنج ہو گیا جوڑ ڈھیلے ہو گئے) مجھ کو خبر تک نہ ہوئی یہاں تک آپ کی روح پرواز کر گئی۔

لَا نَرٰی اَنْ نُصَلِّیَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ۔ ہم تو مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھتے قسطلانی نے کہا مخنث بفتحہ نون وہ جس کی گون مارتے ہیں اور بکسرۂ نون جس کے اعضا میں عورتوں کی طرح نرمی اور لچک ہو اور یہ امر کبھی خلقۃً ہوتا ہے اور کبھی عمل کر کے اُس کو زنانہ بناتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے ہیجڑے ان کے نطفے اور عضو تناسل کاٹ ڈالتے ہیں یا شہوت کی رگ کو مسل دیتے ہیں وہ نامرد بن جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِیْنَ۔ اللہ کی لعنت مخنثوں پر، اس حدیث میں وہی مخنث مراد ہیں جو عمل کر کے زنانے بنائے جائیں۔

طَوَی الثَّوْبَ عَلٰی اَخْنَاثِہٖ۔ کپڑے کو اُسکی شکنوں پر تہ کر لیا۔

خَنِثٌ۔ زنانہ جس کے اعضا نرم ہوں ایسی ہی خُنُثٌ ہے۔

خُنْثٰی۔ وہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوں۔

خَنْجَرٌ۔ دو دھاری چھری جو مشہور ہتیار ہے۔

اَخَذَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَوْمَ حُنَیْنٍ اَوْ خَیْبَرَ خَنْجَرًا۔ ام سلیم نے جنگ حنین یا خیبر میں ایک خنجر لیا اور کہنے لگیں اگر کوئی کافر میرے پاس آیا تو اُسکا پیٹ چیر ڈالوں گی، سبحان اللہ ایک زمانہ میں مسلمان عورتوں کی یہ بہادری اور شجاعت تھی جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج وہ کرتیں، مجاہدین کا کھانا وہ پکاتیں اگر کافر سخت حملہ کرتے تو جنگ بھی کرتیں خولہ بنت ازور نے جنگ یرموک میں کیسی کیسی بہادریاں کیں ہیں کہ مردوں کے بھی دانت کھٹے کر دیئے)۔

خَنْدَفَۃٌ۔ ایک قسم کی چال دونوں پاؤں کھول کر

یا جلدی جلدی دوڑ کر چلنا۔

یَا اُخَیْدِفُ۔ زبیرؓ نے ایک شخص کو سنا پکار رہا تھا ارے خندف کہاں ہے یہ سنکر وہ تلوار لے کر نکلے اور کہنے لگے اُخَیْدِفُ اِلَیْكَ اَیُّهَا الْمُخَنْدِفُ اے دوڑنے والے میں بھی تیرے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ اصل میں خندف لقب ہے لیلی بنت عمران کا جو الیاس بن مضر کی جورو تھی اور یہ جد اعلیٰ ہے قریش کا، خندف فخر اور تکبر میں شہرہ آفاق تھی جیسے حریری کہتا ہے ع خندف بفخرها والخنساء بشعرها۔

خَنْدَقٌ۔ مشہور ہے وہ نالہ جو قلعوں اور شہروں کے گردا گرد کھودا جاتا ہے۔

غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ۔ جنگ خندق جو ہجرت کے چوتھے سال ہوئی، اُس میں ابوسفیان تمام قبائل عرب کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔

جَعَلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اُس میں اور دوزخ میں ایک خندق کا فاصلہ کر دیگا جس کی گہرائی اتنی ہوگی جتنی دوری زمین سے آسمان ہے۔

خَنْدَقٌ۔ ایک نہر کا بھی نام ہے کوفہ میں۔

خَنَزٌ یا خُنُوزٌ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا۔

خَنَازِ۔ بدبودار عورت۔

لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ مَا خَنِزَ اللَّحْمُ۔ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے گوشت نہ سڑتا انہوں نے کیا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن شکار کرنا یا من اور سلوی کو سینت رکھنے کو منع فرمایا تھا لیکن وہ سینت کر رکھنے لگے تب سے گوشت سڑنا شروع ہو گیا، طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب انہوں نے گوشت سینت کر رکھا تو وہ سڑا اگر نہ سینتے تو گوشت کاہے کو سڑتا جیسے کہتے ہیں نہ باسی بچے نہ کتا کھائے)۔

اُسْكُتْ یَا خُنَّازُ۔ ارے گرگٹ چپ رہ (یہ حضرت علی رضؓ نے اُس خارجی سے فرمایا جس نے آپ کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا)۔

خُنْزَبٌ۔ ذَاكَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهُ خُنْزَبٌ۔ یہ ایک شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں (جو نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے بفتحہ خا اور زا، اور بضمہ خا و فتحہ زا، اور بہ کسرۂ خا اور کسرۂ زا، اور بہ کسرۂ خا اور فتحہ زا، چاروں طرح منقول ہے یہ اُس شیطان کا لقب ہے، اصل میں خنزب کہتے ہیں گوشت کے بدبودار پارچہ کو)۔

خُنْزُوَانَةٌ۔ غرور اور تکبر، نخوت، بعضوں نے کہا وہ مکھی جو اونٹ کی ناک پر بیٹھتی ہے وہ اپنی ناک اُٹھاتا ہے اُس کو اڑانے کے لئے، پھر تکبر اور غرور کے لئے اُس کا استعارہ ہوا جیسے کہتے ہیں وہ تو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا، یعنی بڑا مغرور ہے۔

خَنَسٌ۔ لوٹنا، پیچھے ہٹنا، سٹ جانا، پیچھے کرنا، چھپانا، بند کرنا۔

فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ۔ (شیطان بندے کے دل میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

خَنَّاسٌ۔ شیطان کا نام ہے، کیونکہ وہ گمراہ کر کے آفت میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے، غائب ہو جاتا ہے وہی مثل بھس میں چنگی دے کر جمالو الگ کھڑی۔

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ فَتَخْنِسُ بِالْجَبَّارِیْنَ فِی النَّارِ۔ دوزخ سے ایک گردن نمودار ہوگی وہ

گھنڈی سے غرور لوگوں کو لے کر دوزخ میں غائب
ہو جائے گی، ایک روایت میں فَتَخْنِسُ بِهِمُ
النَّارُ ہے معنی وہی ہے۔

فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ اِنْخَنَسْتُ۔ جب
آپ نماز میں مشغول ہوئے تو میں پیچھے سرک گیا۔

اِنَّ النَّبِیَّ صلعم لَقِیَهٗ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ
قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ۔ ابوہریرہ رضؓ نے کہا
آنحضرتؐ اُن سے مدینہ کے ایک رستے میں ملے
ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں میں آپ کو دیکھ کر پیچھے رہ گیا
ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے معنی وہی ہے
ایک روایت میں فَانْتَجَشْتُ ہے ایک میں
فَانْتَجَسْتُ سین مہملہ سے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

اَتَیْتُ ابْنَ عُمَرَ فَخَنَسَ عَنِّیْ اَوْ حَبَسَ۔
میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا وہ پیچھے سرک گئے
یا رُک گئے (مجھ سے ملے نہیں)۔

وَخَنَسَ اِبْهَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ۔ تیسرے بار میں
آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا (اس لئے کہ کبھی
مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے، ایک روایت میں
وَحَبَسَ اِبْهَامَهٗ ہے مطلب وہی ہے۔

كَانَ لَهٗ نَخْلٌ فَخَنَسَتِ النَّخْلُ۔ جابر رضؓ
کے پاس کھجور کے درخت تھے ایک سال پھل
نکالنے میں درخت پیچھے ہٹ گئے (یعنی بار آور
نہیں ہوئے پیوند کا کچھ اثر نہیں ہوا)۔

فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ۔ میں غائب ہو جانوالوں
کی قسم کھاتا ہوں (یعنی ستاروں کی کیونکہ وہ
دن کو غائب ہو جاتے ہیں رات کو نمودار ہوتے
ہیں، بعضوں نے کہا پانچ سیارے تارے
مراد ہیں یعنی مشتری، مریخ، زحل، عطارد،
زہرہ۔

میں: کہتا ہوں اگلے نجوم والوں نے سات
تاروں کو سیارہ قرار دیا تھا، چاند، سورج، مشتری
مریخ، زحل، عطارد، زہرہ، اب تحقیق سے معلوم
ہوا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین ایک سیارہ
ہے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد
گھومتی ہے اور ان سات سیاروں کے سوا
دوربین کے ذریعہ سے اور سیارے بھی دریافت
ہوئے ہیں جیسے جونس سیریز ہرشل وغیرہ اگلے
حکیموں کے پاس زمانہ حال کی طرح دوربین نہ تھی
انہوں نے آنکھ سے صرف سات ہی سیارے دریافت
کئے تھے جیسے اگلے حکیموں نے امریکہ نہیں دیکھا تھا
وہ زمین کے ربع ہی کو معمور اور مسکون سمجھتے تھے
اور تین طرف سمندر میں غرق جانتے تھے مگر پانسو
برس کے قریب ہوتے ہیں کہ امریکا دریافت ہوا
اور اگلے حکیموں کا قول جو ربع مسکون کے ہی
قائل تھے غلط اور باطل ٹھہرا، معلوم ہوا کہ نصف
کے قریب زمین معمور ہے اور نصف سمندر میں ڈوبی
ہوئی ہے۔

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا خُنْسَ الْاُنُوْفِ۔ تم ایسے لوگوں
سے لڑو گے جن کی ناکوں کے بانسے بیٹھے ہوئے،
اور نتھنے چوڑے چوڑے ہوں گے (مراد ترک
ہیں اُن کی ناکیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں)

وَعَقَارِبُ اَمْثَالُ الْبِغَالِ الْخُنْسِ۔ (دوزخ
میں) بچھو اتنے بڑے بڑے ہوں گے جیسے خچر
چوڑے چوڑے نتھنے والے۔

وَاللّٰهِ لَنَطْسُ خُنْسٌ بِزُبْلٍ جَمْسٍ يَغِيْبُ
فِيْهَا الضِّرْسُ۔ خدا کی قسم ٹھوس ٹھس کھجوریں
بیٹھے ہوئے گٹھلی کے ساتھ اُن میں گٹھلی غائب ہو جاتی
ہے (یعنی نرمی اور ملائمت اور خوش مزگی۔

وجہ سے خوب منہ بھر کر کھائی جاتی ہیں (دانت اُن کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں)۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّزٌ خُنُسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے پیچھے رہ جانے والے جو بوجھ اُن پر لادو اُس کے اٹھانے والے ہیں ایک روایت میں خُبُسٌ ہے رُک رہنے والے۔

خَنَسْتُہٗ فَخَنَسَ۔ میں نے پیچھے ہٹایا وہ ہٹ گیا۔

اِذَا وُلِدَ خَنَسَہُ الشَّیْطَانُ۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اُس کو (کونچہ مار کر) پیچھے ہٹا دیتا ہے، بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے، صحیح نَخَسَہُ الشَّیْطَانُ ہے یعنی شیطان اُس کو کونچہ مارتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف طعن کا لفظ موجود ہے اب یہ ضروری نہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی کونچہ مارے کبھی عین تولد کے وقت کونچہ مارتا ہے کبھی تولد کے ذری دیر بعد غرض ولادت کے دن ضرور کونچہ لگاتا ہے جیسے ابن جریر کی روایت میں اُس کی صداقت موجود ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مریم کی والدہ نے جب مریم کو جننے کے بعد شیطان سے پناہ چاہی تو اُن کی دعا کی اثر سے مریم کیونکر محفوظ رہیں کیونکہ دعا کا اثر مابعد پر ہوتا ہے نہ ماقبل پر، اور یہ اعتراض اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس حدیث کے دوسرے طرق اور الفاظ پر معترض کو اطلاع نہ تھی۔

خَنَعٌ۔ فسق و فجور، نرمی کرنا، عاجزی کرنا

تَخْنِیْعٌ۔ کاٹنا۔

اِخْتِنَاعٌ۔ عاجزی کرنا۔

خَانِعٌ۔ بدکار مفعول۔

خُنُوْعٌ۔ ذلت اور خواری۔

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ تَسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ۔ سب ناموں میں (اللہ کے نزدیک) ذلیل اور خوار یہ نام رکھنے والا ہے ملک الاملاک یا ملک الملوک (یعنی شہنشاہ امیر) کیونکہ شہنشاہ پروردگار جل شانہ ہے دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں ہوسکتا اور جو کوئی بیوقوفی سے اپنے تئیں شہنشاہ یا امیر کہلائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعضے دنیا کے بادشاہوں نے یہ لقب اپنے لئے اختیار کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل اور خوار ہوگا، مرتے ہی سب شہنشاہی ناک کی راہ سے نکل جائے گی، اور شہنشاہ حقیقی کے غضب میں گرفتار ہوگا ہمارے زمانہ کے بادشاہ تو خیر فقیروں نے بھی اپنے تئیں شاہ کہلانا شروع کیا ہے کوئی اُن سے پوچھے کہ صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین میں ہزاروں فقراء اور تارک الدنیا گذرے ہیں اُن میں کسی کو بھی شاہ صاحب کا لقب دیا گیا ہے؟ اول تو یہ لقب فقراء کے لئے نہایت نازیبا اور خلاف سنت ہے، دوسرے طرہ یہ کہ شاہ سے بڑھ کر اب بعضے فقراء اپنے تئیں شہنشاہ کہلاتے ہیں اُن کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے کہ وہ بجائے عزت کے پروردگار کی بارگاہ میں سخت ذلت اٹھائیں گے) امام نووی نے کہا اَخْنَعُ سے مراد افجر ہے یعنی جس کا نام شہنشاہ ہو وہ فاجر اور بدکار ترین ہے، ایک روایت میں اَنْخَعُ ہے، نخع کہتے ہیں سخت خونریزی کو۔

وَشَمَّرْتَ اِذَا خَنَعُوْا۔ (حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی جب لوگوں کے فسق و فجور اختیار کیا تو تم نے کمر ہمت باندھی اور بدکاروں کو سخت سزا دی، مرتدوں کو قتل کیا۔

کرمانی نے کہا شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے۔

خَنَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمَلِکِهَا۔ ہر چیز اپنے مالک کے سامنے عاجزی اور اظہار تابعداری کر رہی ہے (کوئی بزبان قال کوئی بزبان حال)۔

خَنْفٌ۔ سینہ یا پیٹ کا ایک طرف سے نکل آنا دوسری طرف سے بیٹھ جانا۔

خُنُوْفٌ۔ غصہ ہونا۔

خِنَافٌ۔ جانور کا منہ پھرانا اپنے سوار کیطرف یا مہار سے ناک موڑنا۔

اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا اَحْرَقَ بُطُوْنَنَا التَّمْرُ وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ۔ آنحضرتؐ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کھجور نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور کتان کے موٹے اور خراب کپڑے جو ہم پہنتے تھے وہ پھٹ گئے (اب نہ ہمارے پاس کھانا ہے نہ کپڑا) خُنُفٌ جمع ہے خَنِیْفٌ کی ایک قسم کا موٹا کپڑا جو خراب کتان سے بنا جاتا ہے)۔

وَمَذْقَةٍ کَطُرَّةِ الْخَنِیْفِ۔ اور دودھ کا ایک گھونٹ کتان کے گچھ کی طرح۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُنُفٌ۔ اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

خُنُفٌ۔ جمع ہے خَنُوْفٌ کی، یعنی وہ اونٹنی جو چلتے وقت اپنے ہاتھ کا کھر داہنے یا بائیں طرف پھرائے۔

کَیْفَ تَحْلُبُهَا اَخَنْفًا اَمْ مَصْرًا اَمْ فَطْرًا۔ تو اونٹنی کا دودھ کس طرح دوہتا ہے چار انگلیاں لگا کر انگوٹھے کی مدد سے یا تین انگلیوں کے نوکوں سے

یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے۔

خَنْقٌ یا خَنِقٌ۔ گلا گھونٹنا جیسے تَخْنِیْقٌ ہے۔

سَیَکُوْنُ اُمَرَاءُ عَلَیْکُمْ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِیْقَاتِهَا وَیَخْنُقُوْنَهَا اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہونگے جو نماز میں اُس کے وقت سے دیر کرینگے اور اُسکا گلا گھونٹیں گے یہانتک کہ مردے کے آخری اچھو یا ٹھسکے کے موافق وقت رہ جائیگا (آخری اچھو مردے کو بالکل موت کے قریب ہوتا ہے اُس کا تھوک گلے میں رک جاتا ہے

یَخْنُقُ نَفْسَهٗ۔ اپنا گلا گھونٹے۔

فَخَنَقَهٗ خَنْقًا یا خَنِقًا۔ اُس کا گلا گھونٹا۔

وَعَلَیْهِ دِرْعٌ ضَیِّقَةٌ خَنِقَةٌ۔ اُس پر ایک تنگ زرہ ہے جو اُسکا گلا گھونٹے دیتی ہے۔

وَخَنَقَهٗ۔ تنگی سے اُسکا گلا گھونٹ رہی ہے۔

اَلْمُنْخَنِقَةُ۔ جو جانور گلا گھٹ کر مرے۔

اَلْمُنْخَنِقَةُ هِیَ الَّتِیْ اِنْخَنَقَتْ بِخِنَاقِهَا حَتّٰی تَمُوْتَ منخنقہ وہ جانور جو اپنا گلا پھنسا لے اور گھٹ کر مر جائے۔

خِنَاقٌ۔ بکسر خا گلا اور رسّی جس سے پھانسی دیجائے اور خُنَاقٌ بضمہ خا گلا اور ایک بیماری ہے گلے کی۔

اِخْتِنَاقُ الرَّحِمِ۔ ایک رحم کی بیماری ہے حیض رکنے سے یا اور کوئی مادہ علق میں ہونے سے پیدا ہوتی ہے رحم میں تشنج ہوتا ہے اور مرگی کے سے آثار مریض پر پیدا ہوتے ہیں۔

مُخْتَنَقٌ۔ گلے کا وہ مقام جہاں رسی ڈال کر پھانسی دیتے ہیں۔

اُطْلُبْ لِنَفْسِكَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَاْخُذَ الْاَظْفَارُ وَیَلْزَمُكَ الْخِنَاقُ۔ اپنے لئے اُس وقت کا (حضرت) جب موت اپنے ناخون تجھ میں گھسیڑ دے اور پھانسی کی

رسی تیرے گلے سے لپٹ جائے۔
مِخْنَقَہ۔ ہار یا طوق کیونکہ وہ گلے کے گرد رہتا ہے۔
خَنَّ۔ کاٹنا، لے لینا، ناک میں رونا، یا ہنسنا، ناک میں باتیں کرنا جیسے خَنْخَنَۃٌ اور خَنَّۃٌ ناک سے غن غن کرنا۔
اَخَنُّ۔ جو ناک سے باتیں کرے
خُنَان اور خُنَّانٌ۔ پرندے کے حلق کی بیماری یا اونٹ کا زکام۔
یُسْمَعُ خَنِیْنُہٗ فِی الصَّلٰوۃِ۔ آپ کے باریک آواز سے رونے کی آواز نماز میں سنی جاتی تھی۔ نہایہ میں ہے کہ خَنِیْنٌ وہ باریک آواز رونے کی جو ناک سے نکلے۔ اور حَنِیْنٌ وہ باریک آواز رونے کی جو منہ سے نکلے۔
فَغَطّٰی اَصْحَابُہٗ وُجُوْھَھُمْ لَھُمْ خَنِیْنٌ۔ آپ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانک لیے اور رونے کی آواز اُن میں سے نکل رہی تھی۔
اِنَّكَ تَخِنُّ خَنِیْنَ الْجَارِیَۃِ۔ (حضرت علیؓ نے ہمارے امام مرشد امام جناب امام حسنؓ سے فرمایا تم تو ایسا روتے ہو جیسے چھوکری روتی ہے (آپ نہایت مہربان رحم کرنے والے رقیق القلب منکسر المزاج تھے، تمام اخلاق نبوی کوٹ کوٹ کر آپ میں بھرے گئے تھے آپ نے دنیا کی حکومت پر لات ماری خلافت معاویہ کو دیدی پر مسلمانوں کی خونریزی گوارا نہ کی ہمارے وسیلہ بارگاہ پیغمبر صاحب میں دو ہی شخص ہیں ایک جناب امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جو آپ ہی کی اولاد میں کرہیں)
ذَاکِرُهُمْ هُوَالْخَبَرُ فَخَنُّوْا یَبْکُوْنَ خالد زانسر حال بیان کیا وہ ناک میں سے آواز نکالکر رونے لگے۔
قَامَ بِالْبَابِ لَہٗ خَنِیْنٌ۔ دروازے پر کھڑے ہوئے رونے کی سی آواز نکال رہے تھے۔
وَلٰکِنْ کُنْتُمْ تُوْا عَلٰی مَخْنَقَتِہٖ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا تم احنف بن قیس کے رستے پر رہو۔ اصل میں مخنقہ ذلیل از ر طریق اور وسط دار اور احاطہ دار اور ناک کو کہتے ہیں، ہوا یہ تھا کہ احنف نے حضرت عائشہؓ پر واقعہ جمل کی وجہ سے چند ابیات میں ملامت کی حضرت عائشہؓ خود بڑی شاعرہ تھیں انہوں نے بھی احنف کا جواب شعروں میں ہی دیا اُنکا آخری شعر یہ ہے ؎ ولا تنطقن فی اُمّتی بالخنا حنیفیۃ قد کان بعلی رسولھا۔
ارے احنف ایسے پاکیزہ اور سیدھی پر راہ پر چلنے والی امت کے حق میں فحش باتیں مت نکال جس امت کے پیغمبر میرے خاوند تھے حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا احنف عربی زبان کیا جانے وہ تو غیر عربی غلاموں کی اولاد ہے اور میں اپنے فرزندوں کی نالائقی کا شکوہ بارگاہ الٰہی میں کرتی ہوں، آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎ ولا تنسین فی اللہ حق امومتی فانك اولی الناس ان لا تقولھا۔
ارے احنف تو میرا مادری حق مت فراموش کر تجھ کو تو ایسا کلام نہ کہنا سب سے زیادہ سزاوار تھا۔
فَسَمِعْتُ خَنِیْنَہٗ وَھُوَ یَدْعُوْ۔ (امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں ایک رات میرے والد نے دیر کی میں اُن کے ڈھونڈنے کو مسجد میں آیا دیکھا تو وہ سجدے میں ہیں اور) رونے کی آواز نکال کر دعا کر رہے ہیں۔
تَخَنْخَنَ۔ ناک میں باتیں کیں۔
مَخْنُوْنٌ۔ بمعنی مَجْنُوْنٌ۔ دیوانہ۔
خَنَیٌ۔ کاٹنا۔
خنیٰ۔ فحش گوئی جیسے اِخْنَاءٌ ہے۔
اَخْنَی الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللہِ رَجُلٌ تُسَمّٰی

مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔ سب کو بدترین نام اللہ کے نزدیک اس شخص کا ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے، بعضوں نے کہا اَخْنَیٰ عَلَیْہِ الدَّھْرُ سے ہے یعنی زمانہ نے اُس کو تباہ اور برباد کر دیا۔

اَخْنَی الْاَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ سب ناموں میں زیادہ فحش قیامت کے دن۔

مَنْ لَّمْ یَدَعِ الْخَنَا وَالْکِذْبَ فَلَا حَاجَۃَ لِلّٰہِ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ (جو شخص روزہ رکھ کر) فحشگوئی اور جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو (فاقہ کرنے سے کیا فائدہ) اللہ کو اُس کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے۔

مَا کَانَ سَعْدٌ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ شِقَّۃٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ سعد ایسے نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کو کھجور کے ٹکڑے پر دیدیں اپنا ذمہ توڑ دیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْوَاوِ

خَوْبٌ۔ محتاج ہونا، بھوکا ہونا، بارش نہ ہونا۔

نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخَوْبَۃِ۔ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں حاجتمندی اور مفلسی سے، عرب لوگ کہتے ہیں اَصَابَتْھُمْ خَوْبَۃٌ۔ جب ان لوگوں کا سارا مال تلف ہو جائے کچھ نہ رہے۔

اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَوْبَۃٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنِّیْ طَعَامًا۔ آنحضرتؐ کو ضرورت ہوئی آپ نے مجھ سے غلہ قرض لیا۔

خَوْتٌ۔ باز کا شکار پر گرنا، عہد شکنی، وعدہ خلافی کرنا۔

خَوَّاتُ۔ بن جبیر انصاری ایک صحابی کا نام تھا

فَسَمِعْنَا خَوَاتًا مِنَ السَّمَاءِ۔ ہم نے آسمان سے ایک بڑے پرندے کی جھڑ جھڑاہٹ کی سی آواز سنی

خَوَّاتٌ۔ بہادر اور جری شخص کو بھی کہتے ہیں۔

خَوْثٌ۔ ایک روایت میں یوں ہے اَصَابَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَوْثَۃٌ۔ خطابی نے کہا یہ محفوظ نہیں ہے اور صحیح خَوْبَۃٌ ہے بائے موحدہ سے اور قتبی نے غلطی کی جو اُس کو خُوْت کے تحت میں بیان کیا تائے فوقانی سے، محیط میں ہے کہ خَوْثٌ کے معنی ڈھیلا ہونا، بھر جانا، عرب لوگ کہتے ہیں خَوِثَ بِہٖ۔ اُس سے مانوس ہو گیا اور خَوَاث بمعنی جنون استعمال کرتے ہیں۔

خَوْثَاءُ۔ نازک اندام، کمسن عورت۔

خَوْخٌ۔ شفتالو، اُس کا مفرد خَوْخَۃٌ، اور روشندان، ایک قسم کا سبز کپڑا، دریچہ جو دو مکانوں کے درمیان آمد و رفت کے لئے لگایا جائے اُس پر دروازہ نصب کیا جائے، بعضوں نے کہا جس پر دروازہ نصب نہ ہو صرف منفذ کر دیا جائے۔

لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا سُدَّتْ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ۔ مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہنے پائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر صدیقؓ کا دریچہ رہنے دو، دوسری روایت میں یوں ہے مگر علیؓ کا دریچہ رہنے دیا جائے۔

رَوْضَۃُ خَاخٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر، بعضوں نے رَوْضَۃُ حَاجٍ پڑھا ہے یہ غلط ہے۔

ثُمَّ خَوَّقَ فِیْمَا بَیْنَھُمَا کُوَّۃً ضَخْمَۃً تُشْبِہُ الْخَوْخَۃَ۔ پھر اُن گڑھوں کے درمیان ایک سوراخ کیا جو روشندان (موکھ) کی طرح تھا۔

خَوْرٌ۔ پست زمین، دریا کی شاخ جہاں سے پانی دریا میں گرتا ہے، اور ایک مقام کا نام ہے نجد میں اور ایک وادی کا نام ہے۔

خُوْرٌ۔ فسادی عورتیں۔

خُوَارَۃٌ۔ بہترین عمارہ۔

خُوَارٌ۔ خوران پر مارنا، بیل کا آواز کرنا۔

یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَھَا خُوَارٌ۔

ایک اونٹ کو لادے ہوگا جو بڑبڑا رہا ہوگا یا ایک گائے کو جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔

خُوَارٌ۔ گائے کی آواز۔

فَخَرَّ یَخُوْرُ کَمَا یَخُوْرُ الثَّوْرُ۔ امیہ بن خلف گرا بیل کی طرح آواز نکالتا ہوا۔

لَنْ تَخُوْرَ قُوًی مَادَامَ صَاحِبُھَا یَنْزِعُ وَیَنْزُوْ۔ جو شخص اتنی قوت رکھتا ہو کہ کمان کھینچ سکے (تیر مارے) اور وہ گھوڑے پر کود کر چڑھ سکے وہ ناتوان اور کمزور نہیں یہ خَارَ یَخُوْرُ سے نکلا ہے یعنی ضعیف ہوا کمزور ہو گیا۔

اَجَبَّارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ۔ (حضرت صدیق رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے فرمایا) کیا جاہلیت کے زمانہ میں تو تم سرکش اور سخت تھے اسلام میں آکر ناتوان اور کمزور ہو گئے (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت صدیق رضؓ نے کہا میں اُن سے لڑونگا حضرت عمر رضؓ نے یہ رائے دی کہ تم کو تالیف قلوب چاہئے تب حضرت صدیق رضؓ نے یہ فرمایا)۔

وَلَیْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ یَضَعُ خُوْرَ الْحَشَایَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ۔ (عمرو بن عاص رضؓ نے کہا) وہ شخص جنگی نہیں ہے جو داہنے اور بائیں نرم نرم چیزوں سے بھرے ہوئے تکیے اور بچھونے رکھے (وہ تو آرام طلب ہو گیا اور جنگی سپاہی وہ لوگ ہیں جو عیش و عشرت کو پسند نہیں رکھتے موٹا کھانا روکھا سوکھا اور سخت بچھونا اُن کو کافی ہے)۔

خَارَ یَخُوْرُ خُوَارًا۔ بیل نے آواز کی۔

خَارَ یَخُوْرُ خَوْرًا۔ اُس کے دبر پر مارا۔

خَارَ یَخُوْرُ یَا خَوِرَ یَخْوَرُ خَوَرًا۔ ضعیف اور ناتواں ہو گیا۔

خَارَتْ قُوَّتُہٗ۔ اُس کی قوت جاتی رہی۔

خُوْرِیٌّ۔ نیک عورت یہ مؤنث ہے اَخْیَرُ کا۔

رِجَالٌ خُوْرِیٌّ۔ نیک مرد۔

خَوَّارَۃٌ۔ گانڈ، کھجور جو بہت پھل دیتی ہو، دودھیل اونٹنی، عرب لوگ کہتے ہیں نَاقَۃٌ خَوَّارَۃٌ اور نِیَاقٌ خُوْرٌ۔ دودھیل اونٹنیاں۔

وَاِنْ خُوْدِرْتُمْ خُرْتُمْ۔ اگر تم سے جنگ کیجاتی ہے تو کمزور ہو جاتے ہو۔

اَرْضٌ خَوَّارَۃٌ۔ نرم زمین، ہموار۔

خَوْزٌ۔ عادت کرنا۔

خَازْبَازْ۔ مکھی، اونٹ کے گردن کی بیماری۔

بِلَادُ خُوْزٍ۔ ایک قوم ہے جو خست اور دناءت میں مشہور ہے اور ایک ولایت کا نام ہے جس کو خوزستان کہتے ہیں۔

حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَکِرْمَانَ۔ یہاں تک کہ خوز اور کرمان سے لڑو، کرمانی نے کہا دونوں شہر کے نام ہیں، میں کہتا ہوں دونوں ولایت ایران میں مشہور ہیں۔

خَوْصٌ۔ آنکھ بیٹھ جانا۔

تَخْوِیْصٌ۔ پہلے اشرافوں سے شروع کرنا پھر کمینوں کو دینا، سونے کے پتروں سے آراستہ کرنا، لے لینا۔

خُوْصٌ۔ کھجور کے پتے، خُوْصَۃٌ اُسکا مفرد۔

فَفَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّۃٍ مُخَوَّصًا بِذَھَبٍ۔ اُنکا چاندی کا ایک گلاس گم ہو گیا جسپر سونے کے پتر جڑے ہوئے تھے کھجور کے پتوں کیطرح۔

مَثَلُ الْمَرْاَۃِ الصَّالِحَۃِ مَثَلُ التَّاجِ الْمُخَوَّصِ

بِالذَّهَبِ۔ نیک بخت عورت کی مثال اُس تاج کی سی ہے جس پر سونے کے پتر جڑے ہوں۔

عَلَیْهِ دِیْبَاجٌ مُخَوَّصٌ بِالذَّهَبِ۔ اُس پر دیبا لگا تھا جس پر سونے کے پترے جڑے تھے۔

اِنَّ الرَّجْوَ اُنْزِلَ فِی الْاَحْزَابِ وَکَانَ مَکْتُوْبًا فِیْ خُوْصَةٍ فِیْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَاَکَلَتْهَا شَاتُهَا۔ رجم کی آیت سورۂ احزاب میں اتری تھی اور حضرت عائشہ کے حجرے میں کھجور کے پتے پر لکھی ہوئی تھی اُنکی بکری اُس کو کھا گئی۔

تَرَکْتُ الثُّمَامَ قَدْ خَاصَ۔ میں نے ثمام کو (جو ایک گھانس ہے) دیکھا اُس کے پتی نکل آئے حدیث میں اسی طرح مروی ہے اور صحیح اَخْوَص ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْوَصَتِ النَّخْلَةُ کھجور کے پتے نکل آئے۔

کَانَ یَرْغَبُ لِقَوْمٍ وَیُخَوِّصُ لِقَوْمٍ۔ حضرت علیؓ بعضوں کو بہت مال دیتے تھے بعضوں کو کم دیتے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَوِّصْ یا تَخَوَّصْ مَا اَعْطَاكَ جو کچھ دے وہ تھوڑا ہی سہی وہ لے لے۔

خَوْصَاءُ۔ گرم ہوا، اور وہ بکری جس کی ایک آنکھ کالی ہو ایک سفید۔

خَوْضٌ۔ ڈوبنا، پانی پر لانا، ملانا، گھولنا، گھس جانا، بلانا، مصروف ہونا۔

رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْ مَالِ اللّٰهِ۔ بہت سے لوگ جو اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں (اُس کو فضول اور بیجا کاموں میں اڑاتے ہیں یا مال کے کمانے میں حرام حلال کا خیال نہیں رکھتے، کرمانی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا مال (پبلک پراپرٹی) آپ کھا جاتے ہیں اور مسلمانوں پر تقسیم نہیں کرتے جیسے ہمارے زمانہ کے سلطان بادشاہ اور رئیس ہیں)۔

تَخَاضَ النَّاسُ۔ لوگوں نے گفتگو شروع کی۔

اِنْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَهَا الْبَحْرَ۔ اگر آپ ہم کو حکم فرمایئے کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں (تو گھسیڑ دینگے گو ہم نے ابتدا میں جب آپ سے بیعت کی تھی یہ شرط لگائی تھی کہ مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن آئیگا تو اُس سے لڑیں گے مگر جب ہم آپ پر ایمان لائے آپ کو اللہ کا پیغمبر سمجھا تو اب جو حکم آپ دیں گے ہم بسروچشم اُس پر عمل کرینگے)۔

مَخَاضَةٌ۔ وہ پانی جس میں سے سوار اور پیدل گذر سکیں۔

مَخَاضٌ۔ دردِ زہ۔

مَخِیْضٌ۔ مسکہ یا دہی جس کو مَخِیْضٌ حَامِضٌ بھی کہتے ہیں

خَوَّاضٌ۔ بہت گھسنے والا۔

یَخُوْضُ الرَّجُلُ بِرِجْلَیْهِ الْمَاءَ خَوْضًا۔ آدمی اپنے دونوں پاؤں پانی میں ڈبو کر چلے۔

خُضْتُ الْغَمَرَاتِ۔ میں جنگوں میں شریک ہوا۔

خَوْفٌ۔ یا خِیْفٌ یا مَخَافَةٌ یا خِیْفَةٌ۔ ڈرانا، امید رکھنا۔

تَخْوِیْفٌ۔ ڈرانا جیسے اِخَافَةٌ۔

نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَیْبٌ لَوْ لَمْ یَخَفِ اللّٰهَ لَمْ یَعْصِهٖ صہیبؓ کیا اچھا آدمی ہے اگر اُسکو اللہ کے عذاب کا ڈر نہ ہو جب بھی وہ گناہ نہیں کرینگا یہ اولیاء اللہ کا درجہ ہے وہ پروردگار کی اطاعت اور عبادت اُسکی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں نہ صرف اُس کے عذاب کے ڈر کر گو ڈر اُن کو بھی ہوتا ہے، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر صہیب کو عذاب کا ڈر نہ ہوتا تب بھی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرتا تو جب اُس کو ڈر ہو تو کیونکر نافرمانی کرے گا)۔

اَخِیْفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِیْفَکُمْ (زمین پر کیڑوں کو ڈراتے رہو (جہاں نکلیں اُن کو زور سے مار ڈالو)

اس سے پہلے کہ وہ تم کو ڈرائیں۔

يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ۔ اللہ تعالے سورج گہن سے (جو اُس کے قدرت کی نشانی ہے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (کیونکہ وہ قیامت کو یاد دلاتا ہے قیامت کے قریب بھی اسی طرح سورج تاریک ہوجائیگا کرمانی نے جو کہا کہ اس حدیث سے اہل ہیئات کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سورج گہن اور چاند گہن دونوں عادی امر ہیں جو اپنے معین اوقات پر ہوتے ہیں، یہ تقریر صحیح نہیں ہے اہل ہیئات کا کہنا صحیح ہے اور تجربہ اور مشاہدے سے یہ امر ثابت ہے کہ کسوف اور خسوف کے اوقات معین ہیں اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ فلاں ملک میں اتنا گہن لگیگا فلاں ملک میں اتنا، حدیث سے اہل ہیئات کا رد مقصود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا اسمیں کیا شک ہے کسوف اور خسوف اُسکے قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں دوسرے قیامت کو یاد دلاتی ہیں)۔

أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ۔ میں ڈرتا ہوں شاید اُس نے یہ شکار اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو (نہ ہمارے کھانے کیلئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فکلوا مما امسکن علیکم وہ جانور کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑیں)۔

غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ۔ اکثر روایتوں میں ایسا ہے اور بعضی روایتوں میں بحذف نون ہے یہ نون وقایہ کا ہے جو فعل کے بعد آتا ہے لیکن افعل التفضیل کے بعد بھی مشابہت فعل کیوجہ سے لائے بعضوں نے کہا اصل میں اخوف لی تھا لام کو نون سے بدل دیا معنی یہ ہے کہ دجال سے زیادہ مجھ کو دوسری باتوں کا تم پر ڈر ہے۔

أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةُ الْمُضِلُّونَ۔ سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وہ گمراہ کرنیوالے حاکموں (بادشاہوں اور رئیسوں کا جو بد دین ہوں اُن کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں آدمی بد دین ہوجائیں گے، بعضوں نے کہا ائمہ سے پیشوایان دین یعنی علما اور مشائخین مراد ہیں حقیقت میں یہ دونوں فرقے بڑے خوفناک ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے مولوی مشائخ اپنے علم اور تقدس کی روٹیاں کھانے لگے ہیں اور اپنے ساتھ حسن عقیدت قائم رکھنے کے لئے اور مریدوں کا اعتقاد بڑھانے کے لئے ہزاروں طرح کے مکر اور فریب کرتے ہیں خلاف شرع باتوں پر مریدوں اور معتقدوں کی خاطر سکوت کرتے ہیں، جانتے ہیں اگر اُن کو منع کرینگے تو وہ ہم سے پھر جائیں گے پھر یہ تر نوالے کہاں سے ہاتھ آئیں گے، لعنت خدا کی ایسی مولویت اور مشائخیت پر، آنحضرتؐ کو اسی بلا کا بڑا ڈر تھا جو اب عام ہورہی ہے اللہ تعالیٰ ان مولویوں اور مشائخوں کو اپنا ڈر عنایت کرے اور نیک توفیق دے روٹی کمانے کے لئے دنیا کے ذرائع کیا کم ہیں اور ہماری شریعت کے اگلے پیشوا سب ایک ایک پیشہ اور حرفت اور زراعت اور تجارت کرکے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے اور خالصاً لوجہ اللہ عامہ خلائق کو بلا خوف وخطر اور بلا لحاظ و پاس دنیاداران نصیحت کیا کرتے اُن کو نہ کسی دنیادار کی خفگی سے غرض تھی نہ خوشی سے)۔

مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ۔ جو شخص کسی مسلمان کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے۔

لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ۔ میں شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا اس

حال میں کہ میرے ساتھ اور کوئی ڈرایا نہیں
جاتا تھا کیونکہ اور کوئی مسلمان اور میرا شریک حال نہ تھا
مَا اَخْوَفُ مَا اَخَافُ - سب چیزوں میں جن سے میں
ڈرتا ہوں زیادہ ڈر کی کیا چیز ہے (پھر آپ نے اپنی
زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ چیز ہے حقیقت میں زبان ہی
تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ ہے)۔
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَافَةِ الزَّرْعِ - مومن
کی مثال کھیت کے بال کی طرح ہے، مشہور روایت
خَامَةُ الزَّرْعِ، اُس کا ذکر آگے آئیگا۔
يَتَخَوَّنُ خِفْتُ النَّاسَ - پھر وہ کہے میں لوگوں سے
ڈرا، قتبی نے اس حدیث غیر الدجال اخوفنی علیکم
کی تحت میں کہا کہ مراد خوارج اور ضالین کے فتنہ
ہیں اور ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں ایک مفتری
کذاب کا فتنہ پھیلا ہے جس کے فتنے کو ہر ایک
آدمی جو دین سے ذرا واقفیت رکھتا ہو برا سمجھیگا
بھلا عقلا اور دینداروں کا تو کیا ذکر شیخ کی مراد اس
فتنہ سے مہدوی لوگوں کا فتنہ تھا جو سید محمد جونپوری
کو مہدی برحق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی آمد و
رفت آخری اسی قوم کے لوگوں نے شیخ کو اوجین
اور سارنگ پور کے درمیان شہید کیا۔
میں :- کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں بھی انہی
لوگوں نے مولوی محمد زماں خاں صاحب کو جو ایک
عالم متشرع متبع سنت دیندار تھے حیدرآباد میں خاص
مسجد میں بحالت تلاوت قرآن شہید کیا اور یہ اس
وجہ سے کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک کتاب
موسوم بہ ہدیہ مہدویہ ان کے رد میں تالیف کی تھی
اور ہمارے ہی زمانہ میں ایک شخص نمود ہوا جو اپنے
تئیں سید کہتا تھا اُس نے کیا فتنہ نکالا کہ معاذ اللہ
ہزاروں مسلمانوں کو ملحد بیدین بنا دیا گویا قرامطہ
اور باطنیہ کے الحاد کو از سر نو تازہ کیا اور ایک شخص
نمود ہوا ہے جو ابتک زندہ ہے[عہ] وہ علاوہ دعوی مہدیت
کے مسیحیت اور نبوت اور وحی سب باتوں کا مدعی ہے
اور بہت سے نادان اور کم علم لوگ اُس کے دام
مکر اور فریب میں پھنس گئے ہیں یا اللہ تو سچے مسلمانوں
کو ان سب فتنوں سے محفوظ رکھ بجاہ نبیک صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خَوْقٌ - چھلہ، بالا۔
خَوْقٌ - کشادگی۔
خَوْقَاءُ - احمق عورت عرب لوگ کہتے ہیں خَاقَ
الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ - جب اس طرح اُس سے
جماع کرے کہ ذکر کے حرکت کی آواز نکلے۔
اَلْخَاقِ بَاقٌ - فرج میں ذکر کے حرکت کی آواز۔
خَاقِ بَاقٌ - فرج۔
اَخْوَقُ - کانا، خارشتی۔
مَفَازَةٌ خَوْقَاءُ - وسیع میدان۔
اَمَا تَسْتَطِيعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَأْخُذَ خَوْقًا مِنْ
فِضَّةٍ فَتَطْلِيهِ بِزَعْفَرَانٍ - کیا تم میں سے کوئی
عورت اتنا بھی نہیں کرسکتی کہ چاندی کا ایک چھلہ
لے اُس پر زعفران لتھیڑ دے۔
خَوْلٌ یا خِيَالٌ - انتظام کرنا، بندوبست اور نگہداشت کرنا۔
خَوْلَةٌ - ہرنی۔
خَالٌ - ماموں، اُس کی جمع اَخْوَالٌ اور اَخْوِلَةٌ اور
خُؤُوْلٌ اور خُؤُوْلَةٌ ہے، عرب لوگ کہتے ہیں
اَنَا خَالُ هٰذَا الْفَرَسِ - میں اس گھوڑے کا مالک ہوں
خَالَةٌ - ماں کی بہن۔
خَائِلٌ - نگہبان۔
هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ
اَيْدِيكُمْ - وہ تمہارے بھائی (تمہاری طرح آدم

عہ یہ پارہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جب یہ مدعی نبوت بقید حیات تھے ۱۲ منہ۔

کی اولاد اور تمہارے تابعدار بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو تمہارا زیر دست بنایا (ورنہ وہ اور تم برابر ہو، آدم علیہ السلام کی اولاد ہو)۔

خَوَلٌ۔ خائل کی جمع ہے، یہ تخویل سے نکلا ہے بمعنی تملیک یا رعایت۔

اِخْوَانُکُمْ خَوَلُکُمْ۔ تمہارے غلام لونڈی نوکر چاکر تمہارے بھائی ہیں، خولکم مبتداء ہے اور اخوانکم خبر مقدم ہے مطلب یہ ہے کہ اُن پر شفقت اور رحم کرو اُن سے خوش خلقی سے پیش آؤ، اسی حدیث میں یہ ہے جو تم کھاؤ وہ اُن کو کھلاؤ اور جو تم پہنو وہ اُن کو پہناؤ اب اختلاف ہے اسمیں کہ یہ حکم استحباباً ہے یا وجوباً۔

کَانَ عِبَادُ اللّٰہِ خَوَلاً۔ اللہ کے بندے غلام اور تابعدار ہو جائیں گے (یعنی بنی امیہ خلق اللہ سے بطور غلاموں کے سلوک کرینگے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ۔ آنحضرتؐ نصیحت کر کے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے تھے (تاکہ ہم خراب نہ ہونے پائیں) بعضوں نے کہا صحیح یتخوّلنا ہے حائے حطی سے یعنی ہماری خوشی اور نشاط کا حال دیکھ کر ہم کو نصیحت کرتے مطلب یہ ہے کہ نصیحت میں اتنا طول نہ فرماتے کہ ہم اُکتا جائیں، اصمعی نے یتخوّننا روایت کیا ہے یعنی ہمارا خیال رکھتے ہماری نگہبانی کرتے۔

دَعَا خَوَلِیَّۃٌ لِخَوَلِیِّہٖ۔ اپنے شترخانہ کے داروغہ کو بلایا، محیط میں ہے کہ خولی مال کا محافظ یا باغوں کا داروغہ، عرب لوگ کہتے ہیں ھُمَا اِبْنَا خَالَۃٍ وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں اور یوں نہیں کہتے ھُمَا اِبْنَا عَمَّۃٍ کیونکہ پھوپھی کے بیٹے کا تو ماموں زاد بھائی ہوتا ہے نہ پھوپھی زاد۔

مُخْوِلٌ اور مُخْوَلٌ۔ جس کے ماموں شریف اور نیک ہوں جیسے مُخَالٌ اسیطرح مُعَمٌّ جسکے چچا شریف اور نیک ہوں۔ مُعَمٌّ مُخْوِلٌ جس کے چچا اور ماموں دونوں شریف اور نیک ہوں۔

تَخْوِیْلٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

لَا نَخُوْلُ عَلَیْکَ۔ ہم تمہارے اوپر غرور نہیں کرنے کے (بلکہ تمہاری اطاعت کریں گے، یہ حضرت طلحہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا) یہ خَالَ یَخُوْلُ اور اِخْتَالَ یَخْتَالُ سے ہے یعنی تکبر کیا اور تکبر کرتا ہے۔

ھُوَ ذُوْ مَخِیْلَۃٍ وہ گھمنڈی ہے یعنی مغرور اور متکبر۔

اَدِمْ مَا خَوَّلْتَنَا۔ جو تو نے ہم کو عطا فرمایا ہے یا جس چیز کا تو نے ہم کو مالک بنایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے پاس قائم رکھ (یعنی دیکر پھر چھین نہ لے)۔

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ خَوَّلَ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ (اصل میں سب آدمی آزاد ہیں) لیکن اللہ نے ایک کو دوسرے کا مملوک بنا دیا۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ فِیْمَا خَوَّلَکُمْ۔ اللہ سے ڈرتے رہو، لونڈی غلاموں کے مقدمے میں جنکا مالک اللہ نے تمکو بنا دیا ہے۔

خَوْلَانُ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

خَوْمَانٌ

زمین کا ناموافق ہونا۔

خَامٌ۔ جمع ہے خَامَۃٌ کی، اصل میں خُوْمَۃ تھا یعنی کونپل یا خراب بدہوا زمین یا پودھا جو کھیت میں پہلے اُگتا ہے، یا تر و تازہ درخت، محیط میں ہے کہ خام کچے کو بھی کہتے ہیں اور نرے پانی کو اور اُس لکڑی اور پتھر کو جو تراشے نہ گئے ہوں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَۃِ مِنَ الزَّرْعِ۔ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نیا پودھا جو کھیت میں اُگا ہو (وہ ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا

ہو جاتا ہے انرمی اور ملایمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں اسی طرح مومن پر بھی آفتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرتا ہے اور حق تعالٰے کے فضل وکرم کی امید نہیں توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور پھر خوش وخورم ہو کر اللہ تعالٰے کا شکر بجالاتا ہے۔

مَسْجِدُ الْخَوَامِيْنِ۔ مدینہ کے اطراف میں ایک مسجد ہے۔

خَامٌ۔ وہ چمڑا جو دباغت نہ کیا گیا ہو۔

خَوْنٌ۔ یا خِيَانَةٌ یا خَانَةٌ یا مَخَانَةٌ۔ خیانت کرنا عہد شکنی کرنا، ضعف اور ناتوانی۔

تَخْوِيْنٌ۔ خائن بنانا۔

تَخَوُّنٌ۔ کم کرنا۔

اِخْتِيَانٌ۔ خیانت کرنا۔

خَانٌ۔ دوکان، سرائے، مسافرخانہ اس کی جمع خانات، خان بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ۔ پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے (یعنی دل میں کچھ رکھے اور ظاہر میں کچھ کرے جب آدمی نے زبان روک لی اور آنکھ سے اشارہ کیا تو یہ بھی خیانت ہوئی۔

اِنَّهٗ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ۔ آنحضرتؐ نے خائن چور مرد اور خائنہ چور عورت کی گواہی منظور نہیں کی (یہاں خیانت اور چوری سے صرف یہی مراد نہیں ہے کہ لوگوں کی امانت میں اس نے خیانت کی ہو بلکہ اللہ تعالٰی کے فرائض اگر وہ بجا نہ لاتا ہو تب بھی وہ خائن ہے چنانچہ دین کے احکام کو بھی اللہ نے امانت فرمایا انا عرضنا الامانۃ علی السموات و الارض اور اُن کے بجا نہ لانے کو خیانت قرار دیا جیسے فرمایا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم)۔

نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا لِئَلَّا يَتَخَوَّنَهُمْ۔ آنحضرتؐ نے رات کو اپنے گھر تک آنے سے اور اپنے گھر والوں کی چوریاں تلنے سے منع فرمایا، اصل میں تخون کا معنی کم ہونا گھٹنا گویا اپنی جورو کا گھٹنا چاہتا ہے۔

مَخَافَةَ اَنْ يُّخَوِّنَهُمْ۔ اس ڈر سے کہیں اُن کو خائن نہ بنائے۔

يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ۔ خیانت کریں گے کوئی اُن پر بھروسہ نہ کریگا۔

قُرِّبَ اِلَيْهِ خِوَانٌ يا خُوَانٌ۔ آپ کے سامنے دسترخوان رکھا گیا، یہاں خوان سے مراد دسترخوان ہے، اصل میں خوان اُس چوکی یا میز کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھ کر مالدار اور عیش پسند لوگ کھاتے ہیں تاکہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے۔

مَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ۔ آنحضرتؐ نے چوکی یا میز پر کبھی نہیں کھایا، ثعالبی نے کہا اگر چوکی یا میز پر کھانا رکھا ہو تب اُس کو مائدہ کہیں گے اگر کھانا نہ رکھا ہو تو اُس کو خوان کہیں گے، بعضوں نے کہا جب کھانا اُس پر رکھا ہو تب خوان کہیں گے اور مائدہ عام ہے اگر دسترخوان پر بھی کھانا رکھا جائے اُس کو بھی کہیں گے۔

فَاِذَا اَنَا بِاَخْاوِيْنَ عَلَيْهَا لُحُوْمٌ مُنْتِنَةٌ۔ یکایک میں نے چند خوان دیکھے اُن پر بدبودار گوشت رکھے ہوئے تھے۔

لَمْ تَخَوَّنْهُ الْاَحَالِيْلُ۔ اُس کو دودھ نکلنے کے سوراخوں نے دُبلا نہیں کیا (یعنی باوجودیکہ بہت دودھ دیتی ہے لیکن موٹی تازی ہے)۔

يَتَخَوَّنُوْنَ نَخَانَةً وَمَلَاذَةً وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَاِنْ لَمْ يَشْغَبْ۔ خیانت کرنا ت

ایک کی ایک آڑ میں رہ کر باتیں کرتے ہیں اُن میں بات کرنے والے پر عیب لگایا جاتا ہے گو وہ کچھ فساد نہ کرے۔

لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ جو شخص تیری خیانت کرے تو اُس کی خیانت نہ کر بلکہ برائی کے بدل نیکی کر، یہ حُسن خلق کی تعلیم ہے علماء نے کہا ہے یہ حکم استحبابًا ہے اور اگر کسی شخص نے اُس کا حق یا مال ظلم سے دبا لیا ہو اور حاکم کے ذریعہ سے بوجہ نہ ہونے شہادت یا ثبوت کے چارہ جوئی ممکن نہ ہو تو مظلوم کو یہ درست ہے کہ اپنے حق یا مال کے موافق ظالم کا حق یا مال دبالے اگر اُس پر قدرت پائے مگر افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے اور خیانت کا بدلہ امانت داری سے کرے۔

لَوْ تَخُنْ اُنْثٰی۔ اگر حضرت حوا حضرت آدم سے خیانت نہ کرتیں (اور شیطان کے اغوا سے اُن کو ممنوع درخت کھانے کی ترغیب نہ دیتیں تو کوئی عورت خیانت نہ کرتی (انہی کی رگ نے ہر عورت میں خیانت کا مادہ پیدا کر دیا)۔

حَتّٰی اَنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَهٰذَا يَا كَافِرُ۔ ایک خوان پر کھانے کے لئے لوگ جمع ہوں گے تو وہ (یعنی دابۃ الارض جو قیامت کے قریب نکلے گا) کہہ دیگا یہ مومن ہے یہ کافر ہے، ایک روایت میں اَهْلَ الْاَخْوَانِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے (جو ضد ہے امانت کی)

اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔ جب اُس کے پاس امانت رکھائیں تو وہ خیانت کرے۔

خَوَّانٌ۔ شیر اور بہت خیانت کرنے والا، اور ربیع الاول کا مہینہ جیسے خُوَّانٌ۔

خَوّٰى۔ بھائی بنانا، یہ ایک لغت ہے اُخُوَّةٌ میں اُس کے ذکر کا یہاں موقع نہ تھا، مگر صرف صاحب مجمع اور نہایہ کی متابعت کو ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا صاحب نہایہ نے کہا ہم نے صرف لفظ کے لحاظ سے اس باب میں ذکر کر دیا ورنہ یہاں اس کے ذکر کا موقع نہ تھا۔

فَاَخَذَ اَبَا جَهْلٍ خَوْتَةٌ فَلَا يَنْطِقُ۔ ابوجہل سست ہو گیا کچھ بول نہ سکا۔

خَوٰى۔ خالی ہونا، بہت بھوکا ہونا۔

خَوَاءٌ اور خَوَايَةٌ اور خَوًى اور خُوِيٌّ۔ سب کا معنی خالی ہونا۔

تَخْوِيَةٌ۔ سجدے میں پیٹ کا زمین سے جدا رکھنا اسی طرح بازوؤں کا پسلیوں سے۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى۔ آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو تخویہ کرتے (پیٹ کو زمین سے جدا رکھتے اونچا رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ۔

اِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيُخَوِّ وَاِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ۔ جب مرد سجدہ کرے تو تخویہ کرے اور عورت سجدہ کرے تو سمٹ جائے یعنی پیٹ زمین سے لگا دے اور ہاتھ پسلیوں سے ملا دے۔ بعضوں نے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور عورت مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیا)۔

خَوّٰى بِيَدَيْهِ۔ اپنے ہاتھ زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا رکھے۔

فَسَمِعْتُ كَخَوَايَةِ الطَّائِرِ۔ میں پرندے کی پھڑپھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

فَاِذَا هُوَ بِدِيَارٍ خَاوِيَةٍ عَلٰى عُرُوْشِهَا۔ یکایک وہ ایسے گھروں میں پہنچے جن کے چھت

ع۵ اخوان بھی بمعنی خوان آیا ہے۔ ۱۲ منہ۔

کرے ہوئے یہ خَوِی البَیْتُ سے نکلا ہے یعنی گھر خالی ہو گیا یا گر گیا۔

نَخْلٌ خَاوِیَةٌ۔ کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑی ہوئی۔

کَانَ عَلِیٌّ یَتَخَوّٰی کَمَا یَتَخَوَّی الْبَعِیْرُ الضَّامِرُ۔ حضرت علیؓ سجدے میں تخویہ کرتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھتے وقت کرتا ہے (یعنی پیٹ کو زمین سے جدا اور کہنیوں کو زمین سے اٹھا ہوا رکھتے شیر کی طرح زمین پر بچھا نہیں دیتے

مِنْ لُؤْلُؤَۃٍ مُخَبَّاۃٍ۔ خولدار موتی کا بنا ہوا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَیْبَةٌ۔ محرومی، نقصان، محتاجی، ناشکری، ناامیدی، نامرادی

تَخْیِیْبٌ۔ ناامید کرنا، نامراد کرنا، جیسے اِخَابَۃٌ ہے۔

مَنْ فَازَ بِکُمْ فَقَدْ فَازَ بِالْقِدْحِ الْاَخْیَبِ۔ جو شخص تم پر فتح پائے اُس نے جوئے میں وہ پانسہ پایا جس میں کچھ نہیں ملتا، جوئے کے تین پانسے ہیں سفیح اور منیح اور وغد۔

خَیْبَةً لَکَ۔ خدا کرے تو نامراد ہو (اپنے مقصود کو نہ پہنچے)

یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ۔ ارے زمانہ کی خرابی، عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آتی یا سفر یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور زمانہ کو برا کہتے، آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ زمانہ کا خالق اور مالک اور پھیرانے والا اللہ ہے سب کام اُس کے حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں زمانہ کچھ نہیں کر سکتا۔

خِبْتَ وَخَسِرْتَ۔ تو جب نامراد ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا اس لئے کہ جس کو تو نے پیغمبر سمجھا تھا وہ ظالم اور خائن نکلا اور ظالم اور خائن سچا پیغمبر نہیں ہو سکتا تو اُسکا تابعدار تباہ اور برباد ہوا، بعضوں نے

خِبْتُ وَخَسِرْتُ بہ تائے متکلم روایت کیا (یعنی جب میں نے پیغمبر ہو کر عدل و انصاف کو چھوڑ دیا اور ظلم و خیانت اپنا شیوہ کیا تو میں تباہ ہوا اب پیغمبری کہاں سے باقی رہے گی)۔

خَیَّبْتَنَا۔ تم نے ہم کو تباہی اور نقصان میں ڈالا (تم ممنوع درخت میں سے کھاتے نہ ہم بہشت سے نکالے جاتے ان آفتوں میں کیوں گرفتار ہوتے)۔

خَیْرٌ۔ اچھا ہونا، نیک ہونا، نیکی اور بھلائی تو خیر ضد ہے شر کی

خِرْتَ۔ تو اچھا ہوا۔

خَائِرٌ اور خَیِّرٌ۔ نیک اور اچھا۔

خَارَ اللّٰهُ لَکَ۔ اللہ نے جو تیرے لئے بہتر تھا وہ تجھ کو دیا۔

خِیْرَۃٌ۔ بہ سکون یا اسم مصدر ہے بمعنی بھلائی اور نیکی اور خِیَرَۃٌ بہ فتحہ یا بمعنی اختیار۔

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِیَرَۃُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اچھے بندے ہیں اُس کے مخلوقات میں سے یا اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے ہیں۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔ آنحضرتؐ ہم کو ہر بات میں استخارہ کرنا سکھلاتے (یعنی اللہ تعالیٰ سے اس میں بھلائی چاہنا)۔

مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَتُهُ اللّٰهَ وَمِنْ شَقَاوَتِهٖ تَرْکُهُ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰهِ۔ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ۔ یا اللہ میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں کیونکہ تو ہر کام کا انجام جانتا ہے (یہ استخارہ کی دعا ہے تک حصن حصین میں

منقول ہے اور اہل سنت کے نزدیک یہی ایک استخارہ کا طریق ہے جو کتاب مذکور میں بیان کیا ہوا امامیہ کے نزدیک اور طریقے بھی ہیں جیسے تسبیح کا استخارہ یا ذات الرقاع، مجمع البحرین میں ہے کہ ہر کام کے عزم کے وقت بار بار یہ کلمہ زبان سے کہے اللھم انی استخیرک خیرۃ فی عافیۃ پھر اُس کے بعد مشورہ کرے جو اُس کے حق میں بہتر ہوگا وہی مشورہ میں قرار پائیگا) طیبی نے کہا استخیرک بعلمک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے علم کی مدد لیتا ہوں۔

خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ۔ میرا کام بھلا کردے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لئے اختیار کر۔

خَیْرُ النَّاسِ خَیْرُهُمْ لِنَفْسِهٖ۔ جو شخص اچھا ہے (لوگوں سے بھلائی کرتا ہے) وہ اپنے ساتھ اچھائی کرتا ہے کیونکہ جب لوگوں سے بھلائی کرے گا تو لوگ بھی اُس کے ساتھ بھلائی کرینگے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔ تم میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو (مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک نہ کریگا وہ باہر والوں سے کیا سلوک کریگا)۔

مَا رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا تو بہشت کے برابر کوئی اچھی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ کے برابر کوئی بری چیز میں نے نہیں دیکھی۔

یَکْفِیْ مَنْ ھُوَ اَوْفٰی شَعْرًا مِنْکَ اَوْ خَیْرًا مِنْکَ۔ اتنا پانی اُن کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بال رکھتے تھے یا تم سے بہتر تھے۔

اَنَا بَیْنَ خَیْرَتَیْنِ۔ مجھ کو اللہ تعالٰے نے دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے (منافقوں کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا یا نہ کرنے کا اب یہ آیت ماکان للنبی والذین آمنوا معہ ان یستغفروا للمشرکین مشرکوں کے باب میں ہے نہ منافقوں کے باب میں، بعضوں نے کہا یہ آیت اُس وقت تک نہیں اتری تھی)۔

تَاْتِی الْاِبِلُ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ عَلَیْهِ۔ اُونٹ اُس حال میں آئیں گے جیسے پوری طاقت اور فربہی اور صحت کے ساتھ دنیا میں تھے۔

عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ۔ اچھے حال پر جس طرح دنیا میں تھے (خوب آباد اور میوہ دار)۔

فَیَخْرُجُ رَجُلٌ خَیْرُ النَّاسِ۔ ایک شخص نکلیگا جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا (بعضوں نے کہا یہ خضر ہوں گے

اَوَ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ۔ کیا اچھی چیز (مال دولت) سے برائی پیدا ہوگی (چونکہ مال کو اللہ تعالٰی نے خیر فرمایا ہے جیسے اس آیت میں وانہ لحب الخیر لشدید اور حدیث میں اُس کو برکات الارض فرمایا ہے اس لئے اُن کو تعجب ہوا کہ خیر سے شر یعنی برائی کیونکر پیدا ہوگی)۔

خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَۃُ۔ ساری عورتوں میں بہتر حضرت مریمؑ (یعنی بنی اسرائیل کی عورتوں میں) اور ساری عورتوں میں بہتر حضرت خدیجہؓ (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

اَلسَّجْدَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا۔ اُس وقت ایک سجدہ ساری دنیا کا مال خرچ کرنے سے بہتر ہوگا کیونکہ یہ قیامت کے قرب کا ذکر ہے جب مال و دولت کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اُسکا خواہاں نہ رہے گا)۔

عَلٰی خَیْرِ فِرْقَۃٍ۔ بہترین گروہ پر مراد حضرت علیؓ کا گروہ ہے، ایک روایت میں علٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ ہے یعنی لوگوں میں پھوٹ پڑنے کے وقت۔

یَقْرَؤُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ۔ خلق اللہ جو کلام پڑھتے ہیں اُس میں جو بہتر ہے (یعنی قرآن) اُسکو پڑھیں گے ایک روایت میں مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ ہے، یعنی

حدیث بیان کریں گے

فَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ مِنَ الْخَيْرِ ۔ تو خیر کی تعبیر (جس کو میں نے خواب میں دیکھا) وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی یعنی غزوۂ بدر ثانی میں جب مسلمانوں کو یہ کہکر ڈرایا گیا تھا کہ تم سے لڑنے کے لئے ایک فوج کثیر جمع ہوئی ہے انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اللہ نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

وَاللهِ خَيْرٌ اللہ کا ثواب، اُس کی راہ میں مارا جانا دنیا کی زندگی اور دنیا کے مال متاع سے بہتر ہے۔

فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ ۔ حذیفہ کو ہمیشہ یہ رنج رہا کہ اُن کے باپ کو مسلمانوں نے مار ڈالا یا وہ اپنے باپ کے قاتل کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے۔

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَأْتِي بِهِمْ مُقَيَّدًا بِالسَّلَاسِلِ ۔ بہت اچھے وہ لوگ ہیں جو زنجیروں میں باندھ کر لائے جائیں گے (یعنی دار الاسلام میں قید ہو کر آئیں گے پھر اللہ اُن کو اسلام کی توفیق عطا فرمائیگا تو اُن کے حق میں اُن کے گرفتار کرنے والے ایک نعمت عظمیٰ ہوں گے کس لئے کہ اگر وہ اُن کو گرفتار کر کے دار الاسلام میں نہ لاتے تو اُن کو اسلام کی نعمت نہ ملتی)۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۔ اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی بیبیاں بہت ہوں تو آنحضرت ساری امت سے بہتر ہوئے کس لئے کہ آپ کی نو بیبیاں ایک وقت میں تھیں اور امت میں کسی کو ایک وقت میں چار بیبیوں سے زیادہ نہیں ہو سکتیں، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جو صحابہ زیادہ بیبیاں رکھتے تھے وہ حضرت صدیقؓ وغیرہ سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جب دوسری فضیلتوں میں برابر ہوں تو ایک وجہ فضیلت نکاح ازدواج بھی ہوگی اور یہ اعتراض بھی نہ ہوگا کہ خلفائے عباسیہ اور دوسرے بادشاہان ہند اور دکن نے سو سو دو دو سو خواصین اور بیبیاں رکھیں ہیں تو وہ سب سے افضل ہوں گے کیونکہ لونڈیوں کا حکم بیبیوں کا سا نہیں ہو سکتا اور بیبیاں چار سے زائد درست نہیں ہو سکتیں پس جن بادشاہوں نے سو سو یا دو دو سو بیبیاں رکھی ہیں وہ درحقیقت زنا اور حرام کرتے رہے اُن کے لئے فضیلت کہاں سے آئی وہ تو حرام کار اور بدکار اور فاجر ہیں۔

خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ ۔ دو بکریوں سے بہتر ہے کیونکہ قربانی میں گوشت کی عمدگی مطلوب ہے نہ گوشت کی کثرت، البتہ آزاد کرنے میں دو بردوں کا آزاد کرنا ایک بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ ۔ یہ ذکر تمہارے لئے ایک غلام سے بہتر ہے (کیونکہ خادم کے وجود سے مخدوم میں کوئی قوت یا فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس ذکر سے تم میں خود قوت پیدا ہوگی اور ثواب آخرت علاوہ)۔

لَا يَقُلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى ۔ یوں نہ کہے میں یونسؑ سے بہتر ہوں (یعنی اپنے تئیں یا مجھ کو یونس پیغمبر سے افضل نہ کہے) دوسری صورت کی توجیہ یوں کی ہے کہ شاید اُس وقت تک آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہوگا کہ مجھ کو بھی حضرت یونس پر اسطرح سے فضیلت نہ دو کہ اُنکی تحقیر یا اہانت نکلے کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کفر ہے)۔

مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ فَقَدْ كَذَبَ ۔ جس نے یہ کہا میں یونس سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے کیونکہ غیر پیغمبر گو کیسا ہی بڑے درجہ کا ولی اور عالم اور نیک ہو پیغمبر کے درجہ کو نہیں پہنچتا، اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ نبوت کا درجہ ولایت سے بڑھکر ہے اہلحدیث کا اس پر اتفاق ہے۔

لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى ۔ مجھ کو موسیٰ سے افضل نہ کہو۔

لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (ان دونوں حدیثوں کی نبی توجیہ وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے) بعضوں نے کہا لا تخیرنی کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عمل یا محنت یا عبادت کی وجہ سے مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت مت دو کیونکہ یہ فضیلت اس سبب سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت کی وجہ سے ہے۔

يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو یوں کہہ کر پکارا اے بہترین تمام مخلوقات کے آپ نے فرمایا ابراہیمؑ پیغمبر ہیں (یعنی اپنے زمانہ میں ابراہیمؑ سارے مخلوقات سے بہتر تھے یا تواضع کی راہ سے آپ نے یہ فرمایا اُس وقت تک آپ کو علم نہ ہوا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں)۔

ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ۔ میں اُس کی یاد اُس جماعت میں کروں گا جو اُس کی جماعت سے بہتر ہے، اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ فرشتے مومنین سے افضل ہیں حالانکہ یہ استدلال صحیح نہیں کس لئے کہ جماعت الٰہی میں پیغمبروں کی ارواح اور ملائکہ مقربین بھی ہیں۔

وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ۔ بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے یہ ادب کے طور پر فرمایا ورنہ برائی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے، خالق خیر و شر وہی ایک ذات الٰہی ہے اسلام کا یہی اعتقاد ہے اور مجوسی دو خالق ثابت کرتے ہیں ایک خیر کا خالق اُس کو یزداں کہتے ہیں اور ایک شر کا خالق اُس کو اہرمن کہتے ہیں)۔

كَادَ الْخَيِّرَانِ اَنْ يَّهْلِكَا۔ قریب تھا کہ دو بہت نیک آدمی ہلاک ہو جائیں (اُن کی نیکیاں برباد ہو جائیں مراد ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں جب ان دونوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی آوازیں بلند کیں ایک کہتے تھے کہ قعقاع کو سردار بنایئے دوسرے کہتے تھے اقرع کو بنایئے۔

خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ۔ انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ

اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا۔ تو ہی نفس کا اچھا پاک کرنیوالا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ تیرے سوا اور بھی کوئی نفس کو پاک کر سکتا ہے۔

فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ۔ اُس میں جو بھلائی تھی وہ دیکھی، ایک روایت میں مِنَ الْحَبْرَةِ ہے یعنی خوشی دیکھی۔

خَيْرُ يَوْمٍ۔ یعنی ہفتہ کے دنوں میں بہتر دن ورنہ سال کے دنوں میں عرفہ کا دن افضل ہے بعضوں نے جمعہ کو عرفہ کے دن سے بھی افضل کہا ہے۔

فَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا۔ اُس کی تعریف کی۔

وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ۔ اور جوڑا اُس کی جوڑو سے بہتر معلوم ہوا کہ بہشت کی عورتیں آدم زاد عورتوں سے افضل ہیں اور اس میں اختلاف ہے۔

مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا۔ کسی کو اس سے بہتر بخشش نہیں ملی۔

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ۔ مقتول کے وارث کو دو باتوں میں اختیار ہوگا (یا تو دیت لے یا قصاص)۔

هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ۔ یہ تیری بہتر قربانی ہے جو اخیر میں کی (کیونکہ پہلی بکری گو صورۃً قربانی تھی مگر در حقیقت قربانی نہ تھی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

خَيْرُ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ۔ سب تابعین میں بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے (یعنی اللہ کے نزدیک، اب جو بعضوں نے سعید بن مسیب کو افضل التابعین کہا ہے تو وہ علم دین کے لحاظ سے)۔

لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ خَيْرٍ۔ جس امت کے تم بدترین شخص سمجھے گئے (اور اسی وجہ سے دار پر لٹکائے گئے) وہ اچھی امت تھی (یعنی حجاج اور اس کی جماعت سے تمہاری جماعت اچھی تھی یہ عبد اللہ

ابن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کے نعش کے پاس آکر کہا جسکو حجاج نے سولی پر لٹکنے دیا تھا۔ ایک روایت میں یوں ہے لَاُمَّۃٌ شَرُّہَا خَیْرٌ بُری امت تھی یہ رازی کی غلطی ہے۔

خَیْرُھُمْ اُوَیْسٌ۔ اویس اُن میں کا بہترین شخص ہے حضرت عمرؓ نے اُن سے دعا کی درخواست کی اور یہ کچھ عجیب نہیں مفضولوں سے دعا کی خواہش کر سکتے ہیں جیسے آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کی

عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ فَاِنَّھَا خَیْرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ۔ شام کی سرزمین میں رہنا لازم کر لو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہتر یا برگزیدہ زمین ہے (اگر وہاں نہ رہ سکو تو یمن میں رہو)۔

فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ۔ پانی سے وضو کرنا بہتر ہے (یعنی واجب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پانی ہوتے ہوئے تیمم بھی جائز ہے)۔

خَیْرُ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا۔ سورۂ فلق اور ناس دو تو بہترین سورتیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں (یعنی استعاذہ کی غرض سے)۔

خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا۔ مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے (جو عورتوں کی صف سے دور ہوتی ہے) اور بدترین صف آخری صف ہے (جو عورتوں سے قریب ہوتی ہے)۔

رَکْعَتَانِ مِنَ الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا۔ فجر کی سنت کی دو رکعتیں ساری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہیں (کیونکہ دنیا کا مال و متاع فانی ہے اور ان رکعتوں کا اجر ہمیشہ قائم رہے گا)۔

فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ۔ سنت نبوی پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو وہ بدعت حسنہ ہو) تو پاخانہ کے آداب کی رعایت رکھنا یا فجر کی سنت کے بعد ذرا لیٹ جانا ایک رباط یا مدرسہ بنانے یا ہزاروں نیازیں اور مجلس میلاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے)۔

خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ۔ سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے افضل ہے (کیونکہ ذکر الٰہی تمام نیکیوں کا مقصود اصلی ہے اور پھر سب اذکار میں لا الٰہ الا اللہ افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے

خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ۔ بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اُس دن سب سے بہتر دعا جو میں نے کی اور مجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں نے وہ یہ دعا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الخ اگرچہ یہ کلمہ ذکر ہے مگر جو ذکر الٰہی میں مشغول رہیگا حقتعالیٰ اُسکی خواہش پر بڑھکر اُسکو دیگا جیسے دوسری حدیث میں ہے اسلئے دعا بھی ہوئی۔

فَجَاءَ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَہٗ مِنْ شَرٍّ۔ یہ بہتری اللہ تعالیٰ لایا اب اس کے بعد برائی ہوگی، بہتری سے مراد آنحضرتؐ کی نبوت ہے اور اسلام کا ظہور اور غلبہ اُسکے بعد برائی اور فتنہ اور گمراہی اور بدعات کا ظہور ہے۔

کُنْ خَیْرَ ابْنَیْ اٰدَمَ۔ تو آدم کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا کسی پر حملہ نہ کر قتل ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِّنْ شَرِّکُمْ۔ میں تم کو اچھی اور بری بات بتلاؤں۔

اِنَّ ھٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ لِتِلْکَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ۔ نیکی کے خزانے ہیں ان خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

اَنَا الصَّلٰوۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ۔ میں نماز ہوں پروردگار فرمائے گا تو اچھی ہے۔

تَرِبَتْ یَدَاکَ خَیْرٌ۔ اسکا معنی کتاب التاء میں گذر چکا

اَعْطِہٖ جَمَلًا خِیَارًا رَبَاعِیًا۔ اُس کو اچھا چنا ہوا

اونٹ چار برس کا دیدے (گو اُسکا حق اس سے کم درجہ کا اونٹ ہے معلوم ہوا اگر قرضدار اپنی خوشی سے قرضخواہ کو اس کے قرضہ سے بڑھ کر دے تو اُسکا لینا منع نہیں)۔

دَخَیَّرَ اُنَیْسٌ ۔ انیس کو پنچ نے بہتر کہا (اُن کو ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو شخص شاعری میں افضل ہو وہ اونٹوں کا ایسا مندہ دے جو اُس شخص کے پاس تھا آخر انیس کو پنچ نے بہتر کہا انہوں نے وہ مندہ اُس سے لے لیا، عرب لوگ کہتے ہیں نَافَرْتُهٗ فَنَفَرْتُهٗ اور خَایَرْتُهٗ فَخِرْتُهٗ یعنی میرے اُس کے شرط ہوئی پھر میں اُس پر غالب آیا۔

اَلْمُتَبَایِعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا ۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں (اُس مجلس سے اُٹھ نہ جائیں وہاں سے چلے نہ جائیں یہ خیار مجلس کہلاتا ہے)۔

اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ ۔ مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کیجائے کہ بائع یا مشتری یا دونوں کو اتنے دن تک اختیار ہے خواہ بیع قائم رکھیں خواہ فسخ کر ڈالیں تو یہ اختیار مجلس کے بدلجانے سے فوت نہ ہوگا اس کو خیار الشرط کہتے ہیں ایک خیار العیب ہے کہ شئی مبیعہ میں کوئی عیب نکلے تو مشتری کو اختیار ہوتا ہے کہ اُس کو واپس کردے اور بیع فسخ کر ڈالے اَوْ یُخَیِّرْ اَحَدُهُمَا ۔ مگر جس بیع میں بائع مشتری کو یا مشتری بائع کو ایجاب قبول کے بعد اختیار دے کہ چاہو تو بیع فسخ کر ڈالو مگر وہ کہے نہیں میں بیع قائم رکھتا ہوں تو اب خیار مجلس نہ رہیگا اکثر ائمہ اور فقہاء اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ خیار مجلس بائع اور مشتری دونوں کو رہتا ہے، مگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خیار ثابت نہیں کیا وہ اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہے یعنی جبتک اختیار ہے کہ ایجاب کے بعد قبول نہ ہوا ہو اور یہ عجیب تاویل ہے گویا حدیث کا ابطال ہے کیونکہ صرف ایجاب سے تو عقد ہی پورا نہیں ہوتا اُس کے بعد تو قبول کا انتظار کرنا تکمیل عقد کے لئے ضروری ہے اُس کا بیان کرنا شارع کے کلام کو فضول کرنا ہے اور لطف یہ کہ اس حدیث کے راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کا مطلب تفرق بالابدان سمجھا چنانچہ اُن سے مروی ہے کہ جب وہ بیع کو لازم کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلے جاتے تاکہ فریق ثانی کو فسخ کا موقع نہ رہے۔

لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ ۔ تم میں اذان وہ لوگ دیں جو نیک ہوں کیونکہ مؤذن کے اعتماد پر لوگ روزہ افطار کر لیتے ہیں سحر کھاتے ہیں سحر موقوف کر دیتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے وہ امین اور نیک ہونا چاہئے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اذان بلند مقامات پر دی جاتی ہے تو نیک شخص لوگوں کے عورات پر نظر نہیں ڈالیگا۔

خِیَارُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرضہ اچھی طرح ادا کریں (وعدے پر دیں اور پورا حق دیں بلکہ کچھ زائد)۔

بِحَسْبِکُمْ اَنْ تَکُوْنُوْا مِنَ الْخِیَارِ ۔ تم کو یہ کافی ہے کہ تمہارا شمار اچھوں میں ہو اب سب سے اچھا ہونا اُس کی ہوس کیا ضرور ہے۔

مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَیْسَرَهُمَا مَالَمْ یَکُنْ اِثْمًا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا یا یہ منظور ہوتا کہ ایک کیجئے تو آپ اُس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بالشرطیکہ گناہ نہ ہو (ورنہ گناہ سے آپ بالکل کنارہ کش

رہتے)۔
كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ۔ ہم اُن کو آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں سے بہتر کہتے۔
ثُمَّ يُخَيَّرُ پھر اُس کو اختیار دیا جاتا ہے (چاہے دنیا میں رہنا قبول کرے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے)۔
فَظَنَنْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ۔ میں سمجھ گئی کہ آنحضرتؐ کو بھی (اور پیغمبروں کی طرح) اختیار دیا گیا لیکن آپ نے آخرت اختیار فرمائی)۔
ثُمَّ يَتَخَيَّرُ۔ پھر اختیار کرے۔
تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ۔ اپنے نطفوں کے لئے بہتر عورت تلاش کرو (یعنی شریف اور خاندانی عورت سے نکاح کرو تاکہ اولاد صالح اور نیک پیدا ہو یہ امر استحبابًا ہے)۔
خَيَّرَنِيْ ثَلٰثٍ۔ تین باتوں میں اختیار دیا اُن میں سے کوئی بات منظور کریں۔
اِنَّمَا خُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا۔ بریرہ جب آزاد ہوئی تو اُس کو اختیار دیا گیا چاہے اپنے خاوند کے پاس (جو غلام تھا) رہے یا نکاح فسخ کر ڈالے۔
خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَسْأَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ۔ انہوں نے مجھ کو لاچار کر دیا دو باتوں میں سے وہ ایک بات کریں گے یا فحش سوالات مجھ سے کریں گے (اتنا مانگیں گے کہ میں دے نہ سکوں گا) یا مجھ کو بخیل بنائیں گے۔
اِنَّ صَبِيَّيْنِ تَخَايَرَا اِلَى الْحَسَنِ۔ دو لڑکوں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ فیصلہ کرانا چاہا کہ کس کی تحریر بہتر ہے۔
بَلْ كَانَ مُخَيَّرًا۔ بلکہ آپ کو اختیار تھا کہ دو امروں میں جو چاہیں وہ کریں (یعنی جس باب میں

کوئی حکم الٰہی نہ اترا ہو)۔
خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میرے لئے جو امر بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ فِدَائِهِمْ۔ (جب قیامت میں غلام لونڈی کی مار کا مجھ سے بدلہ لیا جائے گا تو) میں اپنے اور اُن کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ اُن سے جدا ہو جاؤں اُن کو آزاد کر دوں (نہ غلام لونڈی میرے پاس رہیں نہ میں مواخذہ اخروی میں گرفتار ہوں)۔
وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا۔ میں نے اُن سے اس باب میں ثواب اور اجر سنا ایک روایت میں خَيْرًا ہے یعنی مرفوع حدیث سنی۔
خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ۔ بہتر لوگوں میں وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے بہتر بعضوں نے کہا ساتھ قسموں میں یہ سب سے بہتر ہے اور دوسرا اُن میں سب سے بہتر ہے جو اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف ہیں اور تیسرا اُن سب میں بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔
مَا كَانَ لَهُ الْخِيَرَةُ۔ بہ کسرۂ خا و سکون یا خَارَ اللّٰهُ لَكَ سے ہے
ثُمَّ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ وہ اُس کی مخلوقات کے بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

خَيْرُ الدُّعَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سب دعاؤں میں بہتر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں رکھا۔

لَاَنْ يَّقِفَ خَيْرٌ۔ اگر وہ کھڑا رہے (سامنے سے نہ گذرے) تو یہ بہتر ہے۔

خَيَّرَ اَزْوَاجَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو اختیار دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار کریں اور میرے پاس رہیں فقر وفاقہ پر شکایت نہ کریں۔

خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

اِذَا حَضَرْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا۔ جب تم کسی مسلمان کے جنازے میں جاؤ تو اس کے حق میں بہتر بات کہو (کہ وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا، اور اس کی برائی نہ کرو، یا یوں کہو یا اللہ اس کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اس کو عذاب سے بچا اس پر رحم کر)۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ اس کو اچھا بدلہ دے۔

لَيْسَ الْخَيْرُ اَنْ يَّكْثُرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ وَلٰكِنَّ الْخَيْرَ اَنْ يَّكْثُرَ عَمَلُكَ الحدیث۔ خیر یہ نہیں ہے کہ تیری دولت اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیری نیک اعمال زیادہ ہوں۔

يَا سَيِّدِيْ اَخْبِرْنِيْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلائیے (تو آپ نے جواب میں یوں لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ جو کوئی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کا خواہاں ہوگا اللہ اس کو لوگوں سے بچالے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور تکلیف دہی سے بچالے گا کوئی بھی اس کو نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کریگا تو اللہ اس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کردیگا (اس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ داری اس سے ہٹالیگا)۔

اَنَا الْخَيْرُ ابْنُ الْخَيْرَتَيْنِ۔ میں بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر عرب اور فارس، اور بنی ہاشم عربوں میں بہتر، یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)

اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ۔ مجھ کو دونوں کاموں میں اختیار ہے

اِنَّ الْخَيْرِيَّ لَطِيْفٌ۔ خیری بہت عمدہ چیز ہے۔

خَايِرْ بَيْنَنَا۔ ہم دونوں میں بتلائیے کون بہتر ہے (یہ دو لڑکوں نے حضرت علی سے کہا)۔

مَنِ اسْتَخَارَ اللّٰہَ رَاضِیًا بِمَا صَنَعَ اللّٰہُ خَارَ اللّٰہُ لَہٗ۔ جو اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرے (یعنی اللہ تعالےٰ سے بہتری طلب کری اُس کی قضا پر راضی رہ کر تو اللہ اُس کے واسطے بہتر کرے گا (یعنی اُس کے حق میں جس چیز کو بھی مقدر کرے (اس پر راضی رہے) وہ چیز اُس کے لئے بہتر ہو گا کیونکہ اللہ تعالےٰ جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے)۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ نماز بہتر ہے سونے سے (اُس میں فضیلت ہے سونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں، اور یہ الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں)۔

خَیْتَعُوْرٌ۔ شیطان کا نام ہے۔

ذٰلِكَ ذِئْبُ الْعَقَبَةِ یُقَالُ لَہٗ الْخَیْتَعُوْرُ یہ گھاٹی کا بھیڑیا ہے جس کو خیتعور کہتے ہیں اصل میں خَیْتَعُوْرٌ اُس کو کہتے ہیں جو ایک حالت پر نہ رہے گھڑی گھڑی غائب اور مضمحل ہو جائے یا جس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے سراب کہ دور سے آب معلوم ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا خَیْتَعُوْرٌ کے معنی آفت اور مصیبت، بعضوں نے کہا غول بیابانی کے معنی ہیں۔

مترجم:۔ کہتا ہے حال کے حکیم کہتے ہیں کہ غول بیابانی کی جی کوئی حقیقت نہیں ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے، بلکہ ایک مادہ نار سفورسی ہے جو زمین سے مشتعل ہوتا ہے اور دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب وہ اُس کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاتے ہیں تو وہ مادہ دب کر دوسری جائے روشن ہو جاتا ہے، اسیطرح مسافر اُس کے پیچھے چل کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ ہم کس راستے میں آ گئے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ اب کدہر جائیں۔

خَیْسٌ یا خَیَسَانٌ۔ جھوٹ بولنا، عہد شکنی کرنا۔

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ۔ میں اپنا عہد نہیں توڑتا، عرب لوگ کہتے ہیں خاس بعہدہٖ اپنا عہد توڑا۔

خَاسَ بِوَعْدِہٖ۔ اپنا وعدہ خلاف کیا۔

اِنَّہٗ بَنٰی سِجْنًا فَسَمَّاہُ الْمُخَیَّسَ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک قید خانہ (جیل محبس) بنایا، اُس کا نام مخیس بہ فتحہ یا، یا بہ کسرۂ یا رکھا اور یہ شعر کہی ؎

بَنَیْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَیَّسًا بَابًا حَصِیْنًا وَّ اَمِیْنًا کَیِّسًا۔ میں نے نافع کے بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ بانسوں کا بنا ہوا تھا اُس میں سے قیدی نکل بھاگے تھے) مخیس بنایا اُس کا دروازہ مضبوط، اور داروغہ عقلمند، اصل میں تَخْیِیْسٌ ذلیل کرنے کو کہتے ہیں، تو جیل لوگوں کو ذلیل کرنے والا ہے اگر بہ کسرۂ یا مخیس پڑھیں اور جو بہ فتحہ یا پڑھیں تو معنی یہ ہو گا کہ ذلت اور رسوائی کا مقام

اِنِّیْ لَمْ اَکِسْكَ وَلَمْ اَخِسْكَ۔ میں نے تم کو نہ گھٹایا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ

تم سے وعدہ خلافی کی (تم سے جو وعدہ کیا اُس کو پورا کیا) یا نہ تمہاری ذلت کی یہ معاویہ نے جناب امام حسین علیہ السّلام کو لکھا تھا۔

قَدْ نَوَّقَهٗ وَخَيَّسَهٗ۔ اُس اونٹ کو دوڑنے کے لئے تیار کیا تھا اور سواری کے لئے رام کیا تھا۔

خِيْسُ الْاَسَدِ۔ شیر کے رہنے کا مقام اور جگہ۔

خَاسَ اللَّحْمُ خَيْسًا۔ گوشت بگڑ گیا، بدبودار ہو گیا۔

خَاسَتِ الثَّمَرَةُ۔ میوہ سڑ گیا۔

خَيْسَرِى۔ وہ شخص جو کھانے کی دعوت میں اس ڈر سے نہ آئے کہ اُس کو بھی کھلانا پڑے گا (یعنی دعوت کا بدلہ کرنا ہوگا) یہ خسارہ سے نکلا ہے، جس کے معنی ہلاکت اور نقصان اور گمراہی کے ہیں (لفظ خَيْسَرِى کو اس باب میں ذکر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کو باب الخاء مع السین میں ذکر کیا جاتا مگر یاء کی رعایت کی وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا ہے)۔

خَيْشُوْمٌ۔ ناک کا آخری حصہ جو دماغ سے متصل ہے۔

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ شیطان اُس کی ناک کے بالائی حصہ میں رات بسر کرتا ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی بُرے بُرے خواب دیکھتا ہے اور پریشان رہتا ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ حقیقۃً شیطان کا وہاں رات بسر کرنا بھی ہو سکتا ہے، یا مجازی معنی مراد ہو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں اخلاط ردیہ جم جاتے ہیں تو شیطان فرمایا) (لفظ خَيْشُوْمٌ کو اس باب میں ذکر نہیں چاہیے بلکہ اُس کو باب الخاء مع الشین میں ذکر کرتے مگر یاء کی رعایت کی وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا)۔

خَيْطٌ۔ سینا، تاگا، دھاری، شتر مرغ کا جھنڈ، پانڈی کا، جیسے خِيْط بالکسر۔

اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ۔ دھاگا اور سوئی بھی دیدو (مال غنیمت میں سے بغیر تقسیم کے یہ بھی اپنے پاس نہ رکھو)۔

فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔ سوئی کے ناکے میں۔

اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ دن کی سپیدی رات کی سیاہی سے۔

اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ۔ مگر جیسے سوئی سمندر میں ڈبو کر نکال لو اتنی کمی (یہ سمجھانے کے لئے فرمایا ورنہ وہاں اتنی بھی کمی نہیں ہوتی)۔

بِمِخْيَطٍ فَمَا فَوْقَهَا۔ سوئی یا اُس سے بھی کم یا اُس سے زیادہ۔

خَيَّاطِيَّه۔ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

صَلِّ عَلٰى مَا كَانَ فِيْهَا مَعْمُوْلًا بِخُيُوْطِهٖ۔ جو سجدہ گاہ (چھوٹا مصلیٰ) دھاگوں سے بنایا جائے۔ اس پر نماز پڑھ۔

اَخَافُ عَلٰى خَيْطِ عُنُقِيْ۔ مجھ کو اپنی گردن مارے جانے کا ڈر ہے۔

خَيْبَرُ۔ مشہور مقام ہے مدینہ سے پانچ منزل پر شام کے راستہ میں، اور ایک درہ ہے سرحد ہند پر درمیان پشاور اور کابل کے (اس کا باب یہ نہ تھا مگر صرف لفظی رعایت

کی وجہ سے یہاں یعنی اس باب میں بیان کر دیا گیا)۔

خَیْعَعٌ۔ یا خَیْعَامَۃٌ۔ برا آدمی، گانڈو، مابون،

خَوْعَعٌ۔ احمق۔

لَا یُحِبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ الْخَیْعَامَۃُ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ شخص محبت نہیں رکھتا جو گانڈو (مفعول) ہوگا۔

خَیْفٌ۔ نالے سے بلند مقام لیکن پہاڑ کا نشیبی حصہ، منا کی مسجد کو مسجد خیف کہتے ہیں، کیونکہ وہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں ہے۔

نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ۔ کل ہم بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے اور وہیں ٹھہریں گے (اللہ کا شکریہ ادا کرنے کو، اس لئے کہ قریش نے بنی ہاشم کو وہیں نکال دیا تھا، اس حدیث میں لفظ غدا ہے (جو کل کے معنی میں آتا ہے ہاں سے) مراد ماہ ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ ہے یہ مجازاً فرمایا جیسے گذشتہ بات کو کل کی بات کہتے ہیں، ورنہ تو حقیقت میں کل کا اطلاق اس دن پر ہوتا ہے جو آج کے بعد والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے یا آج کے قبل والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے تو حدیث میں غَدًا کے لفظ سے معنی مجازی مراد ہے)۔

مَضٰی فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلَیْھَا حَتّٰی قَطَعَ الْخُیُوْفَ۔ آپ برابر اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خیفوں کو طے کیا

اَخْیَفُ بَنِیْ تَیْمٍ۔ بنی تیم کے اخیف، یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صفت ہے اخیف اسکو کہتے ہیں کہ ایک آنکھ نیلگوں ہو ایک کالی، مجمع البحرین میں ہے کہ خیف ہمیشہ دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے کہتے ہیں کہ مسجد خیف میں (جو منا میں ہے) ہزار۔۔۔ پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔

خَیْلٌ۔ یا خِیْلٌ یا خَیْلَۃٌ یا خِیْلَۃٌ یا خَالٌ یا خَیْلَانٌ یا مَخِیْلَۃٌ یا مَخَالَۃٌ یا خَیَالٌ یا خَیْلُوْلَۃٌ۔ گمان کرنا، اس کا مستقبل اِخَالُ ہے، بعضوں نے کہا اَخَالُ ہے اور قیاس کے موافق یہی ہے۔

خَالَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا لنگڑا ہو گیا۔

نَسْتَخِیْلُ الْجَھَامَ۔ سوکھے ابر کو (جس میں پانی نہ ہوتا) ہم برسنے والا سمجھے۔

اِذَا رَاٰی فِی السَّمَآءِ اِخْتِیَالًا تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ۔ جب آسمان پر ابر نمود ہوتا بارش کے آثار ہوتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا، (اس ڈر سے کہ شاید یہ عذاب ہو)۔

اِذَا رَاٰی مَخِیْلَۃً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ۔ جب پانی کا ابر آپ دیکھتے تو۔۔۔۔ آگے پیچھے ہوتے (آپ کو تردد ہوتا کہ کہیں پروردگار کا عذاب نہ آیا ہو جیسے کہ اگلی امتوں پر ابر کی صورت میں پروردگار کا عذاب آیا تھا)

مَا اِخَالُکَ سَرَقْتَ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو (نہایہ میں ہے کہ اِخَالُ بکسرۂ علامت مضارع زیادہ فصیح ہے اور فتحہ قیاس کے موافق ہے)۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ

(بعضوں نے خِیَلَاءَ روایت کیا ہے یعنی)
جو شخص غرور اور گھمنڈ کی راہ سے (تکبّر اور
گھمنڈ کے ارادے سے) اپنا کپڑا لٹکائے تو
قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُس کیطرف
(رحم کی نگاہ سے) دیکھنے کا بھی نہیں۔ عرب لوگ
کہتے ہیں ھُوَ مُخْتَالٌ بِمَا فِیْهِ مَخِیْلَةٌ وہ
مغرور ہے اُس میں غرور ہے۔

فَإِذَا تَخَیَّلَتِ السَّمَاءُ۔ جب آسمان پر
ابر چھا جائے جس میں گرج اور چمک ہو یعنی
برسنے والا ابر، عرب لوگ کہتے ہیں اَخَالَتِ
السَّمَاءُ آسمان پر ابر چھا گیا۔

اَلْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْخَیْلِ۔ تکبر اور غرور
گھوڑے والوں میں ہوتا ہے۔

خَیْلٌ۔ گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کو بھی
کہتے ہیں۔

مِنَ الْخُیَلَاءِ مَا یُحِبُّهُ اللّٰهُ۔ بعض غرور
اللہ کو پسند ہے، یعنی خیرات میں یا جہاد
میں۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ
وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ
الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا
وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمَبْدَأَ وَ
الْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ
الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ
یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ
الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ یَقُوْدُهٗ بِئْسَ
الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهٗ بِئْسَ
الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّهٗ۔ وہ
بندہ برا ہے جو اپنے تئیں دوسرے سے
اچھا سمجھے اور غرور کرے اور دین کے کام
بھلا دے (دنیا میں پھنس کر) اور شرارت
کرے اور اپنی پیدائش اور انجام کو بھول
جائے (کہ ایک قطرۂ ناچیز سے بنا ہے اخیر
خاک ہو جائے گا) اسی طرح وہ بندہ
جس کو طمع لیئے لئے پھرے اور جو بندہ
خواہش پر چلے اور وہ بندہ بھی برا ہے جو
دنیا کی حرص کرتا ہو۔

یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ۔ دینداری
کے پردے میں دنیا کا طالب ہو لوگوں سے
فریب کرتا ہو، ظاہر میں پرہیزگار عابد زاہد
بنتا ہے دل میں یہ ہے کہ روپیہ کماؤں لوگ مجھ
بزرگ اور صالح سمجھ کر میری خدمت کریں اور
جو کہوں اُسکو سنیں۔

لَا تَخَلْ۔ غرور مت کر۔

اَلرَّجُلُ الَّذِیْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ۔ جس شخص
کو نماز میں خیال پیدا ہوا کہ کوئی حدث
دبر سے نکلا (وہ نماز نہ توڑے جبتک آواز
یا بو نہ پائے)۔

کُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا
اَخْطَأَتْکَ خَلَّتَانِ سَرَفٌ وَمَخِیْلَةٌ۔
جو چاہے وہ پہن اور جو چاہے وہ کھا جب تک
دو خصلتیں تجھ میں نہ ہوں ایک اسراف دوسرے
تکبر۔

اَلْبِرَّ اَبْغِیْ لَا الْخَالَ۔ میں نیکی کا طالب
ہوں نہ فخر اور غرور کا۔

کَانَ الْحَیُّ سِتَّةَ اَمْیَالٍ فَمَا

خَيَالٌ بِكَذَا وَخَيَالٌ بِكَذَا۔ محفوظ رمنہ تحصیل کا تھا، ایک خیال اس مقام پر، اور ایک خیال اُس مقام پر، خیال کہتے ہیں اُن لکڑیوں کو جن پر کالا کپڑا ڈال کر کسان کھیت میں کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانور اُس کو آدمی سمجھ کر کھیت پر نہ گریں، ایک روایت میں خِيَالٌ بِأَمَرَّةٍ وَخَيَالٌ بِأَسْوَدِ الْعَيْنِ ہے ایک خیال امرہ میں تھا، ایک اسود العین میں یہ دونوں پہاڑ ہیں۔

يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِيْ۔ اے اللہ کے گھوڑوں کے سوار و سوار ہو جاؤ۔

عَلَيْهِ خِيْلَانٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر جو مہر نبوت تھی اس پر تل تھے یہ جمع ہے خال کی۔

كَانَ الْمَسِيْحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيْرَ خِيْلَانِ الْوَجْهِ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ پر بہت تل تھے۔

زَيْدُ الْخَيْلِ۔ زید چابک سوار تھا اُن کا، جاہلیت میں یہی نام پڑ گیا تھا، چونکہ وہ گھوڑے کے بہت عمدہ سوار تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام بدل کر زید الخیر رکھ دیا۔

سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ۔ تجھ کو میرے ظاہر جسم اور میرے باطنی دل اور خیال نے سجدہ کیا۔

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِيْ أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِيْهِنَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بی بی سے صحبت کر چکے ہیں حالانکہ آپ نے صحبت نہ کی ہوتی، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے موافق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بی بی سے صحبت کریں گے جب اُن کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے صحبت پر قادر نہ ہوتے، اسی طرح ایک کام کو سمجھتے کہ میں کر چکا ہوں حالانکہ آپ نے اس کو نہ کیا ہوتا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ۔ جو شخص بڑھا ہو کر زنا کرتا رہے وہ بہشت میں نہیں جانے کا اور جو شخص اپنے ازار کو (یعنی تہبند کو) غرور اور تکبر کی راہ سے (یعنی تکبر کے ارادے سے) لٹکائے۔ (تو ایسا شخص بھی جنت میں جانے کا)۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا يَتَخَايَلُ عَلَى الْأَصْدِقَاءِ۔ مومن دشمنوں پر بھی ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر غرور نہیں کرتا، اکثر روایتوں میں لا يتحامل ہے یعنی دوستوں کو تکلیف نہیں دیتا اُن پر بار نہیں ڈالتا۔

وَأَخْلَفَتْنَا مَخَايِلُ الْجُوْدِ۔ اور بہت برسنے والے ابر ہم سے نکل گئے انہوں نے پانی نہیں برسایا۔

خَيْمٌ۔ يَا خَيَمَانٌ يَا خُيُوْمٌ يَا خَيْمُوْمَةٌ يَا خَيْعُوْمَةٌ يَا خِيَامٌ۔ ڈر کر لوٹ جانا نامردی اور بزدلی کرنا، اٹھانا، مکاری کرنا۔

تَخْيِيْمٌ۔ خیمہ میں جانا۔

إِخَامَةٌ۔ خیمہ کھڑا کرنا۔
خَیْمَۃ۔ ڈیرہ جو مشہور ہے۔
خِیْمٌ اور خِیْمَۃٌ۔ طبیعت اور خصلت۔
خَیَّامٌ۔ خیمہ بنانے والا۔
اَلشَّہِیْدُ فِیْ خَیْمَۃِ اللہِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ شہید قیامت کے دن عرش کے تلے اللہ تعا کے خیمہ میں ہوگا۔

خَیَّمَ بِالْمَکَانِ۔ مکان میں ٹھہرا اقامت کی۔
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَخِیْمَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا۔ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کر لوگ اس کے لئے جم کر کھڑے رہیں (اسکی تعظیم اور آداب کے واسطے) ایک روایت میں یَسْتَخِمَّ ایک میں یَسْتَجِمَّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَیَتْلُوْہُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ اِنْ شَاءَ اللہُ تَعَالٰی
حَرْفُ الدَّالِ
وَاللہُ الْمُوَفِّقُ
وَالْمُعِیْنُ

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21-2-2011